العربیة للطالبین 4 کے نوٹس (آٹھ اسباق)

◈ قِصَّةُ مَاذَا اَقُوْلُ لِاُمِّیْ؟! ◈ ("میں اپنی ماں کو کیا بتاؤں؟!" کی کہانی)

اَلتَّدْرِیْبُ الْاَوَّلُ: (پہلی مشق)۔ رَتِّبِ الْكَلِمَاتِ الْآتِيَةَ كَمَا وَرَدَتْ فِي الدَّرْسِ، لِتَكُوْنَ جُمَلًا مُفِيْدَةً: (مندرجہ ذیل کلمات کو ترتیب دیں تاکہ وہ مفید جملے ہوجائیں جیساکہ وہ سبق میں آئے ہیں)۔

الجواب: (۱) ذَاتَ مَسَاءٍ اِشْتَاقَ سَالِمٌ كَعَادَتِهٖ لِتَذَوُّقِ الحَلْوٰی الْمَنْزِلِيَّةِ؛ (ایک شام، سلیم نے ہمیشہ کی طرح گھر کی مٹھائیاں چکھنے کی خواہش کی)۔

(۲) فَطَلَبَ مِنْ اُمِّهٖ اَنْ تُجَهِّزَ لَهٗ بَعْضَ الْحَلْوٰی؛ (تو اس نے اپنی ماں سے مطالبہ کیا کہ وہ اس کیلئے کچھ مٹھائی تیار کرے)۔

(۳) وَاشْتَرٰی كُلٌّ مِنْهُمَا حَاجَتَهٗ دَفَعَ كُلٌّ مِنْهُمَا حِسَابَ مَا اشْتَرَاهُ لِصَاحِبِ الْمَتْجَرِ؛ (اور ان دونوں میں سے ہر ایک نے اپنی ضرورت کی چیز خرید لی، ان دونوں میں سے ہر ایک نے جو کچھ خریدا اس کا بِل دکاندار کو ادا کیا)۔

(٤) مَاذَا سَيَقُوْلُ لِاُمِّهِ الَّتِيْ اِئْتَمَنَتْهُ عَلَى الذَّهَابِ لِشِرَاءِ الْبَيْضِ؛ (وہ اپنی ماں کو کیا کہے گا جس نے اسے انڈے خریدنے کی ذمہ داری سونپی ہے)۔

(٥) اَخْبَرَهٗ سَعِيْدٌ اَنَّهٗ يَتَّجِهُ اَيْضًا لِنَفْسِ الْمَتْجَرِ لِشِرَاءِ بَعْضِ حَاجِيَاتِ دَارِهٖ؛ (سعید نے اُسے بتایاکہ وہ بھی اپنی گھریلو ضروریات کا کچھ سامان خریدنے اُسی دکان پر جارہاہے)۔

(٦) وَمَا اِنْ وَصَلَ سَالِمٌ لِلدَّارِ وَطَرَقَ الْبَابَ، حَتّٰى فَتَحَتْ اُمُّهٗ؛ (جیسے ہی سالم گھر پہنچااور دروازہ کھٹکھٹایا تو اس کی ماں نے دروازہ کھولا)۔

(٧) تَرَدَّدَ قَلِيْلًا، مَاذَا سَيَقُوْلُ لَهَا؟! هَلْ يُنَفِّذُ خُطَّةَ سَعِيْدٍ وَيَكْذِبُ.. اَمْ يُخْبِرُهَا بِالْحَقِيْقَةِ؟ (وہ تھوڑا ہچکچایا، وہ اس سے کیاکہے گا؟! کیا وہ سعید کے منصوبے پر عمل کرے گا اور جھوٹ بولے گا... یا اسے سچ بتائے گا؟)۔

(٨) تَاَمَّلَتْهُ الْاُمُّ قَلِيْلًا مُنْدَهِشَةً مِنْ ثِيَابِهِ الْمُتَّسِخَةِ، سَاَلَتْهُ عَنِ الْبَيْضِ؛ (ماں نے اس کے گندے کپڑوں سے حیران ہوکر تھوڑا غور وفکر کیا اور اس سے انڈوں کے بارے میں پوچھا)۔ (٩) سَاُعْطِيْكَ نُقُوْدًا اُخْرٰى، لِتَذْهَبَ لِشِرَاءِ الْبَيْضِ وَسَاُعِدُّ لَكَ الْحَلْوَى الَّتِيْ تُحِبُّهَا؛ (میں آپ کو انڈے خریدنے کیلئے مزید نقدی دوں گی اور میں آپ کیلئے وہ مٹھائی بناؤں گی جسے تو پسند کرتا ہے)۔

اَلتَّدْرِيْبُ الثَّانِيْ: هَاتِ اَسْئِلَةً لِلْجُمَلِ الْآتِيَةِ: (مندرجہ ذیل جملوں کے سوالات لائیے)۔۔(۱) مَاذَا طَلَبَ سَالِمٌ مِنْ اُمِّهِ الْحَبِيْبَةِ اَنْ تُجَهِّزَ لَهٗ؟ الجواب: طَلَبَ سَالِمٌ مِنْ اُمِّهِ الْحَبِيْبَةِ اَنْ تُجَهِّزَ لَهٗ نَوْعًا جَدِيْدًا مِنَ الْحَلْوٰى؛ (سالم نے اپنی پیاری ماں سے فرمائش کی کہ وہ اس کیلئے ایک نئی قسم کی مٹھائی تیار کرے)۔

(۲) مَاذَا طَلَبَتِ الْاُمُّ مِنْ صَغِيْرِهَا لِتُعِدَّ لَهٗ بَعْضَ الْحَلْوٰى؟ الجواب: طَلَبَتِ الْاُمُّ مِنْ صَغِيْرِهَا اَنْ يَتَّجِهَ اِلَى الْمَتْجَرِ لِشِرَاءِ الْبَيْضِ، لِتُعِدَّ لَهٗ بَعْضَ الْحَلْوٰى؛ (ماں نے اپنے چھوٹے بچے سے انڈے خریدنے کیلئے دکان کی طرف رخ کرنے کا مطالبہ کیا تاکہ وہ اس کیلئے کچھ مٹھائیاں تیار کرے)۔ (۳) مَاذَا اَخْبَرَهٗ سَعِيْدٌ؟ الجواب: اَخْبَرَهٗ سَعِيْدٌ اَنَّهٗ يَتَّجِهُ اَيْضًا لِنَفْسِ السُّوْقِ لِشِرَاءِ اَغْرَاضِ الْبَيْتِ؛ (سعید نےاسے بتایا کہ وہ بھی اسی بازار میں گھر کے سامان کی خریداری کیلئے جا رہا ہے)۔

(٤) مَاذَا دَفَعَ سَالِمٌ لِصَاحِبِ الْمَتْجَرِ؟ الجواب: دَفَعَ سَالِمٌ لِصَاحِبِ الْمَتْجَرِ حِسَابَ الْمُشْتَرَيَاتِ؛ (سالم نے دکاندار کو خریدی ہوئی اشیاء کی قیمت ادا کی)۔ (٥) هَلْ نَفَّذَ سَالِمٌ خُطَّةَ سَعِيْدٍ؟ الجواب: لَمْ يُنَفِّذْ سَالِمٌ خُطَّةَ سَعِيْدٍ وَلَمْ يَكْذِبْ، بَلْ اَخْبَرَ اُمَّهٗ بِالْحَقِيْقَةِ؛ (سالم نے سعید کے منصوبے پر عمل نہیں کیا اور جھوٹ نہیں بولا، بلکہ اپنی ماں کو حقیقتِ حال کی خبر دی)۔

(٦) مَاذَا سَالِمٌ مُوْلَعٌ بِتَنَاوُلٍ؟ (سالم کو کیا کھانے کا شوق ہے؟)۔ الجواب: سَالِمٌ مُوْلَعٌ بِتَنَاوُلِ الْحَلْوٰى۔ (سالم کو مٹھائیاں کھانے کا شوق ہے)۔

(٧) هَلْ شَجَّعَ سَعِيْدٌ جَارَهٗ سَالِمًا عَلَى الصِّدْقِ؟ الجواب: لَمْ يُشَجِّعْ سَعِيْدٌ جَارَهٗ سَالِمًا عَلَى الصِّدْقِ، بَلْ شَجَّعَهٗ عَلٰى اَنْ يَلْتَزِمَ بِالْكَذِبِ فِيْ كُلِّ مَوْقِفٍ مِنْ مَوَاقِفِ الْحَيَاةِ؛ (سعید نے اپنے پڑوسی سالم کو سچا ہونے کی ترغیب نہیں دی بلکہ اسے زندگی کی ہر پوزیشن میں جھوٹ بولنے کا عزم کرنے کی ترغیب دی)۔

(٨) لِمَاذَا اِمْتَنَعَ سَالِمٌ عَنِ الْكَذِبِ؟ الجواب: اِمْتَنَعَ سَالِمٌ عَنِ الْكَذِبِ خَوْفًا مِنْ عِقَابِ اللهِ تَعَالٰى؛ (سالم، اللہ تعالیٰ کے عذاب سے خوف کرتے ہوئے جھوٹ بولنے سے باز رہا)۔

اَلتَّدْرِيْبُ الثَّالِثُ: فَكِّرْ فِي الْاِجَابَةِ عَنِ الْاَسْئِلَةِ التَّالِيَةِ: (درج ذیل سوالات کے جوابات کے بارے میں غور کیجئے)۔۔ ❶ السوال: هَلْ تُفَضِّلُ تَنَاوُلَ الْحَلْوَيَاتِ اَوِ الْوَجَبَاتِ السَّرِيْعَةِ، وَلِمَاذَا؟ (کیا آپ مٹھائیاں کھانے کو ترجیح دیتے ہیں یا فاسٹ فوڈ، اورکیوں؟)۔۔الجواب: اُفَضِّلُ تَنَاوُلَ الْحَلْوَيَاتِ لِاَنَّ الْحَلْوَيَاتِ لَذِيْذَاتٌ؛ (میں مٹھائیاں کھانے کو ترجیح دیتا ہوں کیونکہ مٹھائیاں مزیدار ہوتی ہیں)۔

❷ السوال: هَلْ تُفَضِّلُ الطَّعَامَ الْمَنْزِلِيَّ اَمْ وَجبَاتِ الْمَطَاعِمِ، وَلِمَاذَا؟ (کیا آپ گھر کے کھانے یا ریسٹورنٹ کے کھانے کو ترجیح دیتے ہیں، اور کیوں؟)۔۔الجواب: اُفَضِّلُ الطَّعَامَ الْمَنْزِلِيَّ لِاَنَّ اُحِبُّ الطَّعَامَ الَّذِیْ تَصْنَعُهٗ اُمِّیْ بِیَدَیْهَا۔(میں گھریلو کھانے کو ترجیح دیتا ہوں اس لیے کہ میں اس کھانے کو پسند کرتا ہوں جسے میری ماں اپنے ہاتھ سے بناتی ہے)۔۔

❸ السوال: اِذا اَضَعْتَ او فقَدْتَ شيئاً فهل تَكْذِبُ على والِدَتِكَ؟ (اگر آپ کچھ ضائع کردیں یا کھو دیں تو کیا آپ اپنی ماں سے جھوٹ بولیں گے؟)۔۔الجواب: لَنْ اَكْذِبَ عَلٰی اُمِّیْ؛ (میں اپنی ماں سے جھوٹ ہرگز نہیں بولوں گا)۔

❹ السوال: مَاذَا تَقْتَرِحُ عَلٰی صَدِیْقِكَ عِنْدَمَا تَسَبَّبَ فِیْ كَسْرِ الْاَشْیَاءِ الْمَنْزِلِیَّةِ؟ (جب آپ کا دوست نے گھریلو سامان توڑ دے تو آپ اسے کیا کہیں گے؟)۔۔الجواب: اُشَجِّعُ صَدِیْقِیْ عَلَی الصِّدْقِ وَ اَقُوْلُ لَهٗ: اَلصِّدْقُ طَرِیْقُ النَّجَاةِ۔ (میں اپنے دوست کو سچائی پر ابھاروں گا اور اس سے کہوں گا کہ سچائی نجات کا راستہ ہے)۔

❺ السوال: مَاذَا سَتَكُوْنُ رَدَّةُ فِعْلِكَ عِنْدَمَا كَسَرَ اَحَدٌ اَشْیَاءَكَ؟ (جب کوئی آپ کی چیزیں توڑ دے تو آپ کا ردعمل کیا ہوگا؟)۔۔ الجواب: اَصْبِرُ صَبْرًا جَمِیْلًا وَ اَعْطِنِی اللّٰهُ اَجْرًا عَظِیْماً؛ (میں صبرِ جمیل کروں گا اور اللہ مجھے اجر عظیم عطا فرمائے گا)۔

❻ السوال: هَلْ تَكْذِبُ خَوْفاً مِنْ عِقَابِ الْوَالِدَیْنِ اَوْ تُصَارِحُ بِالْحَقِیْقَةِ خَوْفاً مِّنْ عِقَابِ الْآخِرَةِ؟ (کیا تم اپنے والدین کی طرف سے عذاب کے ڈر سے جھوٹ بولتے ہو یا آخرت میں عذاب کے ڈر سے سچ بولتے ہو؟)۔۔الجواب: اُصَارِحُ بِالْحَقِیْقَةِ خَوْفاً مِنْ عِقَابِ الْآخِرَةِ؛ (میں آخرت میں عذاب کے ڈر سے سچ بولتا ہوں)۔

❼ السوال: كَیْفَ تَتَعَامَلُ مَعَ طِفْلِكَ حِیْنَ یَكْذِبُ؟ (جب آپ کا بچہ جھوٹ بولتا ہے تو آپ اس کے ساتھ کیسا سلوک کریں گے؟)۔۔اَلْجَوَابُ: اُشَجِّعُ طِفْلِیْ عَلٰی اَنْ یَلْتَزِمَ بِالصِّدْقِ فِیْ كُلِّ مَوْقِفٍ مِنْ مَوَاقِفِ الْحَیَاةِ۔(میں اپنے بچے کو ترغیب دوں گا کہ وہ زندگی کے احوال میں سے ہرحال میں سچائی کا التزام کرے)۔

❽ السوال: هَلْ تُعَاقِبُ طِفْلَكَ عَلَی الْكَذِبِ؟ (کیا آپ اپنے بچے کو جھوٹ بولنے کی سزا دیں گے؟)۔۔الجواب: لَا! بَلْ اُذَكِّرُ طِفْلِیْ اَنَّ الصِّدْقَ طَرِیْقُ النَّجَاةِ؛ (نہیں! بلکہ، میں اپنے بچے کو سمجھاؤں گا کہ سچائی نجات کا راستہ ہے)۔۔❾ السوال: كَیْفَ تَجْعَلُ اِبْنَكَ نَاجِحاً وَمُتَفَوِّقاً فِیْ حَیَاتِهٖ؟ (آپ اپنے بیٹے کو اس کی زندگی میں کس طرح کامیاب اور بہترین بنائیں گے؟)۔۔الجواب: اَنَا اُءَدِّبُ اِبْنِیْ آدَابَ الْحَیَاةِ؛ (میں اپنے بیٹے کو زندگی کے آداب سکھاؤں گا)۔

اَلتَّدْرِیْبُ الرَّابِعُ: مُحَاكَاةُ التَّعْبِیْرِ الْآتِیْ بِكَلِمَاتٍ مُنَاسِبَةٍ؛ (مناسب کلمات کے ساتھ مندرجہ ذیل بیان کی نقل وحکایت کر)۔

(١) لَسْتُ عَلٰی مَا یُرَامُ، فَاَنَا خَائِفٌ؛ میں ٹھیک نہیں ہوں، میں خوفزدہ ہوں۔۔الجواب: ❶ لَسْتُ عَلٰی مَا یُرَامُ، فَاَنَا مُصَابٌ بِالْحُمّٰی؛ (میں ٹھیک نہیں ہوں، میں بخار میں مبتلاء ہوں)۔❷ لَسْتُ عَلٰی مَا یُرَامُ، فَاَنَا فِی الْمُسْتَشْفٰی؛ (میں ٹھیک نہیں ہوں، میں ہاسپٹل میں ہوں)۔❸ لَسْتُ عَلٰی مَا یُرَامُ، فَاَنَا حَزِیْنٌ؛ (میں ٹھیک نہیں ہوں، میں رنجیدہ ہوں)۔❹ لَسْتُ عَلٰی مَا یُرَامُ، فَاَنَا قَلِقٌ؛ (میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے، میں پریشان ہوں)۔

(٢) هَلْ هُنَاكَ مُشْكِلَةٌ فِی الْبَیْتِ؟ (کیا گھر میں کوئی مسئلہ ہے؟) الجواب: ❶ هَلْ هُنَاكَ مُشْكِلَةٌ فِیْ اِعَانَةِ النَّاسِ؟ (کیا لوگوں کی مدد کرنے میں کوئی مسئلہ ہے؟) ❷ هَلْ هُنَاكَ مُشْكِلَةٌ فِی الْفَصْلِ؟ (کیا کلاس میں کوئی پریشانی ہے؟) ❸ هَلْ لَكَ مُشْكِلَةٌ فِیْ تَعَلُّمِ اللُّغَةِ الْعَرَبِیَّةِ؟ (کیا تجھے عربی زبان سیکھنے میں کوئی پرابلم ہے؟) ❹ اَلَكَ مُشْكِلَةٌ فِیْ دَفْعِ الْقَرْضِ؟ (کیا آپ کو قرض کی ادائیگی میں کوئی مسئلہ ہے؟)۔

(٣) لَمْ یَبْقَ عَلَی السَّفَرِ سِوٰی سَاعَةٍ؛ (سفر میں صرف ایک گھنٹہ باقی ہے)۔الجواب: ❶ لَمْ یَبْقَ عَلَیْنَا سِوٰی اَلْفِ رُوْبِیَّةٍ؛ ہمارے پاس صرف ایک ہزار روپے باقی ہیں۔❷ لَمْ یَبْقَ عَلٰی اِفْتِتَاحِ الدُّكَّانِ سِوٰی عَشْرِ دَقَائِقَ؛ دکان کھلنے میں صرف دس منٹ باقی ہیں۔❸ لَمْ یَبْقَ عَلَیْنَا الْوَقْتُ؛ ہمارے پاس وقت نہیں ہے۔❹ لَمْ یَبْقَ عَلَی الطِّفْلِ دَاءٌ؛ بچے کو کوئی بیماری نہیں ہے۔

(٤) لَا تُؤَاخِذْنِیْ بِمَا فَعَلْتُ، فَقَدْ كُنْتُ نَاسِیاً؛ (جو کچھ میں نے کیا اُس کیلئے میرا مؤاخذہ نہ کیجئے، کیونکہ میں بھولا ہوا تھا)۔الجواب: ❶ لَا تُؤَاخِذْنِیْ بِمَا فَعَلْتُ، فَقَدْ كُنْتُ حَزِیْناً؛ جو کچھ میں نے کیا اس کے لئے میرا مؤاخذہ نہ کیجئے، کیونکہ میں غمگیں تھا۔❷ لَا تُؤَاخِذْنِیْ بِمَا فَعَلْتُ، فَقَدْ كُنْتُ غَیْرَ مُسْتَیْقِظٍ؛ جو کچھ میں نے کیا اس کیلئے میرا مؤاخذہ نہ کیجئے، کیونکہ میں بیدار نہیں تھا۔❸ لَا تُؤَاخِذْنِیْ بِمَا فَعَلْتُ، فَقَدْ كُنْتُ جَائِعاً؛ جو کچھ میں نے کیا اس کیلئے میرا مؤاخذہ نہ کیجئے، کیونکہ میں بھوکا تھا۔❹ لَا تُؤَاخِذْنِیْ بِمَا فَعَلْتُ، فَقَدْ كُنْتُ فِی الْمُسْتَشْفٰی؛ جو کچھ میں نے کیا اس کی وجہ سے میری گرفت نہ کیجئے، کیونکہ میں ہاسپٹل میں تھا۔

(٥) هَلْ اَنْتَ جَادٌّ فِیْ قَوْلِكَ؟ (کیا آپ اپنی بات میں سنجیدہ ہیں؟) الجواب: ❶ هَلْ اَنْتَ جَادٌّ فِیْ تَعَلُّمِ اللُّغَةِ الْعَرَبِیَّةِ؟ کیا آپ عربی زبان سیکھنے میں سنجیدہ ہیں؟ ❷ هَلْ اَنْتَ جَادٌّ فِیْ اَهْدَافِكَ؟ کیا آپ اپنے

اہداف میں سنجیدہ ہیں؟ ❸ هَلْ اَنْتَ جَادٌّ فِيْ اُمُوْرِكَ؟ کیا آپ اپنے معاملات میں سنجیدہ ہیں؟ ❹ هَلْ اَنْتَ جَادٌّ فِيْ اَعْمَالِ الْحَسَنَةِ؟ کیا آپ اچھے کاموں میں سنجیدہ ہیں؟۔

(٦) لَيْسَ هُنَاكَ مُتَّسَعٌ مِنَ الوَقْتِ لِتَنَاوُلِ الطَّعَامِ الْيَوْمَ؛ (آج کھانے کیلئے وقت کی گنجائش نہیں ہے)۔الجواب: ❶ لَيْسَ لِيْ مُتَّسَعٌ مِنَ الوَقْتِ لِلنُّزْهَةِ الْيَوْمَ؛ میرے پاس آج سیر کیلئے وقت کی گنجائش نہیں ہے۔❷ لَيْسَ لَدَيَّ مُتَّسَعٌ مِنَ الوَقْتِ لِلِقَاءِ الْاَحْبَابِ الْيَوْمَ؛ میرے پاس آج دوستوں سے ملنے کا وقت نہیں ہے۔❸ لَيْسَ لَدَيَّ مُتَّسَعٌ مِنَ الوَقْتِ لِذَهَابِ السُّوْقِ الْيَوْمَ؛ میرے پاس آج بازار جانے کا وقت نہیں ہے۔❹ لَيْسَ لَدَيَّ مُتَّسَعٌ مِنَ الوَقْتِ لِلَّعِبِ الْيَوْمَ؛ میرے پاس آج کھیلنے کیلئے وقت کی گنجائش نہیں ہے۔

اَلتَّدْرِيْبُ الْخَامِسُ: تَرْجِمْ مِنَ الْاُرْدِيَّةِ اِلَى الْعَرَبِيَّةِ؛ (اردو سے عربی میں ترجمہ کریں)۔۔الجواب: ① میں ہمیشہ گھر کے پکے ہوئے کھانوں کو ترجیح دیتا ہوں، کیونکہ مجھے اپنی والدہ کے ہاتھوں کے تیار کیے گئے کھانے بہت زیادہ پسند ہیں، میں نے متعدد بار کوشش کی کہ والدہ کی طرح کھانا بناؤں مگر وہ ذائقہ نہیں آیا جو والدہ کے ہاتھ میں ہے؛ اَنَا دَائِمًا اُفَضِّلُ الطَّعَامَ الْمَطْبُوْخَ فِي الْمَنْزِلِ لِاَنَّنِيْ اُحِبُّ الطَّعَامَ الَّذِيْ تُعِدُّهُ يَدَا اُمِّيْ كَثِيْرًا؛ حَاوَلْتُ عِدَّةَ مَرَّاتٍ اَنَّنِيْ سَوْفَ اَطْبَخُ مِثْلَ اُمِّيْ لٰكِنَّ الطَّعْمَ الَّذِيْ بِيَدِ الْاُمِّ لَمْ يَأْتِ۔② اکثر اوقات والدین اور اساتذہ یہ شکوہ کرتے ہیں کہ ان کے بچوں کو جھوٹ کی عادت لگ چکی ہے، مگر وہ کبھی اس عادت کی وجہ جاننے کی کوشش نہیں کرتے کہ بچوں پر بے جا سختی اور پابندی ان کو جھوٹ بولنے پر مجبور کرتی ہے، اس کے نتیجہ میں بچے اپنے والدین اور اساتذہ کے رعب اور غصے کی وجہ سے نہ صرف جھوٹ بولتے ہیں بلکہ بہت سی برائیوں اور ذہنی امراض کا بھی شکار ہوجاتے ہیں؛ كَثِيْرًا مَا يَشْتَكِي الْآبَاءُ وَالْمُعَلِّمُوْنَ مِنْ اَنَّ اَطْفَالَهُمْ قَدِ اعْتَادُوا الْكِذْبَ لٰكِنَّهُمْ لَمْ يُحَاوِلُوْا اَبَدًا مَعْرِفَةَ سَبَبِ هٰذِهِ الْعَادَةِ. اِنَّ التَّشَدُّدَ وَالْقُيُوْدَ غَيْرَ الضَّرُوْرَةِ عَلَى الْاَطْفَالِ تُجْبِرُهُمْ عَلَى الْكِذْبِ. نَتِيْجَةً لِذٰلِكَ، لَا يَكْذِبُ الْاَطْفَالُ فَحَسْبُ، بَلْ يَرْتَكِبُوْنَ اَيْضًا الرَّذَائِلَ وَالْاَمْرَاضَ الْعَقْلِيَّةَ بِسَبَبِ الْخَوْفِ وَالْغَضَبِ مِنْ آبَائِهِمْ وَمُعَلِّمِيْهِمْ۔ ③ جو بچوں کو جھوٹ بولنے کی ترغیب دیتا ہے وہ اپنا وقار خراب کرتا ہے اسے کوئی بھی شخص نفیس اور شریف آدمی نہیں سمجھتا ہے؛ مَنْ شَجَّعَ الْاَبْنَاءَ عَلَى الْكِذْبِ يُفْسِدُ كَرَامَتَهٗ فَلَا اَحَدٌ يَعْتَبِرُهٗ رَجُلًا مُهَذَّبًا شَرِيْفًا۔۔

اَلتَّدْرِيْبُ السَّادِسُ: (١) كَوِّنْ اَرْبَعَ جُمَلٍ تُسْتَعْمَلُ فِيْهَا الْأَسْمَاءُ الْمَوْصُوْلَةُ مِثْلَ هٰذِهِ: خَرَجَ الَّذِيْ جَاءَ مُتَأَخِّرًا / قَابَلْتُ الرَّجُلَ الَّذِيْ سَافَرَ مَعَنَا: (چار ایسے جملے بنائیں جن میں اسماءِ موصولہ استعمال کیے گئے ہوں اس طرح: وہ باہر نکلا جو دیر سے آیا تھا / میں نے اس آدمی سے ملاقات کی جس نے ہمارے ساتھ سفر کیا تھا)۔

الجواب: ❶ سَافَرَ الَّذِيْ اَقَامَ فِيْ مَنْزِلِيْ؛ (س نے سفر کیا جو میرے گھر میں ٹھہرا تھا) ❷ جَاءَ الَّذِيْ ضَرَبَكَ؛ (وہ شخص آیا، جس نے تجھے مارا تھا)۔ ❸ جَاءَ الَّذِيْ نَصَرَ؛ (وہ آگیا جس نے مدد کی تھی)۔ ❹ فَازَ التِّلْمِيْذُ الَّذِيْ اِجْتَهَدَ؛ (جس طالب علم نے محنت کی وہ کامیاب ہوگیا)۔

(٢) اِسْتَخْدِمْ فِيْ اَرْبَعِ جُمَلٍ كَلِمَةَ "بَيْنَمَا" مِثْلَ هٰذِهِ: سَقَطَ الْوَلَدُ بَيْنَمَا كُنْتُ خَارِجَ الْغُرْفَةِ / اَحْمَدُ يُرَتِّبُ كُتُبَهٗ عَلَى الْمَكْتَبِ بَيْنَمَا سَلْمٰى تُنَفِّضُ الْغُبَارَ عَنِ الْاَثَاثِ؛ (لفظ "بَيْنَمَا" (جبکہ) کو چارجملوں میں اس طرح استعمال کریں: لڑکا گرگیا جبکہ میں کمرے سے باہر تھا / احمد میز پر اپنی کتابیں ترتیب دیتاہے جبکہ سلمیٰ فرنیچر سے گرد صاف کرتی ہے)۔۔الجواب: ❶ دَخَلَ الْمُعَلِّمُ بَيْنَمَا نَحْنُ وَقَفْنَا لَهٗ اِحْتِرَامًا؛ (استاد اندر داخل ہوئے جبکہ ہم احتراماً ان کیلئے کھڑے ہوگئے)۔❷ اَقْبَلَ مُسَافِرٌ بَيْنَمَا اَنَا جَالِسٌ؛ (مسافر آیا جبکہ میں بیٹھا ہوا تھا)۔ ❸ اَنَا كُنْتُ اَقْرَأُ بَيْنَمَا قُرِعَ الْبَابُ؛ (میں کتاب پڑھ رہا تھا اسی اثناء میں دروازہ کھٹکھٹایا گیا)۔❹ دَخَلْتُ فِي الْبَيْتِ بَيْنَمَا خَرَجَ اَبِيْ مِنَ الْبَيْتِ؛ (میں گھر میں داخل ہوا جبکہ میرے والد گھر سے نکل گئے)۔

(٣) كَوِّنْ اَرْبَعَ جُمَلٍ تُسْتَعْمَلُ فِيْهَا الْاِسْمُ الْمَوْصُوْلُ "مَا" مِثْلَ هٰذِهِ: اَفْعَلُ مَا اُرِيْدُهٗ؛ (چار جملے اس طرح بنائیے کہ ان میں اسمِ موصول "ما" کو استعمال کیا گیا ہو: اس طرح: میں جو چاہتا ہوں وہ کرتا ہوں)۔۔الجواب: ❶ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ؛ تم جوچاہو کرتے رہو۔❷ حَفِظَ الْمُتَعَلِّمُ مَا عَلَّمَهُ الْمُعَلِّمُ؛ (طالبِ علم نےوہ یاد کیا جو استاد نے اُسے سکھایا)۔❸ اَتَعَلَّمُ مَا يُعَلِّمُهٗ مُعَلِّمِيْ؛ (میں وہی سیکھتا ہوں جو میرےاستاد سکھاتے ہیں)۔❹ اٰكُلُ مَا تُعِدُّهٗ اُمِّيْ؛ (میں وہی کھاتا ہوں جو میری ماں تیار کرتی ہے)۔

اَلتَّدْرِيْبُ السَّابِعُ: (١) **هَلْ اَعْجَبَتْكَ هٰذِهِ الْقِصَّةُ. اُذْكُرْ لِمَاذَا؟ وَاِنْ لَمْ تُعْجِبْكَ فَلِمَاذَا؟** (کیا تجھے یہ کہانی پسند آئی، کس وجہ سے؟ ذکر کیجئے۔ اگر آپ کو یہ پسند نہیں ہے تو کیوں؟) الجواب: نَعَمْ! اَعْجَبَتْنِيْ هٰذِهِ الْقِصَّةُ جِدًّا لِاَنَّ هٰذِهِ الْقِصَّةَ تُبَيِّنُ الصِّدْقَ وَالْاَدَبَ؛ (جی ہاں! مجھے یہ کہانی بہت پسند آئی کیونکہ یہ کہانی سچائی اور ادب کو بیان کرتی ہے)۔

(٢) مَاذَا اَعْجَبَكَ فِيْ هٰذِهِ الْقِصَّةِ. وَلِمَاذَا؟ (آپ کو اس کہانی میں کیا پسند آیا، اورکیوں؟) الجواب: اَعْجَبَتْنِيْ اِسْتِقَامَةُ سَالِمٍ عَلَى الصِّدْقِ فِيْ هٰذِهِ الْقِصَّةِ لِاَنَّ الصِّدْقَ طَرِيْقُ النَّجَاةِ؛ (مجھے اس کہانی میں سالم کا حق پر قائم رہنا پسند آیا کیونکہ سچائی نجات کا راستہ ہے)۔

(٣) لَخِّصْ فِكْرَةَ الْقِصَّةِ بِاَلْفَاظِكَ الْخَاصَّةِ بِاَمَانَةٍ دُوْنَ التَّقَيُّدِ بِفِقْرَاتِ النَّصِّ الْاَصْلِيِّ؛ (اصلِ متن کے پیرے کے پابند ہوئے بغیر، ایمانداری سے اپنے الفاظ میں قصے کے خیال کا خلاصہ کریں)۔۔الجواب: سَالِمٌ يُحِبُّ الْحَلْوٰى. يَوْمًا تَمَنّٰى اَنْ تَجْعَلَ الْاُمُّ الْحَلْوٰى. تَقُوْلُ الْاُمُّ لِسَالِمٍ اَنْ يَشْتَرِيَ الْمَتَاعَ مِنَ الْمَتْجَرِ. سَالِمٌ يَشْتَرِي الْبَيْضَ وَيَسْقُطُ بِسَبَبِ الْغَفْلَةِ فِي الطَّرِيْقِ وَيَتَكَسَّرُ الْبَيْضُ. يَقُوْلُ سَعِيْدٌ لِسَالِمٍ اَنْ يَكْذِبَ لِلتَّخَلُّصِ. لٰكِنَّ سَالِمٌ لَا يَكْذِبُ مِنْ اُمِّهٖ مِنْ اَجْلِ خَشْيَةِ اللّٰهِ. وَبِسَبَبِ صِدْقِهٖ تَرْضَى الْاُمُّ مَعَهٗ وَتُعْطِيْ نُقُوْدًا اُخْرٰى وَتُعِدُّ لَهُ الْحَلْوٰى؛ (سالم کو مٹھائی بہت پسند ہے، ایک دن اس نے خواہش کی کہ ماں مٹھائی بنائے، ماں، سالم سے کہتی ہے کہ وہ سٹور سے سامان خریدے، سالم انڈے خریدتا ہے اور راستے میں عدم توجہی کی وجہ سے گرجاتا ہےاور انڈے ٹوٹ جاتے ہیں، سعید سالم سے کہتا ہے کہ وہ جان چھڑانے کیلئے جھوٹ بول دے، لیکن سالم، اللہ کے خوف کی وجہ سے اپنی ماں سے جھوٹ نہیں بولتا، اُس کی سچائی کی وجہ سے ماں اس سے راضی ہوجاتی ہے، اسے دوسری نقدی دیتی ہے اور اس

کے لئے مٹھائی تیار کرتی ہے)۔

◈ قِصَّةُ رَيَّانَ فِي الْمَدْرَسَةِ؛ ◈ (اسکول میں ریان کی کہانی)

فِي الصَّبَاحِ الْبَاكِرِ كَانَتْ أُمُّ رَيَّانَ تُحَاوِلُ إِيْقَاظَهُ لِيَسْتَعِدَّ لِأَوَّلِ يَوْمٍ لَهُ فِي الْمَدْرَسَةِ؛ (صبح سویرے ریان کی ماں اسے جگانے کی کوشش کرتی ہے تاکہ وہ اسکول میں اپنے پہلے دن کیلئے تیار ہوجائے)۔ يَا رَيَّانُ، هَيَّا، اِسْتَيْقِظْ، اَلْيَوْمُ هُوَ أَوَّلُ يَوْمٍ لَكَ فِي الْمَدْرَسَةِ؛ (ارے ریان، چلو، اٹھو، آج تمہارا اسکول میں پہلا دن ہے)۔ نَظَرَ رَيَّانُ إِلَى السَّاعَةِ وَإِذَا بِهَا السَّابِعَةُ صَبَاحاً، نَهَضَ، وَقَالَ: لَسْتُ مُتَحَمِّساً؛ (ریان نے گھڑی کی طرف دیکھا۔ صبح کے سات بج رہے تھے۔اس نے اٹھ کر کہا۔میں پرجوش نہیں ہوں)۔ قَالَتِ الْأُمُّ: هَيَّا يَا صَغِيْرِيْ، اِغْسِلْ وَجْهَكَ وَأَسْنَانَكَ، وَالْبَسْ مَلَابِسَكَ الْجَدِيْدَةَ، وَتَعَالَ لِلْمَطْبَخِ لِتَنَاوُلِ الْفَطُوْرِ؛ (ماں نے کہا: چلو، میرے بچے، اپنا چہرہ اور دانت دھولو، اپنے نئے کپڑے پہن لو، اور ناشتہ کرنے کیلئے باورچی خانے میں آؤ)۔ أَصْبَحَ رَيَّانُ مُتَوَتِّراً وَخَائِفاً مِنْ أَنْ يَتْرُكَ أُمَّهُ وَمَنْزِلَهُ وَأَلْعَابَهُ، وَيَذْهَبَ إِلَى الْمَدْرَسَةِ۔ قَالَتِ الْأُمُّ: هَيَّا، يَا رَيَّانُ، تَنَاوَلِ الْفَطُوْرَ، حَتّٰى لَا تَتَأَخَّرَ۔ أَجَابَ رَيَّانُ: أُمِّيْ! رَأْسِيْ يُؤْلِمُنِيْ؛ (ریان اپنی ماں، اپنا گھر، اپنے کھلونے چھوڑ کر اسکول جانے سے پریشان ہوگیا اور ڈرگیا۔ ماں نے کہا: چلو ریان، ناشتہ کرلو، دیر نہ ہوجائے۔ ریان نےجواب دیا: ماں! میرے سر میں درد ہے)۔ رَدَّتِ الْأُمُّ: مَا رَأْيُكَ أَنْ تُنْهِيَ طَعَامَكَ، لِكَيْ تَتَحَسَّنَ صِحَّتُكَ۔ قَالَ رَيَّانُ: أُمِّيْ، رِجْلِيْ تُؤْلِمُنِيْ، أَجَابَتِ الْأُمُّ اَلْمَشْيُ سَوْفَ يَجْعَلُهَا أَفْضَلَ، لَا تَقْلَقْ؛ (والدہ نے جواب دیا: آپ اپنی صحت کو بہتر بنانے کیلئے اپنا کھانا کیسے ختم کرتے ہیں؟ ریان نے کہا: میری ماں، میری ٹانگ میں درد ہے، ماں نے جواب دیا کہ چلنے سے وہ بہتر ہوجائے گی، فکر نہ کرو)۔ قَالَ رَيَّانُ: أُمِّيْ، أُنْظُرِيْ إِلَى السَّمَاءِ سَوْفَ تُمْطِرُ هَيَّا نَعُوْدُ لِلْمَنْزِلِ لِكَيْ لَا تَبْتَلَّ مَلَابِسُنَا۔ أَجَابَتِ الْأُمُّ: لَا تَقْلَقْ، يَا رَيَّانُ، لَقَدْ تَأَكَّدْتُ مِنْ تَطْبِيْقِ الْأَحْوَالِ الْجَوِّيَّةِ فِي الْجَوَّالِ، كُلُّ شَيْءٍ سَيَكُوْنُ عَلٰى مَا يُرَامُ؛ (ریان نے کہا: ماں، آسمان کی طرف دیکھو، بارش ہونے والی ہے، چلو گھر چلتے ہیں تاکہ ہمارے کپڑے گیلے نہ ہوں۔ ماں نے جواب دیا:فکر نہ کرو، ریان، میں نے موبائل میں موسمی حالات کی ایپلیکیشن سے یقین کرلیاہے سب کچھ ٹھیک ہوجائے گا)۔ قَالَ رَيَّانُ: أُمِّيْ! لَا أُرِيْدُ الدُّخُوْلَ لِلْمَدْرَسَةِ، أُرِيْدُ أَنْ أَبْقٰى مَعَكِ۔ (ریان نے کہا: ماں! میں اسکول نہیں جانا چاہتا، میں آپ کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں)۔ رَدَّتِ الْأُمُّ: رَيَّانُ، يَا عَزِيْزِيْ، سَوْفَ أَكُوْنُ بِانْتِظَارِكَ هُنَا عِنْدَمَا تَنْتَهِيْ مِنَ الْمَدْرَسَةِ۔ لَقَدْ كَبُرْتَ الْآنَ، وَحَانَ الْوَقْتُ، لِكَيْ تَتَعَلَّمَ أَشْيَاءَ جَدِيْدَةً وَتَتَعَرَّفَ عَلٰى أَصْدِقَاءَ جُدُدٍ؛ لَا تَقْلَقْ، سَوْفَ تَسْتَمْتِعُ بِحَيَاتِكَ كَثِيْرًا، أَنَا مُتَأَكِّدَةٌ مِنْ ذٰلِكَ؛ (ماں نے جواب دیا: ریان، میرے پیارے، جب تم اسکول سے فارغ ہوجاؤگے تو میں یہاں تمہارا انتظار کروں گی۔ آپ اب بڑے ہوچکے ہیں، اور اب وقت آگیاہے کہ آپ نئی چیزیں سیکھیں اور نئے دوستوں سے ملیں،پریشان نہ ہوں، آپ اپنی زندگی سے بہت لطف اندوز ہوں گے، مجھے اس کا یقین ہے)۔ فِي الْمَدْرَسَةِ لَعِبَ رَيَّانُ مَعَ أَصْحَابِهٖ فِيْ حَدِيْقَةِ الْمَدْرَسَةِ؛ (اسکول میں ریان اپنے دوستوں کے ساتھ اسکول کے باغ میں کھیلتا تھا)۔ وَاسْتَمْتَعَ بِالْقِصَصِ الَّتِيْ رَوَاهَا الْمُعَلِّمُ، وَتَعَلَّمَ الْأَدْعِيَةَ وَالْأَذْكَارَ قَبْلَ الطَّعَامِ وَالنَّوْمِ۔ فِيْ نِهَايَةِ الْيَوْمِ قَالَ رَيَّانُ لِأُمِّهٖ: رَأْسِيْ لَمْ يَعُدْ يُؤْلِمُنِيْ، وَرِجْلِيْ كَذٰلِكَ، سَوْفَ أَسْتَيْقِظُ كُلَّ صَبَاحٍ بِنَشَاطٍ، فَالْمَدْرَسَةُ مُمْتِعَةٌ حَقّاً؛ (اور وہ ان قصوں سے لطف اندوز ہوا جو استاد نے بیان کئے۔ اور کھانے اور سونے سے پہلے کی دعائیں اور اذکار سیکھے۔ دن کے اختتام پر، ریان نے اپنی ماں سے کہا: میرے سر میں کوئی درد نہیں ہے، اور میری ٹانگ ایسے ہی ہے، میں ہر صبح چستی کے ساتھ جاگوں گا، کیونکہ اسکول واقعی مزہ آتا ہے)۔۔

اَلتَّدْرِيْبُ الْأَوَّلُ: اِقْرَأِ الدَّرْسَ ثُمَّ ضَعْ عَلَامَةَ صَحَّ أَوْ خَطَأٌ مَعَ تَصْحِيْحِ الْأَخْطَاءِ؛ (سبق پڑھیں اور غلطیاں درست کرنے کے ساتھ صحیح یا غلط کو نشان زد کریں)۔

الجواب: (۱): اِسْتَيْقَظَ رَيَّانُ نَشِيْطًا بِنَفْسِهٖ، وَجَهَّزَ نَفْسَهُ لِلْمَدْرَسَةِ بِشَكْلٍ سَرِيْعٍ۔☒ (ریان خود چستی سے بیدار ہوا، اور جلدی سے خود کو سکول کیلئے تیار کیا)۔بَلْ لَمْ يَسْتَيْقِظْ رَيَّانُ نَشِيْطًا بِنَفْسِهٖ، وَلَمْ يُجَهِّزْ نَفْسَهُ لِلْمَدْرَسَةِ بِشَكْلٍ سَرِيْعٍ۔ ☑ (بلکہ ریان خود چستی سے بیدار نہ ہوا، اور نہ ہی جلدی سے خود کو سکول کیلئے تیار کیا)۔

(۲): كَانَ رَيَّانُ مَسْرُوْرًا لِلْغَايَةِ عِنْدَ الذَّهَابِ لِأَوَّلِ يَوْمِ دِرَاسِهٖ فِي الْمَدْرَسَةِ۔☒ (ریان اسکول میں اپنی پڑھائی کے پہلے دن جانے کے وقت انتہائی خوش تھا)۔بَلْ لَمْ يَكُنْ رَيَّانُ مَسْرُوْرًا عِنْدَ الذَّهَابِ لِأَوَّلِ يَوْمِ دِرَاسِهٖ فِي الْمَدْرَسَةِ۔☑ (بلکہ ریان اسکول میں اپنی پڑھائی کے پہلے دن جانے کے وقت خوش نہیں تھا)۔

(۳) كَانَ رَيَّانُ يَرْفُضُ الذَّهَابَ إِلَى الْمَدْرَسَةِ وَيُمَاطِلُ عِنْدَ الْاِسْتِعْدَادِ لِأَوَّلِ يَوْمِ دِرَاسِهٖ۔☑ (ریان نے اسکول جانے سے انکار کردیا اور اسکول کے پہلے دن کی تیاری میں تاخیر کی)۔

(٤): كَانَتْ أُمُّ رَيَّانَ لَا تُحَاوِلُ إِيْقَاظَهُ۔☒ (ریان کی ماں نے اُسے جگانے کی کوشش نہیں کی تھی)۔بَلْ كَانَتْ أُمُّ رَيَّانَ تُحَاوِلُ إِيْقَاظَهُ۔☑ (بلکہ ریان کی ماں نے اسے جگانے کی کوشش کی تھی)۔

(٥): لَمْ يَكُنْ رَيَّانُ مُتَوَتِّرًا وَخَائِفاً عِنْدَ الذَّهَابِ لِأَوَّلِ يَوْمِ دِرَاسِهٖ۔☒ (ریان اپنی پڑھائی کے پہلے دن جاتے وقت پریشان اور خوفزدہ نہیں تھا)۔بَلْ كَانَ رَيَّانُ مُتَوَتِّرًا وَخَائِفاً عِنْدَ الذَّهَابِ لِأَوَّلِ يَوْمِ دِرَاسِهٖ۔☑ (بلکہ ریان اپنی پڑھائی کے پہلے دن، جاتے وقت پریشان اور خوفزدہ تھا)۔

(٦): قَالَ رَيَّانُ: أُمِّيْ! أَنَا مُصَابٌ بِالْحُمّٰى۔☒ (ریان نے کہا: ماں! مجھے بخار ہے)۔بَلْ قَالَ رَيَّانُ: أُمِّيْ! رَأْسِيْ يُؤْلِمُنِيْ۔☑ (ریان نے کہا: ماں! میرے سر میں دردہے)۔

(٧): لَا يَسْتَطِيْعُ رَيَّانُ أَنْ يُفَارِقَ أُمَّهُ طَرْفَةَ عَيْنٍ۔☑ (ریان اپنی ماں کو پل بھر کیلئے نہیں چھوڑ سکتا)۔

(٨): قَالَتْ أُمُّ رَيَّانَ: سَوْفَ أَكُوْنُ بِانْتِظَارِكَ هُنَا۔☑ (ریان کی ماں نے کہا: میں یہاں تمہارا انتظار کروں گی)۔۔(٩): كَانَ رَيَّانُ لَا يُنَاقِشُ وَالِدَتَهُ عِنْدَ الذَّهَابِ إِلَى الْمَدْرَسَةِ۔☒ (ریان نے اسکول جاتے وقت اپنی ماں سے بحث نہیں کی تھی)۔

اَلتَّدْرِيْبُ الثَّانِي: اَجِبْ عَنِ الْاَسْئِلَةِ الْآتِيَةِ فِيْ جُمَلٍ كَامِلَةٍ: (درج ذیل سوالات کے مکمل جملوں میں جواب دیں)۔

(١): هَلْ اِسْتَيْقَظَ رَيَّانُ نَشِيْطاً بِنَفْسِهٖ, لِيَسْتَعِدَّ لِاَوَّلِ يَوْمٍ لَهٗ فِي الْمَدْرَسَةِ؟ (کیا ریان خود سے چست ہوکر بیدار ہوا تاکہ اسکول میں اپنے پہلے دن کیلئے تیار ہوجائے؟)۔الجواب: لَمْ يَسْتَيْقِظْ رَيَّانُ نَشِيْطًا بِنَفْسِهٖ, بَلْ كَانَتْ اُمُّ رَيَّانَ تُحَاوِلُ اِيْقَاظَهٗ۔ (ریان خود سے چست ہوکر بیدار نہیں ہوا تھا بلکہ ریان کی ماں اُسے جگانے کی کوشش کر رہی تھی)۔-(٢): مَنْ اَيْقَظَ رَيَّانَ مِنْ نَوْمِهٖ؟ (ریان کو نیند سے کس نے جگایا؟)۔-الجواب: اَيْقَظَتْ رَيَّانَ اُمُّهٗ مِنْ نَوْمِهٖ۔ (ریان کو اس کی ماں نے نیند سے جگایا)۔-(٣): مَاذَا قَالَتْ وَالِدَةُ رَيَّانَ بَعْدَ الْاِسْتِيْقَاظِ مِنْ نَوْمِهٖ؟ (ریان کی ماں نے نیند سے بیدار ہونے کے بعد کیا کہا؟)۔الجواب: قَالَتْ وَالِدَةُ رَيَّانَ! هَيَّا, اِسْتَيْقِظْ, اَلْيَوْمُ هُوَ اَوَّلُ يَوْمٍ لَكَ فِي الْمَدْرَسَةِ؛ (ریان کی ماں نے کہا! ارے ریان، چلو، اٹھو، آج تمہارا اسکول میں پہلا دن ہے)۔-(٤): مَاذَا اَجَابَ رَيَّانُ عِنْدَمَا اَيْقَظَتْهُ اُمُّهٗ؟ (ریان نے کیا جواب دیا جب اس کی ماں نے اُسے جگایا؟)۔الجواب: اَجَابَ رَيَّانُ: لَسْتُ مُتَحَمِّساً؛ (ریاں نے کہا! میں پرجوش نہیں ہوں)۔-(٥): هَلْ كَانَ رَيَّانُ يَرْفُضُ الذَّهَابَ اِلَى الْمَدْرَسَةِ وَيُمَاطِلُ فِيْهِ؟ (کیا ریان اسکول جانے سے انکار کر رہا تھا اور تاخیر کررہا تھا؟)۔الجواب: نَعَمْ: كَانَ رَيَّانُ يَرْفُضُ الذَّهَابَ اِلَى الْمَدْرَسَةِ وَيُمَاطِلُ فِيْهِ؟ (جی ہاں: ریان اسکول جانے سے انکار کر رہاتھا اورتاخیر کررہا تھا)۔- (٦): هَلْ كَانَ رَيَّانُ يَوَدُّ اَنْ يَبْقٰى فِي الْبَيْتِ اَوْ يَتَوَجَّهُ اِلَى الْمَدْرَسَةِ؟ (کیا ریان گھر رہنا چاہتا تھا یا اسکول جانا چاہتاتھا؟)۔الجواب: كَانَ رَيَّانُ يَوَدُّ اَنْ يَبْقٰى فِي الْبَيْتِ۔ (ریان گھر رہنا چاہتا تھا)۔-(٧): مَنْ اَقْنَعَ رَيَّانَ بِالذَّهَابِ اِلَى الْمَدْرَسَةِ؟ (ریان کو اسکول جانے کیلئے کس نے قائل کیا؟)۔الجواب: اَقْنَعَتْ رَيَّانَ اُمُّهٗ بِالذَّهَابِ اِلَى الْمَدْرَسَةِ؟ (ریان کو اسکول جانے کیلئے اس کی ماں نے قائل کیا)۔-(٨): مَاذَا تَعَلَّمَ رَيَّانُ فِيْ اَوَّلِ يَوْمٍ لَهٗ بِالْمَدْرَسَةِ؟ (ریان نے اسکول میں اپنے پہلے دن کیا سیکھا؟)۔الجواب: تَعَلَّمَ رَيَّانُ الْاَدْعِيَةَ وَالْاَذْكَارَ قَبْلَ الطَّعَامِ وَالنَّوْمِ۔ (ریان نے کھانے اور سونے سے پہلے کی دعائیں اور اذکار سیکھے)۔-(٩): بِمَاذَا شَعَرَ رَيَّانُ بَعْدَ الْعَوْدَةِ مِنَ الْمَدْرَسَةِ, فَهَلْ تَأَثَّرَ اِيْجَابِيّاً اَوْ سَلْبِيّاً؟ (ریان نے اسکول سے واپسی کے بعد کیا محسوس کیا، کیا اس کا اثر مثبت یا منفی ہوا؟)۔الجواب: تَأَثَّرَ رَيَّانُ بَعْدَ الْعَوْدَةِ مِنَ الْمَدْرَسَةِ اِيْجَابِيّاً۔ (ریان اسکول سے واپس آنے کے بعد مثبت طور پر متاثر ہوا تھا)۔

اَلتَّدْرِيْبُ الثَّالِثُ: هَلْ تُوَافِقُ اَمْ لَا تُوَافِقُ؟ وَلِمَاذَا؟ (کیا آپ متفق ہیں یا متفق نہیں؟ اور کیوں؟)۔(١): يُفَضِّلُ مُعْظَمُ الْآبَاءِ تَوْبِيْخَ اَبْنَائِهِمْ بِقُوَّةٍ عَلٰى اَصْغَرِ الْاَخْطَاءِ ظَنّاً اَنَّ ذٰلِكَ مِنْهُمْ اَفْضَلُ فِيْ تَرْبِيَّتِهِمْ؛ (اکثر والدین اپنے بچوں کو چھوٹی چھوٹی غلطیوں پر سختی سے ڈانٹ ڈپٹ کرنے کو پسند کرتے ہیں، یہ سوچ کر کہ یہ ان کی تربیت میں ان کیلئے بہترین ہے)۔الجواب: تَوْبِيْخُ الْآبَاءِ اَبْنَائَهُمْ بِقُوَّةٍ عَلٰى اَصْغَرِ الْاَخْطَاءِ غَيْرُ صَحِيْحٍ لِاَنَّ هٰذِهِ الطَّرِيْقَةَ تُؤَثِّرُ عَلٰى عَقْلِيَّةِ الْاَطْفَالِ آثَارًا مَنْفِيّاً۔ (والدین کا اپنے بچوں کی چھوٹی چھوٹی غلطیوں پر سختی سے ڈانٹنا درست نہیں کیونکہ یہ طریقہ بچوں کی ذہنیت پر منفی اثر ڈالتا ہے)۔-(٢): لَا يَقْتَصِرُ دَوْرُ الْاَبِ عَلَى الدَّعْمِ الْمَالِيْ فَحَسْبُ بَلْ يَجِبُ عَلَيْهِ اَنْ يَقُوْمَ بِنَفْسِهٖ بِبَعْضِ الْمَهَامِّ فِيْ تَرْبِيَّةِ الطِّفْلِ۔ (باپ کا کردار صرف مالی امداد تک محدود نہیں ہے بلکہ بچے کی تربیت میں اسے اہم کام خود انجام دینے چاہئیں)۔الجواب: نَعَمْ! يَجِبُ عَلَى الْاَبِ اَنْ يَقُوْمَ بِنَفْسِهٖ بِبَعْضِ الْمَهَامِّ فِيْ تَرْبِيَّةِ الطِّفْلِ لِاَنَّ الطِّفْلَ يَتَعَلَّمُ مِنْ اَبِيْهِ كَيْفَ يَجْلِسُ وَيَقِفُ فِي الْمُجْتَمَعِ۔(جی ہاں! بچے کی تربیت میں باپ کو کچھ کام خود کرنے چاہئیں، کیونکہ بچہ اپنے باپ سے معاشرے میں اٹھنے بیٹھنے کے طور طریقے سیکھتاہے)۔-(٣): يَجِبُ عَلَى الْآبَاءِ قَبْلَ اَنْ يَقُوْمُوْا بِتَوْجِيْهِ الطِّفْلِ وَتَعْدِيْلِ سُلُوْكِهٖ اَنْ يَكُوْنَ لَدَيْهِمُ السُّلُوْكُ السَّلِيْمُ وَالْاِيْجَابِيُّ الَّذِيْ يَتَعَامَلُوْنَ بِهٖ, وَكَذٰلِكَ عَلَيْهِمْ اَنْ يُوَفِّرُوْا لِلطِّفْلِ الْبِيْئَةَ السَّلِيْمَةَ الَّتِيْ تُسَاعِدُهٗ عَلٰى تَحْسِيْنِ سُلُوْكِهٖ وَيَجِبُ مُرَاعَاةُ عَدَمِ وُجُوْدِ النِّزَاعَاتِ الْعَائِلِيَّةِ اَمَامَ الطِّفْلِ (والدین کو چاہیے کہ وہ بچے کو ہدایت دینے اور اس کے رویے میں ترمیم کرنے سے پہلے صحیح اور مثبت رویہ اپنائیں جس کے ساتھ وہ پیش آئیں۔انہیں بچے کو صحیح ماحول بھی فراہم کرنا چاہیے جس سے اس کے رویے کو بہتر بنانے میں مدد ملے۔ بچے کے سامنے خاندانی جھگڑوں کی عدم موجودگی کو مدنظر رکھنا چاہیے)۔الجواب: نَعَمْ! يَجِبُ عَلَى الْآبَاءِ دَائِمًا اَنْ يُرَافِقُوْا الطِّفْلَ جَيِّدًا, وَيُبْعِدُوْهُ عَنِ الْاَصْدِقَاءِ السَّيِّئِيْنَ, وَيَمْنَعُوْهُ مِنَ الْجُلُوْسِ فِي الشَّوَارِعِ, وَيُوَفِّرُوْا لِلطِّفْلِ الْبِيْئَةَ السَّلِيْمَةَ الَّتِيْ تُسَاعِدُهٗ عَلٰى تَحْسِيْنِ سُلُوْكِهٖ۔ (والدین کو چاہئے کہ بچے کو ہمیشہ اچھی صحبت دے، بُرے دوستوں سے دور رکھے،گلیوں میں بیٹھنے سے منع کرے۔ والدین کو چاہیے کہ بچے کو ایسا ماحول فراہم کریں جو اس کے رویے کو بہتر بنانے میں اس کی مدد کرے)۔

اَلتَّدْرِيْبُ الرَّابِعُ: (١) كَوِّنِ اَرْبَعَ جُمَلٍ تَسْتَعْمِلُ فِيْهَا ظَرْفَ زَمَانٍ "عِنْدَمَا" مِثْلَ هٰذِهٖ: عِنْدَمَا اَعُوْدُ اِلَى الْبَيْتِ اَسْتَرِيْحُ قَلِيْلًا۔ (چار جملے بنائیں جن میں آپ ظرفِ زمان "عِنْدَمَا" استعمال کریں، اس طرح: جب میں گھر آتا ہوں تو میں تھوڑی دیر آرام کرتا ہوں)۔الجواب: ❶ عِنْدَمَا اُصَلِّيْ صَلَاةَ الْعِشَاءِ اَحْفَظُ دُرُوْسِيْ؛ (جب میں عشاء کی نماز پڑھتا ہوں تو اپنے اسباق یاد کرتا ہوں)۔❷ عِنْدَمَا اَتَنَاوَلُ الْفُطُوْرَ اَشْرَبُ الشَّأْيَ؛ (جب میں ناشتہ کرتا ہوں تو چائے پیتا ہوں)۔❸ عِنْدَمَا اَقْرَءُ الْكُتُبَ اُحَرِّرُ الْاَقْوَالَ الْمُهِمَّةَ؛ (جب میں کتابیں پڑھتا ہوں تو اہم اقوال لکھتا ہوں)۔❹ اَذْهَبُ اِلٰى لَاهُوْرَ عِنْدَمَا اَكُوْنُ فَارِغًا عَنِ الْاُمُوْرِ الضَّرُوْرِيَّةِ؛ (میں لاہور جاؤں گا جب میں ضروری کاموں سے فارغ ہوجاؤں گا)۔(٢) كَوِّنْ اَرْبَعَ جُمَلٍ تَسْتَعْمِلُ فِيْهَا فِعْلًا مُضَارِعاً مَنْصُوْباً بِ: لِكَيْ مِثْلَ هٰذِهٖ: اَمْهِلْنِيْ لِكَيْ اَسْتَعِدَّ / جِئْتُكَ لِكَيْ اَتَعَلَّمَ مِنْكَ۔ (چار جملے ایسے بنائیے جس میں آپ ایسا فعل مضارع استعمال کریں جو "لِكَيْ" کے ساتھ منصوب ہو: اس طرح: مجھے مہلت دیجئے تاکہ میں تیار ہوجاؤں / میں آپ کے پاس آیا ہوں تاکہ میں آپ سے سیکھ سکوں)۔❶ جِئْتُكَ لِكَيْ تَنْصُرَنِيْ؛ (میں تیرے پاس آیا تاکہ تو میری مدد کرے)۔ ❷ اَتَنَاوَلُ الدَّوَاءَ لِكَيْ اَكُوْنَ بِصِحَّةٍ جَيِّدَةٍ؛ (میں صحت مند رہنے کیلئے دوا لیتا ہوں)۔ ❸ اَعْطِنِيْ اَلْفَ رُوْبِيَّةٍ لِكَيْ اَشْتَرِيَ شَيْئاً مَّا؛ (مجھے ہزار روپیہ دیجئے تاکہ میں کچھ خرید لوں)۔ ❹ اَنَا آكُلُ اللَّحْمَ لِكَيْ اَكُوْنَ قَوِيًّا؛ (میں گوشت کھاتا ہوں تاکہ مضبوط ہوجاؤں)۔(٣) اِسْتَخْدِمْ فِيْ اَرْبَعِ جُمَلٍ كَلِمَةَ "بَعْدَ اَنْ" مِثْلَ هٰذِهٖ: غَسَلْتُ يَدِيْ بَعْدَ اَنْ تَنَاوَلْتُ الطَّعَامَ۔ چار جملوں میں "بَعْدَ اَنْ" کا کلمہ استعمال کریں: اس طرح: میں نے کھانا کھانے کے بعد ہاتھ دھوئے۔ ❶ كَتَبْتُ دُرُوْسِيْ بَعْدَ اَنْ قَرَءْتُ؛ (میں نے پڑھنے کے بعد اپنا سبق لکھا)۔ ❷ اَكُوْنُ رِيَاضَةً بَدَنِيَّةً بَعْدَ اَنْ اُصَلِّيَ صَلَاةَ الْفَجْرِ؛ (میں فجر کی نماز پڑھنے کے بعد جسمانی ورزش کرتا ہوں)۔ ❸ صَلُّوْا عَلَى النَّبِيِّ بَعْدَ اَنْ يُصَلُّوْا صَلَاةً؛ (نماز پڑھنے کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھو)۔ ❹ اَتَحَدَّثُ بَعْدَ اَنْ اَتَفَكَّرَ فِيْ اَيِّ مَسْأَلَةٍ؛ (میں کسی بھی مسئلے کے بارے میں سوچنے کے بعد بولتا ہوں)۔

اَلتَّدْرِيْبُ الْخَامِسُ: مُحَاكَاةُ التَّعْبِيْرِ الْآتِيْ بِكَلِمَاتٍ مُنَاسِبَةٍ۔-(١) تَخَصَّصَ الطَّالِبُ فِي الْحَدِيْثِ, (طالب علم بولنے میں مہارت رکھتاہے)۔-الجواب: ❶ تَخَصَّصَ الطَّبِيْبُ فِي الْمُعَالَجَةِ؛ (ڈاکٹر، علاج کرنے

میں مہارت رکھتا ہے)۔ ❷ تَخَصَّصَتْ اُمِّيْ فِيْ طَبْخِ الطَّعَامِ؛ (میری ماں کھانا پکانے میں مہارت رکھتی ہے)۔ ❸ تَخَصَّصَ الْمُتَعَلِّمُ فِيْ تَعَلُّمِ اللُّغَةِ الْعَرَبِيَّةِ؛ (طالبِ علم عربی زبان سیکھنے میں مہارت رکھتا ہے)۔ ❹ تَخَصَّصَ التَّاجِرُ فِي التِّجَارَةِ؛ (تاجر تجارت میں مہارت رکھتا تھا)۔ فَشِلَ الْوَلَدُ فِيْ اِقْنَاعِ الْوَالِدَةِ۔ لڑکا ماں کو قائل کرنے (منوانے) میں ناکام رہا۔۔(۲) فَشِلَ الْوَلَدُ فِيْ اِقْنَاعِ الْوَالِدَةِ۔ (لڑکا ماں کو قائل کرنے (منوانے) میں ناکام رہا)۔ ❶ فَشِلَ الْمُحَامِيْ فِيْ اِقْنَاعِ الْقَاضِيْ؛ (وکیل جج کو قائل کرنے میں ناکام رہا)۔ ❷ فَشِلَتِ الطَّبِيْبَةُ فِيْ مُعَالَجَةِ الْمَرِيْضَةِ؛ (لیڈی ڈاکٹر، مریضہ کے علاج میں ناکام رہی)۔ ❸ فَشِلَ الطِّفْلُ فِي الْاِخْتِبَارِ السَّنَوِيِّ۔ (لڑکا سالانہ امتحان میں ناکام رہا)۔ ❹ فَشِلَ الْخَادِمُ فِيْ خِدْمَةِ السَّيِّدِ۔ (خادم، آقا کی خدمت میں ناکام رہا)۔۔(۳) لَعَلَّكَ نَسِيْتَ اَنْ تُذَاكِرَ الدُّرُوْسَ؛ (شاید آپ سبق پڑھنا بھول گئے ہیں)۔ ❶ لَعَلَّكَ نَسِيْتَ اَنْ تَذْهَبَ اِلَى الْجَامِعَةِ الْمَدِيْنَةِ؛ (شاید آپ جامعۃ المدینہ جانا بھول گئے ہیں)۔ ❷ لَعَلَّكِ نَسِيْتِ اَنْ تَأْخُذَ اَمْتِعَةَ الْمَنْزِلِ؛ (شاید آپ گھر کا سامان لینا بھول گئی ہیں)۔ ❸ لَعَلَّكَ نَسِيْتَ اَنْ تَكْتُبَ الْفَرْضَ الْمَدْرَسِيَّ؛ (شاید آپ ہوم ورک لکھنا بھول گئے ہیں)۔ ❹ لَعَلَّكَ نَسِيْتَ اَنْ تَخْدِمَ الْوَالِدَيْنِ؛ (شاید آپ ماں باپ کی خدمت کرنا بھول گئے ہیں)۔۔(٤) اِنْتَقَلَ الطَّالِبُ مِنَ الثَّانَوِيَّةِ اِلَى الْجَامِعَةِ؛ (طالب علم ہائی اسکول سے یونیورسٹی منتقل ہوگیا)۔ ❶ اِنْتَقَلَ الطَّالِبُ مِنَ الْفَصْلِ الْاَوَّلِ اِلَى الْفَصْلِ الثَّانِيْ؛ (طالب علم پہلی کلاس سے دوسری کلاس منتقل ہوگیا)۔ ❷ اِنْتَقَلَتِ الْمَرِيْضَةُ مِنَ الْمُسْتَشْفٰى اِلَى الْمَنْزِلِ؛ (مریضہ ہسپتال سے گھر منتقل ہوگئی)۔ ❸ اِنْتَقَلَ زَيْدٌ مِنَ الْمَرَضِ اِلَى الشِّفَاءِ؛ (زید بیماری سے شفایابی کی طرف منتقل ہوگیا)۔ ❹ اِنْتَقَلَ التَّاجِرُ مِنْ سُوْقٍ اِلٰى سُوْقٍ آخَرَ؛ (تاجر ایک بازار سے دوسرے بازار کی طرف منتقل ہوگیا)۔۔(٥) طَلَبَ الْاَبُ مِنْ اِبْنِهٖ اَنْ يُذَاكِرَ دَرْسَهٗ؛ (باپ نے بیٹے سے مطالبہ کیا کہ وہ اپنا سبق یاد کرے)۔ ❶ طَلَبَ الْمُعَلِّمُ مِنْ تِلْمِيْذِهٖ اَنْ يَكْتُبَ الْفَرْضَ الْمَنْزِلِيَّ؛ (استاد نے شاگرد سے مطالبہ کیا کہ وہ ہوم ورک لکھے)۔ ❷ طَلَبَ الْاِبْنُ مِنْ اَبِيْهِ اَنْ يَشْتَرِيَ لَهٗ كُتُبًا؛ (بیٹے نے اپنے والد سے فرمائش کی کہ وہ ان کیلئے کتابیں خریدے)۔ ❸ طَلَبْتُ مِنَ الْخَيَّاطِ اَنْ يَخِيْطَ اَثْوَابِيْ؛ (میں نے درزی سے مطالبہ کیا کہ وہ میرے کپڑے سلائی کر دے)۔ ❹ طَلَبَتْ اُخْتِيْ مِنِّيْ اَنْ اَشْتَرِيَ لَهَا حِذَاءً جَدِيْدًا؛ (میری بہن نے مجھ سے فرمائش کی کہ میں اس کیلئے نئے جوتے خریدوں)۔۔(٦) هَلْ تَسْمَحُ لِيْ اَنْ اَتَغَيَّبَ عَنِ الدَّرْسِ الْيَوْمَ؛ کیا آپ مجھے اجازت دیں گے کہ میں آج کلاس سے غیر حاضر رہوں؟ (کیا میں آج کلاس سے غیر حاضر رہ سکتا ہوں؟)۔ ❶ هَلْ تَسْمَحُ لِيْ اَنْ اَسْتَخْدِمَ جَوَّالَكَ؛ (کیا آپ مجھے اپنا سیل فون استعمال کرنے کی اجازت دیتے ہیں؟) ❷ هَلْ تَسْمَحُ لِيْ اَنْ آخُذَ قَلَمَكَ الرَّصَاصَ؟ (کیا آپ مجھے اجازت دیں گے کہ میں آپ کی پینسل لے لوں؟) ❸ هَلْ تَسْمَحُ لِيْ اَنْ اَذْهَبَ اِلٰى بَيْتِيْ؛ کیا آپ مجھے اجازت دیں گے کہ میں اپنے گھر چلا جاؤں؟ ❹ هَلْ تَسْمَحُ لِيْ اَنْ اَشْتَرِيَ الْحَقِيْبَةَ؟ (کیا آپ مجھے بیگ خریدنے کی اجازت دیں گے؟)

اَلتَّدْرِيْبُ السَّادِسُ: مُحَاكَاةُ التَّعْبِيْرِ الْآتِيْ بِكَلِمَاتٍ مُنَاسِبَةٍ۔ (١) كَيْفَ تَسِيْرُ اُمُوْرُكَ فِي الْجَامِعَةِ؟ (یونیورسٹی میں آپ کے امور کیسے چل رہے ہیں؟) ❶ كَيْفَ تَسِيْرُ اُمُوْرُكَ فِي الْمَدْرَسَةِ؟ (اسکول میں آپ کے امور کیسے چل رہے ہیں؟) ❷ كَيْفَ تَسِيْرُ اُمُوْرُكَ فِي الْمَنْزِلِ؟ (اسکول میں آپ کے امور کیسے چل رہے ہیں؟) ❸ كَيْفَ تَسِيْرُ اُمُوْرُكَ فِي الْمَدْرَسَةِ؟ (اسکول میں آپ کے امور کیسے چل رہے ہیں؟) ❹ كَيْفَ تَسِيْرُ اُمُوْرُكَ فِي الْمَطَارِ؟ (ایئرپورٹ میں آپ کے امور کیسے چل رہے ہیں؟)۔۔(٢) هَلْ مِنْ جَدِيْدٍ عِنْدَكَ الْيَوْمَ فِي الدِّرَاسَةِ؟ (کیا آج آپ کے پاس اسٹڈی میں کچھ نیا ہے؟)۔ ❶ هَلْ مِنْ جَدِيْدٍ عِنْدَكَ الْيَوْمَ فِي التَّجْرِبَةِ؟ (کیا آج آپ کے پاس تجربے میں کچھ نیا ہے؟)۔ ❷ هَلْ مِنْ جَدِيْدٍ عِنْدَكَ الْيَوْمَ فِي الطَّعَامِ؟ (کیا آج آپ کے پاس کھانے میں کچھ نیا ہے؟)۔ ❸ هَلْ مِنْ جَدِيْدٍ عِنْدَكَ الْيَوْمَ فِي الْاَثْمَارِ؟ (کیا آج آپ کے پاس پھلوں میں کچھ نیا ہے؟)۔ ❹ هَلْ مِنْ جَدِيْدٍ عِنْدَكَ الْيَوْمَ فِي الْبَسَاكِيْتِ؟ (کیا آج آپ کے پاس بسکٹ میں کچھ نیا ہے؟)۔۔(٣) خَالِدٌ صَغِيْرٌ، وَلٰكِنَّهٗ مَعَ ذٰلِكَ نَشِيْطٌ؛ (خالد چھوٹا ہے، لیکن اس کے باوجود وہ چست ہے)۔ ❶ اَنَا مَرِيْضٌ وَلٰكِنِّيْ مَعَ ذٰلِكَ حَاضِرٌ فِي الْمَدْرَسَةِ؛ (میں بیمار ہوں، لیکن اس کے باوجود میں اسکول میں حاضر ہوں)۔ ❷ اَنَا مُعْسِرٌ وَلٰكِنِّيْ مَعَ ذٰلِكَ اَتَصَدَّقُ؛ (میں غریب ہوں، لیکن اس کے باوجود میں صدقہ کرتا ہوں)۔ ❸ خَالِدٌ ذَكِيٌّ وَلٰكِنَّهٗ مَعَ ذَالِكَ يَجْتَهِدُ كَثِيْرًا؛ (خالد ذہین ہے لیکن اس کے باوجود وہ بہت محنت کرتا ہے)۔ ❹ اَخِيْ صَغِيْرٌ وَلٰكِنَّهٗ مَعَ ذٰلِكَ نَبِيْهٌ؛ (میرا بھائی چھوٹا ہے، لیکن اس کے باوجود وہ عقلمند ہے)۔۔(٤) كَانَ خَالِدٌ حَزِيْنًا وَرَغْمَ ذٰلِكَ ذَهَبَ اِلَى الْمَدْرَسَةِ؛ (خالد اداس تھا، اور اس کے باوجود وہ سکول چلا گیا)۔ ❶ كَانَ زَيْدٌ مَرِيْضًا وَرَغْمَ ذٰلِكَ ذَهَبَ اِلَى الْمَحَطَّةِ؛ (زید بیمار تھا، لیکن اور اس کے باوجود وہ اسٹیشن چلا گیا)۔ ❷ كَانَ زَيْدٌ مُجْتَهِدًا وَرَغْمَ ذٰلِكَ فَشِلَ فِي الْاِخْتِبَارِ؛ (زید محنتی تھا اور اس کے باوجود وہ امتحان میں ناکام رہا)۔ ❸ ذَكِّرِ الدَّرْسَ زَيْدًا وَرَغْمَ ذٰلِكَ غَفَلَ عَنِ الدَّرْسِ؛ (زید کو سبق سمجھاؤ، اس کے باوجود کہ وہ سبق سے غافل ہے)۔ ❹ لَقَدْ تَعِبْتُ وَرَغْمَ ذٰلِكَ تَذَكَّرْتُ الدَّرْسَ؛ (میں تھکا ہوا تھا، اور اس کے باوجود مجھے سبق یاد تھا)۔۔(٥) حَاوِلْ اَنْ تَتَعَلَّمَ اللُّغَةَ الْعَرَبِيَّةَ؛ (عربی زبان سیکھنے کی کوشش کر)۔ ❶ حَاوِلْ اَنْ تَتَعَلَّمَ الْاَشْيَاءَ الْمُهِمَّةَ؛ (اہم چیزیں سیکھنے کی کوشش کر)۔ ❷ حَاوِلْ اَلَّا تُضِيْعَ وَقْتَكَ؛ (اپنا وقت ضائع نہ کرنے کی کوشش کر)۔ ❸ حَاوِلْ اَنْ تَنْجَحَ فِي الْاِمْتِحَانِ السَّنَوِيِّ؛ (سالانہ امتحان پاس کرنے کی کوشش کر)۔ ❹ حَاوِلْ اَنْ تَصِلَ اِلٰى عَمَلِكَ فِي الْوَقْتِ الْمُعَيَّنِ؛ (وقتِ معین میں اپنے کام پر پہنچنے کی کوشش کر)۔۔(٦) قَرَّرْتُ اَنْ اَلْتَحِقَ بِالْجَامِعَةِ؛ (میں نے جامعہ میں داخلہ لینے کا فیصلہ کیا)۔ ❶ قَرَّرْتُ اَنْ اُدَاوِمَ عَلٰى ذِكْرِ اللهِ؛ (میں نے ذکراللہ میں ثابت قدم رہنا طے کرکیا۔ ❷ قَرَّرْتُ اَنْ اُوَاظِبَ عَلٰى جَمِيْعِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ؛ (میں نے فیصلہ کیا کہ میں پانچوں نمازوں کی پابندی کروں گا)۔ ❸ قَرَّرْتُ اَنْ اُكْمِلَ الدَّوْرَةَ الْعِلْمِيَّةَ؛ (میں نے عالم کورس مکمل کرنے کا فیصلہ کیا)۔ ❹ قَرَّرْتُ اَنْ اَتَقَيَّدَ بِالْمَوَاعِيْدِ؛ (میں نے وقت کی پابندی کرنے کا فیصلہ کیا)۔

اَلتَّدْرِيْبُ السَّابِعُ: تَرْجِمْ مِنَ الْاُرْدِيَّةِ اِلَى الْعَرَبِيَّةِ: اسکول کے پہلے دن، میں پرجوش ہوکر نیند سے اُٹھا: فِي الْيَوْمِ الْاَوَّلِ مِنَ الْمَدْرَسَةِ. اِسْتَيْقَظْتُ مُتَحَمِّسًا۔ اور پہلی بار میں نے اسکول کی وردی پہنی: وَلِاَوَّلِ مَرَّةٍ اِرْتَدَيْتُ الزِّيَّ الْمَدْرَسِيَّ۔ میرے والدین دونوں مجھے اسکول چھوڑنے گئے تھے: لَقَدْ اَوْصَلَنِيْ وَالِدَايَ اِلَى الْمَدْرَسَةِ۔ جب میں اسکول میں داخل ہوا تو وہاں میری طرح کچھ نئے بچے تھے جن میں سے چند رو رہے تھے اور کچھ کھیل کررہے تھے: عِنْدَمَا دَخَلْتُ الْمَدْرَسَةَ. كَانَ هُنَاكَ بَعْضُ الْاَطْفَالِ الْجُدُدِ مِثْلِيْ. بَعْضُهُمْ كَانَ يَبْكِيْ وَبَعْضُهُمْ كَانَ يَلْعَبُ۔ میرے استاد صاحب بھی کافی اچھے تھے، انہوں نے مجھے میری سیٹ پر بٹھایا: كَانَ اِسْتَاذِيْ اَيْضًا حَسَنًا جِدًّا. فَقَدْ جَعَلَنِيْ اَجْلِسُ فِيْ مَقْعَدِيْ۔ اور مجھے تسلی دی اور سلیبس میں سے کچھ باتیں سکھائیں: وَعَزَّانِيْ وَعَلَّمَنِيْ بَعْضَ الْاَشْيَاءِ مِنَ الْمَنْهَجِ الدِّرَاسِيِّ۔ کچھ دیر گزرنے کے بعد میں نے دوسرے بچوں سے بات کی: بَعْدَ مُرُوْرِ بَعْضِ الْوَقْتِ تَحَدَّثْتُ اِلٰى اَطْفَالٍ آخَرِيْنَ۔ اور ان کے ساتھ کھیلنا شروع کر دیا اور کینٹین سے کچھ کھایا: وَبَدَاْتُ بِاللَّعِبِ مَعَهُمْ وَاَكَلْتُ شَيْئًا مِنَ الْمَطْعَمِ۔ ایک بجے ہمیں اسکول سے چھٹی ہوگئی: فِي السَّاعَةِ الْوَاحِدَةِ تَمَّ فَصْلُنَا مِنَ الْمَدْرَسَةِ۔ اور میرے والد مجھے اسکول سے گھر لے گئے: وَذَهَبَ بِيْ وَالِدِيْ مِنَ الْمَدْرَسَةِ اِلَى الْمَنْزِلِ۔ میری امی گھر کے دروازے پر میرا انتظار کر رہی تھیں، جب انہوں نے مجھے دیکھا تو وہ کافی خوش ہوئیں: كَانَتْ وَالِدَتِيْ تَنْتَظِرُنِيْ عِنْدَ بَابِ الْمَنْزِلِ. وَكَانَتْ سَعِيْدَةً لِلْغَايَةِ عِنْدَمَا رَاَتْنِيْ۔ میں نے اپنے والدین کو سکول میں ہونے والی تمام باتیں بتائیں، وہ اسکول میں

میرے پہلے دن کا سن کر بہت خوش ہوئے؛ اَخْبَرْتُ وَالِدَيَّ بِكُلِّ مَاحَدَثَ فِي الْمَدْرَسَةِ. وَكَانُوْا سُعَدَاءَ جِدًّا بِسَمَاعِ اَوَّلِ يَوْمٍ لِي فِي الْمَدْرَسَةِ۔

اَلتَّدْرِيْبُ الثَّامِنُ: (١) هَلْ اَعْجَبَتْكَ هٰذِهِ الْقِصَّةُ. اُذْكُرْ لِمَاذَا؟ وَاِنْ لَمْ تُعْجِبْكَ فَلِمَاذَا؟۔ الجواب: نَعَمْ! اَعْجَبَتْنِيْ هٰذِهِ الْقِصَّةُ لِاَنَّهَا تُعَلِّمُ النَّظَافَةَ وَالصِّحَّةَ وَالتَّفْكِيْرَ بِاِيْجَابِيَّةٍ۔ (جی ہاں! مجھے یہ قصہ پسند آیا ہے کیونکہ یہ صفائی، صحت اور مثبت سوچ سکھاتا ہے)۔۔(٢) مَاذَا اَعْجَبَكَ فِيْ هٰذِهِ الْقِصَّةِ. وَلِمَاذَا؟۔ الجواب: اَعْجَبَنِيْ قَوْلُ وَالِدَةِ رَيَّان. تَقُوْلُ: اَلْمَشْيُ سَوْفَ يَجْعَلُ الرِّجْلَ اَفْضَلَ. لَاتَقْلَقْ؛ لِأَنَّ مِثْلَ هٰذِهِ الْاَقْوَالِ تَزِيْدُ مِنْ شَجَاعَةِ الْاَطْفَالِ؛ (مجھے ریان کی ماں کا قول پسند آیا، وہ کہتی ہیں: چلنے سے ٹانگ بہتر ہوجائے گی، فکر نہ کرو، اس لئے کہ ایسی باتیں بچوں کی ہمت بڑھاتی ہیں)۔۔(٣) لَخِّصْ فِكْرَةَ الْقِصَّةِ بِاَلْفَاظِكَ الْخَاصَّةِ بِاَمَانَةٍ دُوْنَ التَّقَيُّدِ بِفِقْرَاتِ النَّصِّ الْاَصْلِيِّ؛ (اصل متن کے پیراگراف کے پابند ہوئے بغیر اپنے الفاظ میں کہانی کے خیال کا خلاصہ ایمانداری سے کریں)۔الجواب: اَيْقَظَتْ رَيَّانَ وَالِدَتُهُ وَقَالَتْ: اَلْيَوْمُ هُوَ اَوَّلُ يَوْمٍ لَكَ فِي الْمَدْرَسَةِ. شَرَحَتِ الْاُمُّ لَهُ اَنَّهُ لَايُوجَدُ شَيْءٌ مِثْلَ مَاتَقُوْلُهُ. فَزَالَتْ وَالِدَةُ رَيَّانَ مَخَاوِفَ رَيَّانَ. وَفِي النِّهَايَةِ اَحْضَرَتْ اِلَى الْمَدْرَسَةِ. وَتَعَلَّمَ اَشْيَاءَ مُخْتَلِفَةً فِي الْمَدْرَسَةِ وَلَعِبَ مَعَ اَصْدِقَائِهِ. وَبَعْدَ الْفَرَاغِ عَادَ اِلَى الْمَنْزِلِ سَعِيْدًا. وَاَخْبَرَ رَيَّانُ اُمِّيْ اَنَّنِيْ سَعِيْدٌ جِدًّا الْيَوْمَ. وَسَاَذْهَبُ اِلَى الْمَدْرَسَةِ كُلَّ يَوْمٍ؛ (ریان کو اس کی ماں نے جگایا اور کہا: آج تمہارا سکول میں پہلا دن ہے، ماں نے اسے سمجھایا کہ تم جو کہتے ہو ایسا کچھ نہیں ہے، ریان کی والدہ نے ریان کے خدشات دور کیے، اور اسے اسکول لے آئی، اس نے مدرسے میں مختلف چیزیں سیکھیں، اور دوستوں کے ساتھ کھیلا، اور فراغت کے بعد وہ خوشی خوشی گھر لوٹا، ریان نے اپنی ماں کو بتلایا کہ آج میں بہت خوش ہوں۔ اب میں ہر روز مدرسے جاؤں گا)۔

◈ قِصَّةُ سَامِيْ وَاُخْتُهُ سَارَةُ ◈ (سامی اور اس کی بہن سارہ کی کہانی)

مَرْحَباً! اَنَا سَامِيْ. وَاَنَا اُحِبُّ السَّلَاحِفَ جِدًّا؛ (خوش آمدید! میں سامی ہوں، اور مجھے کچھوے بہت پسند ہیں)۔ وَاَنَا سَارَةُ وَاُحِبُّ الْاَسْمَاكَ جِدًّا؛ (میں سارہ ہوں اور مجھے مچھلیاں بہت پسند ہیں)۔ فِي الصَّبَاحِ الْبَاكِرِ قَالَ سَامِيْ لِاُمِّهِ: اُمِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اَذْهَبَ لِلسُّوْقِ. لِاَشْتَرِيَ طَعَاماً لِلسَّلَاحِفِ؛ (صبح سویرے، سامی نے اپنی ماں سے کہا: ماں، میں کچھوؤں کیلئے کھانا خریدنے بازار جانا چاہتا ہوں)۔ اَجَابَتْ اُمُّهُ: حَسَناً. خُذْ سَارَةَ مَعَكَ. وَهٰذِهِ النُّقُوْدُ لَكَ وَلِاُخْتِكَ. وَلَا تَتَأَخَّرْ. لَدَيْكَ نِصْفُ سَاعَةٍ فَقَطْ لِتَعُوْدَ لِلْمَنْزِلِ؛ (اس کی ماں نے جواب دیا: اچھا، سارہ کو اپنے ساتھ لے چلو، اور یہ پیسے تمہارے اور تمہاری بہن کیلئے ہیں، اور دیر نہ کرو، تمہارے گھر آنے میں صرف آدھا گھنٹہ ہے)۔ فَرِحَ سَامِيْ وَخَرَجَ مُسْرِعاً مَعَ سَارَةَ دُوْنَ اَنْ يَنْظُرَ لِلسَّاعَةِ خَلْفَهُ؛ (سامی خوش ہوا اور پیچھے والی گھڑی کو دیکھے بغیر سارہ کے ساتھ تیزی سے باہر نکل گیا)۔ فِي السُّوْقِ اِشْتَرىٰ سَامِيْ طَعَاماً لِسَلَاحِفِهِ. ثُمَّ قَالَتْ لَهُ سَارَةُ: اُرِيْدُ اَيْضاً طَعَاماً لِاَسْمَاكِيْ۔ اَجَابَ سَامِيْ: لَيْسَ لَدَيْنَا وَقْتٌ هَيَّا نُسْرِعُ. يَجِبُ اَنْ نَعُوْدَ لِلْمَنْزِلِ خِلَالَ نِصْفِ سَاعَةٍ؛ (بازار میں سامی نے اپنے کچھوؤں کیلئے کھانا خریدا تو سارہ نے اس سے کہا: مجھے اپنی مچھلیوں کیلئے بھی کھانا چاہیے، سامی نے جواب دیا: ہمارے پاس وقت نہیں ہے، چلو جلدی کرو، ہمیں آدھے گھنٹے میں گھر پہنچنا ہے)۔ قَالَتْ سَارَةُ: لَايَزَالُ لَدَيْنَا وَقْتٌ. اَرْجُوْكَ. وَلٰكِنَّ سَامِيْ لَمْ يَسْتَمِعْ لَهَا؛ (سارہ نے کہا! برائے کرم، ہمارے پاس ابھی بھی وقت ہے، لیکن سامی نے اس کی بات نہیں سنی۔ فِي الطَّرِيْقِ مَرَّ سَامِيْ وَاُخْتُهُ سَارَةُ بِجَانِبِ خَيْمَةٍ كَبِيْرَةٍ. فَاَطَلَّا بِرَأْسَيْهِمَا لِلدَّاخِلِ. وَشَاهَدَا حَيَوَانَاتٍ تَتَمَرَّنُ؛ (راستے میں سامی اور اس کی بہن سارہ ایک بڑے خیمے کے پاس سے گزرے، انہوں نے اندر جھانکا تو جانوروں کو مشق کرتے دیکھا)۔قَالَتْ سَارَةُ مَرَّةً اُخْرىٰ: سَامِيْ! اَرْجُوْكَ اُرِيْدُ طَعَاماً لِاَسْمَاكِيْ. وَلٰكِنَّ سَامِيْ كَانَ مُسْتَمْتِعاً بِمَنْظَرِ الْحَيَوَانَاتِ. فَلَمْ يَنْتَبِهْ لَهَا؛ (سارہ نے پھر کہا: سامی! پلیز، مجھے اپنی مچھلیوں کیلئے کھانا چاہیے، لیکن سامی جانوروں کو دیکھ کر لطف اندوز ہو رہا تھا، اس لئے اس نے ان کی طرف توجہ نہیں کی)۔ تَذَكَّرَ سَامِيْ اَنَّهُ يَجِبُ اَنْ يَعُوْدَ لِلْمَنْزِلِ خِلَالَ نِصْفِ سَاعَةٍ فَالْتَفَتَ لِسَارَةَ وَلٰكِنَّهُ لَمْ يَجِدْهَا بِجَانِبِهِ۔ خَافَ سَامِيْ كَثِيْرًا. لِاَنَّهُ اَضَاعَ اُخْتَهُ سَارَةَ فِي الزِّحَامِ. فَفَكَّرَ اَنْ يَذْهَبَ لِلْبَيْتِ. لِيُخْبِرَ اُمَّهُ عَنْ مَاحَدَثَ؛ (سامی کو یاد آیا کہ اسے آدھے گھنٹے میں گھر پہنچنا ہے اس لئے وہ سارہ کی طرف متوجہ ہوا لیکن اس نے اسے نہیں پایا۔سامی بہت خوفزدہ تھا کیونکہ اس نے اپنی بہن سارہ کو بھیڑ میں کھو دیا تھا، اس لیے اس نے گھر جا کر اپنی ماں کو بتانے کا سوچا)۔وَصَلَ سَامِيْ اِلَى الْمَنْزِلِ وَدُهِشَ لِاَنَّهُ وَجَدَ سَارَةَ تَرْسُمُ وَتُلَوِّنُ وَهِيَ مَسْرُوْرَةٌ۔ سَاَلَتْهُ اُمُّهُ: لِمَاذَا تَاَخَّرْتَ يَا سَامِيْ! يَا عَزِيْزِيْ؟ لَقَدْ مَضىٰ اَكْثَرُ مِنْ نِصْفِ سَاعَةٍ وَاَنْتَ فِي السُّوْقِ؛ (سامی گھر پہنچا اور حیران رہ گیا کیونکہ اس نے سارہ کو ڈرائنگ اور پینٹنگ کرتے ہوئے پایا جبکہ وہ خوش تھی، اس کی ماں نے اس سے پوچھا: سامی تم نے دیر کیوں کی؟ اوہ پیارے؟ آدھے گھنٹے سے زیادہ ہوگیا ہے اورآپ بازار میں تھے)۔قَالَ سَامِيْ: لٰكِنْ.... سَارَةُ كَيْفَ وَصَلْتِ!؟ اُمِّيْ! لَقَدْ ضَاعَتْ مِنِّيْ سَارَةُ فِي الزِّحَامِ. وَكُنْتُ اَبْحَثُ عَنْهَا۔ (سامی نے کہا: لیکن....سارہ، وہ کیسے پہنچی! ماں، سارہ بھیڑ میں کھوگئی تھی، اور میں اسے ڈھونڈ رہا تھا)۔قَالَتْ سَارَةُ: اَنَا اَعْتَذِرُ. لِاَنِّيْ اَخَفْتُكَ. اُنْظُرْ. لَقَدْ اِشْتَرَيْتُ لَكَ هَدِيَّةً مِنْ نُقُوْدِ حَصَّالَتِيْ. اِنَّهَا سَاعَةُ يَدٍ. لِكَيْ لَا نَتَاَخَّرَ عِنْدَمَا تَخْرُجُ سَوِيّاً مَرَّةً اُخْرىٰ۔ (سارہ نے کہا: مجھے افسوس ہے کہ میں نے آپ کو ڈرایا، دیکھو، میں نے اپنے پیسوں سے آپ کیلئے ایک تحفہ خریدا، یہ ایک گھڑی ہے، تاکہ ہمیں دیر نہ ہو جب ہم ایک ساتھ دوبارہ باہر جائیں)۔

اَلتَّدْرِيْبُ الْاَوَّلُ: اَجِبْ عَنِ الْاَسْئِلَةِ الْآتِيَةِ فِيْ جُمَلٍ كَامِلَةٍ: (درج ذیل سوالات کے مکمل جملوں میں جواب دیں)۔۔(١): مَاذَا يُحِبُّ سَامِيْ؟ (سامی کو کیاپسند ہے؟) الجواب: يُحِبُّ سَامِيْ السَّلَاحِفَ جِدًّا؛ (سامی کو کچھوے بہت پسند ہیں)۔۔(٢): مَاذَا تَوَدُّ سَارَةُ؟ (سارہ کیاچاہتی ہے؟) الجواب: تَوَدُّ سَارَةُ الْاَسْمَاكَ جِدًّا؛ (سارہ مچھلیوں کوبہت چاہتی ہے)۔۔(٣): لِمَاذَا خَافَ سَامِيْ كَثِيْرًا؟ (سامی بہت زیادہ خوفزدہ کیوں تھا؟) الجواب: خَافَ سَامِيْ كَثِيْرًا. لِاَنَّهُ اَضَاعَ اُخْتَهُ سَارَةَ فِي الزِّحَامِ؛ (سامی بہت خوفزدہ تھاکیونکہ اس نےاپنی بہن سارہ کوبھیڑ میں کھو دیاتھا)۔۔(٤): مَاذَا فَقَدَ سَامِيْ فِي الزِّحَامِ؟ (سامی نے بھیڑ میں کیا کھو دیاتھا؟) الجواب: فَقَدَ سَامِيْ اُخْتَهُ سَارَةَ فِي الزِّحَامِ؛ (سامی نے بھیڑ میں اپنی بہن سارہ کو کھویا دیا تھا)۔۔(٥): مَاذَا اِشْتَرَتْ سَارَةُ لِاَخِيْهَا؟ (سارہ نےاپنے بھائی کیلئے کیا خریدا؟) الجواب: اِشْتَرَتْ سَارَةُ سَاعَةَ يَدٍ لِاَخِيْهَا؛ (سارہ نےاپنےبھائی کیلئے ہینڈ واچ خریدی)۔۔(٦): لِمَاذَا وَصَلَ سَامِيْ اِلَى الْمَنْزِلِ مُتَاَخِّرًا؟ (سامی اتنی دیر سے گھر کیوں پہنچا؟) الجواب: لَقَدْ ضَاعَتْ سَارَةُ مِنْ سَامِيْ فِي الزِّحَامِ. وَكَانَ يَبْحَثُ عَنْهَا؛ (سامی سےسارہ بھیڑ میں کھوگئی، اور وہ اسےڈھونڈ رہا تھا)۔۔(٧): مَاذَا تَذَكَّرَ سَامِيْ؟ (سامی کوکیا یاد آیا؟) الجواب: تَذَكَّرَ سَامِيْ اَنَّهُ يَجِبُ اَنْ يَعُوْدَ لِلْمَنْزِلِ خِلَالَ نِصْفِ سَاعَةٍ؛ (سامی کو یاد آیاکہ اسےآدھے گھنٹے میں گھر پہنچنا ہے)۔۔(٨): لِمَاذَا اِعْتَذَرَتْ سَارَةُ؟ (سارہ نےمعافی کیوں مانگی؟) الجواب: اِعْتَذَرَتْ سَارَةُ لِاَنَّ سَارَةَ لَمْ تُخْبِرْ اَخَاهَا سَامِيْ اَنَّهَا ذَاهِبَةٌ اِلَى الْمَنْزِلِ؛ (سارہ نےمعافی مانگی کیونکہ سارہ نے اپنے بھائی سامی کو نہیں بتایا تھاکہ وہ گھر جا رہی ہے)۔۔(٩): مِمَّنْ طَلَبَتْ سَارَةُ نُقُوْدًا مِنْ اَجْلِ شِرَاءِ السَّاعَةِ الْيَدَوِيَّةِ؟ (سارہ نےگھڑی خریدنےکیلئےکس سےپیسے مانگے؟) الجواب: اِشْتَرَتْ سَارَةُ سَاعَةَ يَدٍ لِاَخِيْهَا مِنْ نُقُوْدِ

حَصَّالَتِهَا؛ (سارہ نے اپنے بھائی کیلئے سیونگ بکس (پاکٹ منی ، اپنی جیب خرچی) سے ایک گھڑی خریدی)۔

اَلتَّدْرِيبُ الثَّانِي: هَاتِ اَسْئِلَةً لِلْجُمَلِ الْآتِيَةِ: (مندرجہ ذیل جملوں کے سوالات لائیے) ❶ السوال: مَاذَا تُحِبُّ؟ (آپ کو کیا پسند ہے؟) الجواب: اُحِبُّ اَمَاكِنَ التَّنَزُّهِ جِدًّا؛ (مجھے سیر (پکنک) کے مقامات بہت پسند ہیں)۔ ❷ السوال: مَاذَا تُرِيْدُ اَنْ تَكُوْنَ؟ (آپ کیا بننا چاہتے ہیں؟) الجواب: اُرِيْدُ اَنْ اَكُوْنَ مُتَخَصِّصَةً فِي الْعِلْمِ الشَّرْعِيِّ؛ (میں علومِ شرعیہ میں ماہر بننا چاہتاہوں)۔ ❸ السوال: لِمَاذَا تَاَخَّرْتَ؟ (تونے دیر کیوں کی؟) الجواب: لَقَدْ فَقَدْتُ جَوَّالِيْ فِي الزِّحَامِ، وَكُنْتُ اَبْحَثُ عَنْهُ؛ (میں نے اپنا موبائل بھیڑ میں کھو دیا، اور میں اسے ڈھونڈ رہاتھا)۔ ❹ السوال: هَلْ لَدَيْنَا وَقْتٌ؛ (کیا ہمارے پاس وقت ہے؟) الجواب: لَا يَزَالُ لَدَيْنَا مُتَّسَعٌ مِنَ الْوَقْتِ؛ (ہمارے پاس کافی وقت ہے)۔ ❺ السوال: مَتٰى تَرْجِعُ اِلَى الْمَنْزِلِ؟ (آپ گھر کب آئیں گے؟) الجواب: اَرْجِعُ اِلَى الْمَنْزِلِ خِلَالَ سَاعَةٍ؛ (میں ایک گھنٹے میں گھر آجاؤں گا)۔ ❻ السوال: لِمَاذَا تُرِيْدُ الذَّهَابَ اِلَى الْمَتْجَرِ؟ (آپ اسٹور کی طرف کیوں جاناچاہتے ہیں؟) الجواب: اُرِيْدُ اَنْ اَتَّجِهَ اِلَى الْمَتْجَرِ، لِاَشْتَرِيَ الْجَوَّالَ؛ (میں موبائل فون خریدنے کیلئے اسٹور جاناچاہتا ہوں)۔ ❼ السوال: كَيْفَ وَجَدْتَ اَخَاكَ عِنْدَمَا ذَهَبْتَ اِلَى الْبَيْتِ؟ (جب آپ گھر گئے تو آپ نے اپنے بھائی کو کیساپایا؟)۔ الجواب: عِنْدَمَا ذَهَبْتُ اِلَى الْبَيْتِ وَجَدْتُ اَخِيْ مَرِيْضاً رَاقِدًا فِيْ فِرَاشِهٖ؛ (جب میں گھر گیاتو دیکھاکہ میرا بھائی بستر پر بیمار پڑاہے)۔ ❽ السوال: كَيْفَ كَانَتْ صِحَّتُكَ عِنْدَمَا رَجَعْتَ مِنْ حَفْلِ الزَّوَاجِ؟ (شادی کی تقریب سے واپسی پر آپ کی طبیعت کیسی تھی؟)۔ الجواب: عِنْدَمَا رَجَعْتُ مِنْ حَفْلِ الزَّوَاجِ اَصْبَحْتُ مُتْعَباً وَاَصَابَنِيْ اَلَمٌ فِيْ رَأْسِيْ؛ (جب میں شادی کی تقریب سے واپس آیا تو تھک گیاتھا اور میرے سر میں درد تھا)۔ ❾ السوال: مَاذَا رَاَيْتَ عِنْدَمَا وَصَلْتَ اِلَى الْجَامِعَةِ؟ (جب آپ جامعہ پہنچے تو کیادیکھا؟)۔ الجواب: عِنْدَمَا وَصَلْتُ اِلَى الْجَامِعَةِ رَاَيْتُ الْاُسْتَاذَ يُعَلِّمُ الطُّلَّابَ اللُّغَةَ الْعَرَبِيَّةَ؛ (جب میں جامعہ پہنچاتو دیکھاکہ استادصاحب طلبہ کو عربی زبان پڑھا رہے ہیں)۔

اَلتَّدْرِيبُ الثَّالِثُ: فَكِّرْ فِي الْاِجَابَةِ عَنِ الْاَسْئِلَةِ التَّالِيَةِ۔ ❶ السوال: مَاذَا تَوَدُّ اَنْ تَكُوْنَ فِي الْمُسْتَقْبَلِ، وَلِمَاذَا؟ (آپ مستقبل میں کیا بنناپسند کریں گے، اورکیوں؟)۔ الجواب: اَوَدُّ اَنْ اَكُوْنَ عَالِمًا حَتّٰى اَتَعَلَّمَ اَحْكَامَ الدِّيْنِ وَاُعَلِّمَ الْآخَرِيْنَ؛ (میں عالم بنناچاہتاہوں تاکہ دین کےاحکام سیکھ سکوں اور دوسروں کو سکھاسکوں)۔ ❷ السوال: كَيْفَ تَتَعَامَلُ مَعَ الطِّفْلِ كَثِيْرَ الْاِلْحَاحِ وَالطَّلَبَاتِ؟ (آپ بہت زیادہ ضد کرنے والے، کثیر خواہشات والے بچے کے ساتھ کیسامعاملہ کریں گے؟) الجواب: سَاُوْلِيْ اِهْتِمَامًا وَحُبًّا وَوَقْتًا لِاَوْلَادِيْ وَاَسْتَمِعُ اِلٰى مَشَاكِلِهِمْ حَتّٰى اَتَمَكَّنَ مِنْ اِزَالَةِ الشَّرِّ عَنْهُمْ وَتَحْسِيْنِ شَخْصِيَّتِهِمْ؛ (میں اپنے بچوں کو توجہ، پیار اور وقت دوں گا اور ان کے مسائل سنوں گا تاکہ میں ان سے برائیاں دور کرسکوں اور ان کی شخصیت کو نکھار سکوں)۔ ❸ السوال: كَيْفَ تَجْعَلُ اِبْنَكَ يَسْمَعُ كَلَامَكَ وَلَا يَرْفُضُ لَكَ طَلَباً؟ (آپ اپنے بیٹے کو اپنی بات کیسے سنائیں گے کہ وہ آپ کے حکم کو مسترد نہ کرے)۔ الجواب: اُحَاوِلُ فَهْمَ نَفْسِيَّةِ اِبْنِيْ ثُمَّ اُفَهِّمَهٗ وَفْقًا لِنَفْسِيَّتِهٖ فَيَسْمَعُ كَلَامِيْ وَلَا يَرْفُضُ لِيْ طَلَباً؛ (میں اپنے بچے کی نفسیات کو جاننے کی کوشش کروں گا اور پھر اُسے اس کی نفسیات کے مطابق سمجھاؤں گا تو وہ ضرور میری بات سنے گا اور وہ میرے حکم کو رد نہیں کرے گا)۔ ❹ السوال: كَيْفَ تَجْعَلُ بِيْئَةً دِيْنِيَّةً لِمَنْزِلِكَ؟ (آپ اپنے گھر میں دینی ماحول کیسے بنائیں گے؟) الجواب: اُحَافِظُ عَلٰى شَخْصِيَّتِيْ نَقِيَّةً وَاَتَحَدَّثُ بِالْاَخْلَاقِ الْحَمِيْدَةِ، اِنْ شَاءَ اللهُ سَيَكُوْنُ لِكَلَامِيْ تَاْثِيْرٌ قَرِيْبًا، لِاَنَّ اللُّطْفَ وَالْحِكْمَةَ الْعَمَلِيَّةَ ضَرُوْرِيَّةٌ جِدًّا لِاِصْلَاحِ شَخْصٍ مَّا؛ (میں اپنے کردار کو پاکیزہ رکھتا ہوں اور حُسنِ اَخلاق کے ساتھ بات کرتا ہوں تو اِنْ شَآءَ الله میری بات جلد اثر کرے گی کیونکہ کسی کی بھی اِصلاح کرنے کیلئے نرمی اور حکمتِ عملی بہت ضروری ہے)۔ ❺ السوال: كَيْفَ تَجْعَلُ اَوْلَادَكَ يُؤَدُّوْنَ الصَّلَاةَ؟ (آپ اپنی اولاد کو کیسا بنائیں گے کہ وہ نماز ادا کریں گے؟) الجواب: اِذَا اَعْطَيْنَا الْاَطْفَالَ بِيْئَةَ صَلَاةٍ، فَيُؤَدُّوْنَ الصَّلَاةَ اَبَدًا؛ (جب ہم بچوں کو نماز کا ماحول فراہم کریں گےتو وہ ہمیشہ نماز پڑھیں گے)۔ ❻ السوال: كَيْفَ تُشَرِّعُ اِبْنَكَ عَلَى اِسْتِغْلَالِ الْوَقْتِ؟ (آپ اپنے بیٹےکو وقت کا استعال کیسے سکھائیں گے؟) الجواب: اَقُوْلُ لِاِبْنِيْ: اِنَّ اللَّبِيْبَ الْعَاقِلَ الَّذِيْ لَايُضِيْعُ وَقْتَهٗ وَلَا وَقْتَ الْآخَرِيْنَ، بَلْ يُقَدِّرُهٗ وَيَغْتَنِمُهٗ بِالْاَعْمَالِ الصَّالِحَةِ وَيُرَغِّبُ الْآخَرِيْنَ لِذٰلِكَ؛ (میں اپنے بیٹے سے کہوں گا: عقلمند شخص نہ تو خُود اپنا وقت ضائع کرتا ہے اور نہ ہی دُوسروں کا وَقت برباد کرتا ہےبلکہ وہ تو اپنےوقت کی قدر کرتاہے، وَقت کو اچھّے اچھّےکاموں میں صرف کرتا اور دُوسروں کو اِس کی ترغیب دِلاتاہے)۔۔

اَلتَّدْرِيبُ الرَّابِعُ: (١) كَوِّنْ اَرْبَعَ جُمَلٍ يَكُوْنُ الْحَالُ فِيْهَا جُمْلَةً اِسْمِيَّةً، مِثْلَ هٰذِهٖ: وَجَدَ سَارَّةً وَهِيَ مَسْرُوْرَةٌ: (چارجملے ایسے بنائیں جن میں جملہ اسمیہ حال ہو، جیسے: اس نے سارہ کو خوش پایا) ❶ رَاَيْتُ زَيْدًا وَهُوَ رَاكِبٌ؛ (میں نے زید کو سواری کی حالت میں دیکھا)۔ ❷ رَجَعَ الْمُتَعَلِّمُ هُوَ نَاجِحٌ؛ (طالبِ علم لوٹا اس حال میں کہ وہ کامیاب تھا)۔ ❸ لَا تَاْكُلْ وَالطَّعَامُ حَارٌّ؛ (تو نہ کھا اس حال میں کہ کھانا گرم ہو)۔ ❹ لَا تَاْكُلِ الْفَوَاكِهَ وَهِيَ فِجَّةٌ؛ (پھل نہ کھا جبکہ وہ کچے ہوں)۔ (٢) اِسْتَخْدِمْ فِيْ اَرْبَعِ جُمَلٍ كَلِمَةَ دُوْنَ مِثْلَ هٰذِهٖ: ذَهَبَ خَالِدٌ دُوْنَ اَنْ يَتَنَاوَلَ الْفُطُوْرَ: (چارجملوں میں دُوْنَ کا کلمہ استعمال کر، اس طرح: خالد ناشتہ کیے بغیر چلا گیا)۔ ❶ صَنَعَ الشَّأْيَ دُوْنَ اَنْ يُضِيْفَ السُّكَّرَ؛ (اس نے چینی ڈالے بغیر چائے بنائی)۔ ❷ تَنَاوَلَ الصَّبِيُّ الطَّعَامَ دُوْنَ اَنْ يَمْضُغَ؛ (لڑکے نے بغیر چبائے کھانا کھایا)۔ ❸ جَهَدَ زَيْدٌ دُوْنَ اَنْ يُضِيْعَ الْوَقْتَ؛ (زید نےوقت ضائع کیے بغیر محنت کی)۔ ❹ يَتَحَدَّثُ زَيْدٌ بِالْبَيَانِ دُوْنَ اَنْ يَفْزَعَ؛ (زید نے گھبرائے بغیر بیان کیا)۔ (٣) كَوِّنْ اَرْبَعَ جُمَلٍ تُسْتَعْمَلُ فِيْهَا كَلِمَةُ وَلٰكِنْ مِثْلَ هٰذِهٖ: اَخْتَلِفُ مَعَكَ فِي الرَّاْيِ وَلٰكِنِّيْ اُحِبُّكَ: (کلمۂ وَلٰكِنْ کے کلمہ کا استعمال کرتے ہوئے چار جملے بناؤ۔ اس طرح: میں آپ کی رائے سے متفق نہیں ہوں، لیکن میں آپ سے محبت کرتا ہوں)۔ ❶ يَدْرُسُ اَخِي الطِّبَّ وَلٰكِنِّيْ اَدْرُسُ الدَّرْسَ النِّظَامِيَّ؛ (میرا بھائی ڈاکٹری پڑھتا ہے، لیکن میں درس نظامی پڑھتا ہوں)۔ ❷ لَسْتُ عَلٰى مَا يُرَامُ وَلٰكِنِّيْ اُلْقِي الدَّرْسَ؛ (میں ٹھیک نہیں ہوں لیکن میں بیان کرتا ہوں)۔ ❸ اَلثَّمَرَةُ حُلْوَةٌ وَلٰكِنِّيْ لَسْتُ جَائِعًا؛ (پھل میٹھا ہے، لیکن مجھے بھوک نہیں ہے)۔ ❹ اَنَا مُصَابٌ بِالْحُمّٰى لٰكِنِّيْ اُحَضِّرُ الدَّرْسَ؛ (مجھے بخار ہے لیکن میں نے سبق تیار کیا ہے)۔

اَلتَّدْرِيبُ الْخَامِسُ: مُحَاكَاةُ التَّعْبِيْرِ الْآتِيْ بِكَلِمَاتٍ مُنَاسِبَةٍ: (١) بَحَثَ رَيَّانُ عَنْ اُخْتِهٖ؛ (ریان نے اپنی بہن کو تلاش کیا)۔ ❶ بَحَثَ الشُّرْطَةُ عَنِ اللِّصِّ؛ (پولیس مین نےچور کو تلاش کیا)۔ ❷ بَحَثَ الْمُسَافِرُ عَنْ مَتَاعِهٖ؛ (مسافر نےاپنےسامان کو تلاش کیا)۔ (٢) مِنْ فَضْلِكَ لَوْ سَمَحْتَ خُذْنِيْ مَعَكَ اِلَى السُّوْقِ؛ (برائے مہربانی! اگر آپ چاہیں تو مجھے اپنے ساتھ بازار لے جائیں)۔ ❶ مِنْ فَضْلِكَ لَوْ سَمَحْتَ اُحْضِرُ حَفْلَةَ زَوَاجِ صَدِيْقِيْ؛ (برائے مہربانی! اگر آپ اجازت دیں تو میں اپنے دوست کی شادی کی محفل میں شریک ہوجاؤں)۔ ❷ مِنْ فَضْلِكَ لَوْ سَمَحْتَ سَوْفَ آخُذُ دَرَّاجَتَكَ النَّارِيَّةَ؛ (برائے مہربانی! اگر آپ اجازت دیں تو میں آپ کی موٹرسائیکل لے جاؤں)۔ (٣) لَيْسَ مِنْ عَادَتِيْ اَنْ اَتَسَوَّقَ عَبْرَ الْاِنْتَرْنِتْ؛ (میں عام طور پر آن لائن خریداری نہیں کرتا)۔ ❶ لَيْسَ مِنْ عَادَتِيْ اَنْ اَلْعَبَ الْكِرِيْكِيْتَ؛ (میں عام

طور پر کرکٹ نہیں کھیلتا)۔ ❷ لَيْسَ مِنْ عَادَتِيْ اَنْ اَتَاَخَّرَ فِي الْجَامِعَةِ؛ (مجھے جامعہ میں دیر سے آنے کی عادت نہیں ہے)۔ (٤) قَرَّرَ اَنْ لَّا يَرْفُضَ لِاُخْتِهٖ طَلَباً عِنْدَ التَّسَوُّقِ؛ (اس نے خریداری کرتے وقت اپنی بہن کی درخواست کو رد نہ کرنے کا فیصلہ کیا)۔ ❶ قَرَّرَ اَنْ لَّا يُضِيْعَ وَقْتَهٗ فِي اللَّعِبِ؛ (اس نے طے کرلیا کہ وہ کھیل میں اپنا وقت ضائع نہیں کرے گا)۔ ❷ قَرَّرَ اَنْ لَّا يُزْعِجَ اَحَدًا؛ (اس نے طے کرلیا کہ وہ کسی کو تنگ نہیں کرے گا)۔ (٥) بَقِيْتُ فِي السُّوْقِ خَوْفاً عَلٰى اُخْتِيْ؛ (میں اپنی بہن کیلئے خوف کی وجہ سے بازار میں رہا)۔ ❶ اِحْذَرْ مِنَ الْكَهْرَبَاءِ خَوْفًا عَلٰى حَيَاتِكَ؛ (اپنی جان پر خوف کی وجہ سے بجلی سے محتاط رہو)۔ ❷ اَنْوِي السَّفَرَ بِالطَّائِرَةِ خَوْفًا عَلٰى اِضَاعَةِ الْوَقْتِ؛ (میں وقت ضائع ہونے کے خوف سے ہوائی جہاز میں سفر کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں)۔(٦) بَحَثَ سَامِيْ عَنْ اُخْتِهٖ حِرْصاً عَلٰى حَيَاتِهٖ؛ (سامی نے اپنی زندگی کی بھلائی چاہنے کی وجہ سے اپنی بہن کو تلاش کیا)۔ ❶ اَدْخُلُ الْجَامِعَةَ حِرْصاً عَلَى الدِّرَاسَةِ؛ (میں پڑھائی کے شوق میں جامعہ میں داخل ہوتا ہوں)۔ ❷ اَدْرُسُ كُتُباً عَرَبِيَّةً حِرْصاً عَلٰى تَعَلُّمِ اللُّغَةِ الْعَرَبِيَّةِ؛ (میں عربی زبان سیکھنے کی چاہت کی وجہ سے عربی کتابیں پڑھتا ہوں)۔ (٧) كُنْتُ مَشْغُوْلًا بِتَنْظِيْفِ غُرْفَتِيْ؛ (میں اپنے کمرے کی صفائی میں مصروف تھا)۔ ❶ كُنْتُ مَشْغُوْلًا بِخِدْمَةِ الْاَكَابِرِ؛ (میں بزرگوں کی خدمت میں مصروف تھا)۔ ❷ كُنْتُ مَشْغُوْلًا بِاَدَاءِ الصَّلٰوةِ؛ (میں نماز پڑھنے میں مصروف تھا)۔(٨) اِسْتَيْقَظْتُ مُبَكِّرًا رَغْبَةً فِي الذَّهَابِ اِلَى السُّوْقِ؛ (میں بازار جانے کے شوق کی وجہ سے صبح سویرے اٹھا)۔ ❶ اَذْهَبُ اِلَى الْجَامِعَةِ رَغْبَةً فِي الدِّرَاسَةِ؛ (میں پڑھائی میں رغبت کی وجہ سے جامعہ جاتا ہوں)۔ ❷ لَقَدْ جِئْتَ فِي الْمَوْعِدِ الْمُنَاسِبِ رَغْبَةً فِي زِيَارَةِ الْعُلَمَاءِ الْكِرَامِ؛ (آپ علماء کرام کی زیارت میں رغبت رکھنے کی وجہ سے مناسب وقت پر آئے ہیں)۔ (٩) اَنَا شَغُوْفٌ بِمُمَارَسَةِ الرِّيَاضَةِ؛ (مجھے ورزش کرنے کے ساتھ لگاؤ ہے)۔ ❶ اَنَا شَغُوْفٌ بِاِنْتَاجٍ زِرَاعِيٍّ؛ مجھے زرعی پیداوار کا شوق ہے۔❷ اَنَا شَغُوْفٌ بِمُشَاهَدَةِ قَنَاةِ مَدَنِيٍّ؛ (مجھے مدنی چینل دیکھنے کا شوق ہے)۔ (١٠) لَمْ اَخْرُجِ الْيَوْمَ مِنَ الْبَيْتِ بِنَاءً عَلٰى طَلَبِ اَبِيْ؛ میں آج اپنے والد کے کہنے پر گھر سے باہر نہیں نکلا)۔ ❶ اَنَا اُحِبُّ اللُّغَةَ الْعَرَبِيَّةَ بِنَاءً عَلٰى لُغَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ؛ (میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی (مبارک) زبان پر بناء کرتے ہوئے عربی زبان سے محبت کرتا ہوں)۔ ❷ اُسَاعِدُ النَّاسَ بِنَاءً عَلٰى رِضَاءِ اللّٰهِ؛ (میں اللہ کی رضا کی بنیاد پر لوگوں کی مدد کرتا ہوں)۔ (١١) لَمْ يَخْطُرْ بِبَالِيْ اَنْ اَلْقَاكَ؛ (مجھے کبھی یہ خیال نہیں آیا کہ میں آپ سے مل پاؤں گا)۔ ❶ لَمْ يَخْطُرْ بِبَالِيْ اَنْ آخُذَ جَائِزَةَ التَّقَدُّمِ؛ (مجھے کبھی یہ خیال نہیں آیا کہ میں اولیت کا انعام لوں گا)۔❷ لَمْ يَخْطُرْ بِبَالِيْ اَنْ آكُلَ لَحْمَ الْغَزَالِ؛ (مجھے کبھی خیال نہیں آیا کہ میں ہرن کا گوشت کھاؤں گا)۔ (١٢) لَوْ كَانَ الْاَمْرُ بِيَدِيْ لَسَاعَدْتُّ كُلَّ الْفُقَرَاءِ؛ (اگر معاملہ میرے ہاتھ میں ہوتا تو میں تمام غریبوں کی مدد کرتا)۔ ❶ لَوْ كَانَ الْاَمْرُ بِيَدِيْ لَاَبْنِيْ جَامِعَةَ الْمَدِيْنَةِ فِيْ كُلِّ مَدِيْنَةٍ؛ اگر معاملہ میرے ہاتھ میں ہوتا تو میں ہر شہر میں ایک جامعہ بنواتا)۔ ❷ لَوْ كَانَ الْاَمْرُ بِيَدِيْ لَمَا يَنَامُ اَحَدٌ جَائِعاً؛ (اگر معاملہ میرے ہاتھ میں ہوتا تو کوئی بھی انسان بھوکا نہ سوتا)۔

اَلتَّدْرِيْبُ السَّادِسُ: تَرْجِمْ مِنَ الْاُرْدِيَّةِ اِلَى الْعَرَبِيَّةِ: الجواب: (١) جو لوگ وقت پر کام کرتے ہیں وہ ہمیشہ کامیاب ہوتے ہیں؛ اَلْاُنَاسُ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ فِي الْوَقْتِ الْمُحَدَّدِ نَاجِحُوْنَ دَائِمًا۔ لہذا زندگی میں ترقی کیلئے وقت کی پابندی بہت ضروری ہے کیونکہ جس نے وقت کی قدر نہ کی، وقت نے اُسے برباد کر دیا؛ لِهٰذَا اِنَّ الْاِلْتِزَامَ بِالْمَوَاعِيْدِ مُهِمٌّ جِدًّا لِلتَّقَدُّمِ فِي الْحَيَاةِ. لِاَنَّ مَنْ لَا يُقَدِّرُ الْوَقْتَ اَفْسَدَهُ الْوَقْتُ۔ خدا کے قائم کردہ نظام سے وقت کی پابندی کا سبق ملتاہے؛ يَحْصُلُ دَرْسُ الْاِلْتِزَامِ بِالْمَوَاعِيْدِ مِنَ النِّظَامِ الَّذِيْ اَقَامَهُ اللّٰهُ۔ جیسے موسم اپنے مقررہ وقت پر بدلتے ہیں، سورج اپنے مقررہ وقت پر نکلتا اور غروب ہوتا ہے، اسی طرح نماز اور روزہ وقت کی پابندی کا درس دیتے ہیں؛ كَمَا تَتَغَيَّرُ الْفُصُوْلُ فِي الْوَقْتِ الْمُحَدَّدِ لَهَا. تَشْرُقُ الشَّمْسُ وَتَغْرُبُ فِيْ وَقْتِهَا الْمُحَدَّدِ. كَذَالِكَ الصَّلَاةُ وَالصَّوْمُ يُعَلِّمَانِ الْاِلْتِزَامَ بِالْمَوَاعِيْدِ۔ اسی طرح جو طالب علم وقت پر سکول جاتاہےاور وقت پر ہوم ورک کرتاہے وہ امتحان میں پہلی پوزیشن حاصل کرتاہے؛ كَذَالِكَ الطَّالِبُ الَّذِيْ يَذْهَبُ اِلَى الْمَدْرَسَةِ فِي الْوَقْتِ الْمُحَدَّدِ وَيَقُوْمُ بِوَاجِبِهِ الْمَنْزِلِيِّ فِي الْوَقْتِ الْمُحَدَّدِ يَحْصُلُ عَلَى الْمَرْكَزِ الْاَوَّلِ فِي الْاِمْتِحَانِ۔ اور جو لوگ وقت کی قدر نہیں کرتےوہ صرف اپنا وقت نہیں بلکہ اپنی زندگی ضائع کرتے ہیں، وہ ہمیشہ ناکام رہتے ہیں اور کبھی ترقی نہیں کرسکتے؛ وَاُولٰئِكَ الَّذِيْنَ لَا يُقَدِّرُوْنَ الْوَقْتَ لَايُضِيْعُوْنَ وَقْتَهُمْ فَحَسْبُ. بَلْ يُضِيْعُوْنَ حَيَاتَهُمْ۔ اِنَّهُمْ يَفْشَلُوْنَ دَائِمًا وَلَا يُمْكِنُهُمُ التَّقَدُّمُ اَبَدًا۔۔۔ (٢) بیشک بہن بھلائی، شفقت اور محبت کی حقدار ہوتی ہے؛ اِنَّ الْاُخْتَ تَسْتَحِقُّ اللُّطْفَ وَالرَّحْمَةَ وَالْحُبَّ۔ اور عجیب بات ہے کہ آج کل ہم بھائی کو بہن کے ساتھ اور بہن کو بھائی کے ساتھ چھوٹے، معمولی معاملات پر عرصہ دراز تک لڑتے ہوئے پاتے ہیں۔اور شیطان یہی چاہتاہے کہ اس تعلق کو توڑ دے؛ وَالْغَرِيْبُ هُوَ ذٰلِكَ فِي الْوَقْتِ الْحَاضِرِ نَجِدُ هٰذِهِ الْاَيَّامَ اَخًا يَتَنَازَعُ مَعَ اُخْتِهٖ وَاُخْتاً تَتَنَازَعُ مَعَ اَخِيْهَا اِلٰى مُدَّةٍ طَوِيْلَةٍ مِنْ اَجْلِ اُمُوْرٍ صَغِيْرَةٍ خَفِيْفَةٍ؛ وَهٰذَا مَا يُرِيْدُهُ الشَّيْطَانُ اَنْ يَقْطَعَ هٰذِهِ الْعَلَاقَةَ۔ لہٰذا بھائی پر بہن سے متعلق یہ ذمہ داری لازم ہے کہ اپنی بہن کو محبت اور شفقت دے، اس کی دیکھ بھال کرے، اس کی حفاظت کرے، اس کا خیال رکھے، اس سے رابطہ کرتا رہے؛ لِذٰلِكَ هٰذِهِ الْمَسْؤُلِيَّةُ الْمُتَعَلِّقَةُ بِاُخْتٍ لَازِمَةٌ عَلَى الْاَخِ اَنْ يُعْطِيَ اُخْتَهُ الْمَحَبَّةَ وَالرَّحْمَةَ۔ وَيَكُوْنُ مُرَاقِبًا وَحَافِظًا وَمُتَعَهِّدًا وَرَابِطًا لِاُخْتِهٖ۔ اگر خدانخواستہ بہن اور بھائی کے درمیان کوئی لڑائی جھگڑا ہوجائے یا کوئی اختلاف پیدا ہوجائے تو بھائی اس سے معذرت کرے اور اس سے معافی مانگے، کیونکہ آخرکار یہ آپ کی بہن ہے جس پر ہرحال میں بھروسہ کیاجاتا ہے؛ لَاسَمَحَ اللّٰهُ اِذَا حَدَثَ جِدَالٌ اَوْ خِلَافٌ بَيْنَ اَخٍ وَاُخْتٍ فَعَلَى الْاَخِ اَنْ يَعْتَذِرَ لَهَا وَيَطْلُبَ الْعَفْوَ. لِاَنَّ اُخْتَكَ فِي النِّهَايَةِ هِيَ الَّتِيْ تَثِقُ بِهَا فِيْ كُلِّ مَوْقِفٍ۔

اَلتَّدْرِيْبُ السَّابِعُ: (١) هَلْ اَعْجَبَتْكَ هٰذِهِ الْقِصَّةُ. اُذْكُرْ لِمَاذَا؟ وَاِنْ لَمْ تُعْجِبْكَ فَلِمَاذَا؟ ۔الجواب: اَعْجَبَتْنِيْ هٰذِهِ الْقِصَّةُ لِاَنَّهَا تُعَلِّمُنَا اَنْ نُحِبَّ الْحَيَوَانَاتِ وَاَنْ نُرَاعِيَ الْآخَرِيْنَ؛ (مجھے یہ کہانی پسند آئی کیونکہ یہ ہمیں جانوروں سے پیار کرنا اور دوسروں کا خیال رکھنا سکھاتی ہے)۔(٢) مَاذَا اَعْجَبَكَ فِيْ هٰذِهِ الْقِصَّةِ. وَلِمَاذَا؟ الجواب: اَعْجَبَنِيْ تَعْلِيْمُ الْاُمِّ اَطْفَالَهَا الْاِلْتِزَامَ بِالْمَوَاعِيْدِ. وَاشْتِرَاءُ سَارَةَ سَاعَةً لِاَخِيْهَا؛ (مجھے والدہ کا اپنے بچوں کو وقت کا پابند بنانا اور سارہ کا اپنے بھائی کیلئے گھڑی خریدنا پسند آیا ہے)۔ (٣) لَخِّصْ فِكْرَةَ الْقِصَّةِ بِاَلْفَاظِكَ الْخَاصَّةِ بِاَمَانَةٍ دُوْنَ التَّقَيُّدِ بِفِقْرَاتِ النَّصِّ الْاَصْلِيِّ۔الجواب: سَامِيْ يَقُوْلُ لِوَالِدَتِهٖ اَنَّهٗ يُرِيْدُ شِرَاءَ طَعَامٍ لِسَلَاحِفِهٖ. تَاْذَنُ الْوَالِدَةُ. وَتَقُوْلُ لَهٗ اَنْ تَاْخُذَ اُخْتَهٗ سَارَةَ مَعَكَ. وَتَعُوْدَ بَعْدَ نِصْفِ سَاعَةٍ. يَنْشَغِلُ سَامِيْ بِالنَّظَرِ اِلَى الْحَيَوَانَاتِ. وَتَعُوْدُ سَارَةُ اِلَى الْمَنْزِلِ دُوْنَ اَنْ تُخْبِرَ. وَيَبْحَثُ سَامِيْ عَنْ سَارَةَ. وَفِي النِّهَايَةِ يَعُوْدُ اِلَى الْمَنْزِلِ. تَعْتَذِرُ سَارَةُ لِاَخِيْهَا عَنْ عَوْدَتِهَا اِلَى الْمَنْزِلِ دُوْنَ اِخْبَارِهَا. وَتَتَقَدَّمُ لِاَخِيْهَا سَاعَةَ يَدٍ؛ (سامی اپنی ماں سے کہتا ہے کہ وہ اپنے کچھوؤں کیلئے کھانا خریدناچاہتا ہے، ماں اجازت دیتی ہے، اور کہتی ہے کہ اپنی بہن سارہ کو اپنے ساتھ لے جاؤ، اور آدھے گھنٹے میں واپس آجاؤ، سامی جانوروں کو دیکھنے میں مصروف ہوگیا، سارہ بغیر بتائے گھر لوٹ گئی، سامی سارہ کو ڈھونڈتا ہے، اور آخرکار وہ گھر آتا ہے، سارہ بغیر بتائے گھر آنے کی وجہ سے اپنے بھائی سے معذرت کرتی ہے، اور اپنے بھائی کو ہینڈ واچ پیش کرتی ہے)۔

◈ قِصَّةُ مُسْتَكْشِفٍ ◈ (تحقیق کی کہانی)

مُنْذِرٌ طِفْلٌ ذَكِيٌّ يُحِبُّ تَفْكِيكَ الْاَشْيَاءِ وَاِعَادَةَ تَرْكِيْبِهَا مَرَّةً اُخْرٰى. فَمَرَّةً فَكَّ سَيَّارَةَ اَخِيْهِ الْكَهْرَبَائِيَّةَ؛ منذر ایک ذہین بچہ ہے جو چیزوں کو کھولنے اور دوبارہ اُنہیں جوڑنے کو پسند کرتا ہے، پس ایک بار اس نے اپنے بھائی کی الیکٹرک کار کو کھولا۔ لِيَكْتَشِفَ كَيْفَ تَعْمَلُ مِنَ الدَّاخِلِ؟ ثُمَّ اَعَادَ تَرْكِيْبَهَا مَرَّةً اُخْرٰى؛ تاکہ وہ دریافت کرے کہ وہ اندر سے کیسے کام کرتی ہے؟ پھر اس نے اسے دوبارہ فٹ کر دیا۔ وَمَرَّةً اُخْرٰى فَكَّ الْمِيْزَانَ الَّذِيْ يَسْتَخْدِمُهُ وَالِدُهُ. وَذٰلِكَ لِيُشَاهِدَ كَيْفَ تَعْمَلُ دَائِرَةُ الْاَرْقَامِ؟ عِنْدَ الْوُقُوْفِ عَلَى الْمِيْزَانِ اَعَادَ تَرْكِيْبَهٗ مَرَّةً اُخْرٰى؛ ایک بار پھر اس نے اس ترازو کو کھولا جو اس کے والد استعمال کرتے ہیں، یہ دیکھنے کیلئے کہ ترازو پر کھڑے ہونے کے وقت سوئی کیسے کام کرتی ہے؟ اس نے اسے دوبارہ فٹ کر دیا۔ وَفَكَّ كَذٰلِكَ جِهَازَهُ اللَّوْحِيَّ. لِيَكْتَشِفَ كَيْفَ يَعْمَلُ بِدُوْنِ الزُّجَاجَةِ الْاَمَامِيَّةِ؛ ثُمَّ اَعَادَ تَرْكِيْبَهٗ مَرَّةً اُخْرٰى؛ اور اسی طرح اس نے یہ دیکھنے کیلئے اپنے ٹیبلیٹ کو بھی کھولا کہ یہ سامنے کے شیشے کے بغیر کیسے کام کرتا ہے؟ پھر اس نے اسے دوبارہ فٹ کر دیا۔ ذَاتَ يَوْمٍ نَزَلَ مُنْذِرٌ تَحْتَ الْمَغْسَلَةِ. لِيَكْتَشِفَ مِنْ اَيْنَ يَتَدَفَّقُ الْمَاءُ؟ ایک دن منذر واش اسٹینڈ کے نیچے ہوا تاکہ یہ معلوم کرے کہ پانی کہاں سے بہہ رہا ہے۔ وَصَلَ اِلَى الصُّنْبُوْرِ وَمَا اِنْ فَكَّ مِحْبَسَ الْمَاءِ حَتّٰى اِنْدَفَعَتِ الْمِيَاهُ بِقُوَّةٍ وَلَمْ يَسْتَطِعْ اِيْقَافَهَا؛ وہ ٹونٹی کے پاس پہنچا اور جیسے ہی اس نے پانی کا ہینڈ وال کھولا، پانی زور سے باہر نکل گیا اور وہ اسے روک نہ سکا۔ وَهُوَ مَا زَالَ مُسْتَغْرِقاً فِيْ تَفْكِيْرٍ عَمِيْقٍ. وَلٰكِنَّهٗ اَفَاقَ مِنْ اَفْكَارِهٖ. وَاتَّصَلَ بِالسَّبَّاكِ وَطَلَبَ مِنْهُ اَنْ يَحْضُرَ لِاِصْلَاحِ الْمَغْسَلَةِ؛ وہ ابھی تک گہری سوچ میں تھا لیکن پھر وہ اپنی سوچوں سے باہر آیا، پلمبر سے رابطہ کیا اور اس سے مطالبہ کیا کہ وہ واش اسٹینڈ ٹھیک کرنے کیلئے آئے۔ وَاَخَذَ يَنْتَظِرُهٗ وَاِذَا بِجَرَسِ الْبَابِ يَرِنُّ. فَاتَّجَهَ مُسْرِعاً نَحْوَ الْبَابِ. فَفَتَحَهٗ. وَاِذَا بِالسَّبَّاكِ اَمَامَهٗ يَقُوْلُ: قَدْ حَضَرْتُ لِاِصْلَاحِ الْعُطْلِ الَّذِيْ اُخْبِرْتُ بِهٖ؛ اور وہ اس کا انتظار کرنے لگا اور جب دروازے کی گھنٹی بجی تو وہ تیزی سے دروازے کی طرف گیا، پس اس نے اسے کھولا جبھی اس کے سامنے ایک پلمبر کہ رہا تھا: میں اس خرابی کی مرمت کرنے کیلئے آیا ہوں جس کے بارے میں مجھے بتایا گیا تھا۔ قَالَ لَهٗ: تَفَضَّلْ. اُدْخُلْ. فَدَخَلَ ثُمَّ سَاَلَ: اَيْنَ اِتِّجَاهُ الْمَغْسَلَةِ؟ فَاَشَارَ لَهٗ بِاَنْ يَتَّجِهَ اِلٰى يَمِيْنِ الصَّالَةِ سَيَجِدُ الْمَطْبَخَ اَمَامَهٗ. اِتَّجَهَ اِلَى الْمَطْبَخِ. فَوَجَدَ هُنَاكَ الْمَغْسَلَةَ. وَاَصْلَحَهَا؛ اس نے اسے کہا: مہربانی فرمایئے، اندر آیئے، تو داخل ہوا اور پھر پوچھا: واش اسٹینڈ کی جہت کہاں ہے؟ اس نے اسے اشارہ کیا کہ وہ ہال کے دائیں طرف مڑ جائے، وہ اپنے سامنے باورچی خانہ پائے گا، وہ باورچی خانے کی طرف متوجہ ہوا، اور وہاں اس نے واش اسٹینڈ پایا اور اس نے اس کی مرمت کر دی۔ بَعْدَ اَنْ اَصْلَحَ السَّبَّاكُ الْمَغْسَلَةَ مَا زَالَ مُنْذِرٌ نَادِماً عَلٰى تَصَرُّفِهٖ وَقَالَ: اَنَا آسِفٌ يَا اَبِيْ كُنْتُ اُرِيْدُ اَنْ اَعْرِفَ مِنْ اَيْنَ يَاْتِي الْمَاءُ؟ پلمبر کے واش اسٹینڈ کو ٹھیک کرنے کے بعد، منذر کو اپنے عمل پر افسوس رہا اور کہا: اے میرے والد محترم! مجھے افسوس ہے! میں جاننا چاہتا تھا کہ پانی کہاں سے آیا؟ اَجَابَ وَالِدُهٗ حَسَناً يَا مُنْذِرُ. اَنَا اَعْرِفُ اَنَّكَ وَلَدٌ ذَكِيٌّ جِدًّا. وَلٰكِنْ لَا يَصِحُّ اَنْ تَعْبَثَ بِاَشْيَاءَ قَدْ تُسَبِّبُ الضَّرَرَ لَكَ اَوْ لِلْآخَرِيْنَ؛ اس کے والد نے جواب دیا، ٹھیک ہے، اے منذر، میں جانتا ہوں کہ تم بہت ہوشیار لڑکے ہو، لیکن تمہیں ایسی چیزوں سے نہیں کھیلنا چاہیے جس سے خود کو یا دوسروں کو نقصان ہو۔ وَتَابَعَ مُبْتَسِماً: اَنَا لَا اَكْتَرِثُ لِلْمِيْزَانِ الَّذِيْ جَعَلَ وَزْنِيْ مِئَتَيْنِ بَدَلَ سَبْعِيْنَ. وَلَا لِسَيَّارَةِ اَخِيْكَ الَّتِيْ اَصْبَحَتْ تَسِيْرُ لِلْخَلْفِ بَدَلَ الْاَمَامِ. وَلَا جِهَازِكَ اللَّوْحِيِّ الَّذِيْ كُسِرَتْ شَاشَتُهٗ. وَلٰكِنْ يَا صَغِيْرِيْ! هٰذِهِ الْاَشْيَاءُ كَانَتْ صَالِحَةً فِي السَّابِقِ قَبْلَ فَكِّكَ لَهَا ثُمَّ تَعَطَّلَتْ۔ اُس نے مسکراتے ہوئے بات جاری رکھی: مجھے اس ترازو کی پرواہ نہیں جس نے میرا وزن ستر کی بجائے دو سو کر دیا اور نہ ہی آپ کے بھائی کی گاڑی کی جو سامنے کی بجائے پیچھے کی طرف بھاگنے لگی۔ لیکن میرے چھوٹے! یہ چیزیں ماضی میں آپ کے کھولنے سے پہلے درست تھیں، پھر ٹوٹ گئیں۔ مَا رَاْيُكَ اِذَنْ اَنْ نُحْضِرَ لَكَ اَشْيَاءَ مُتَعَطِّلَةً لِتُحَاوِلَ اَنْتَ اِصْلَاحَهَا؟ فَرِحَ مُنْذِرٌ وَقَالَ: اِنَّهَا فِكْرَةٌ رَائِعَةٌ يَا اَبِيْ! پھر آپ کی کیا رائے ہے کہ ہم آپ کو ٹوٹی ہوئی چیزیں لاکر دیں تاکہ آپ انہیں ٹھیک کرنے کی کوشش کرسکیں؟ منذر خوش ہوا اور اس نے کہا: یہ بہت اچھا آئیڈیا ہے ابو جی! وَتَوَجَّهُوْا مُبَاشَرَةً لِمَحَلِّ بَيْعِ الْاَشْيَاءِ الْمُسْتَخْدَمَةِ. وَاشْتَرٰى مُنْذِرٌ عَدِيْدًا مِنَ الْاَدَوَاتِ الْمُتَعَطِّلَةِ وَالتَّالِفَةِ. لِيُجَرِّبَ عَلَيْهَا وَيَسْتَكْشِفَهَا۔ وہ سیدھے استعمال شدہ اشیاء کی فروخت کی دکان پر گئے، اور منذر نے بہت سے ٹوٹے ہوئے اور خراب اوزار خریدے تاکہ وہ تجربہ کرسکے اور اسے دریافت کرسکے۔ شَكَرَ مُنْذِرٌ وَالِدَهٗ وَقَالَ اَعِدُكَ يَا اَبِيْ اَنْ لَا اَعْبَثَ بِالْاَشْيَاءِ الْجَيِّدَةِ بَعْدَ الْآنَ. وَكُلَّمَا اَرَدْتُ الْاِسْتِكْشَافَ سَوْفَ اَلْجَاُ لِلْاَشْيَائِ الْمُعَطَّلَةِ؛ منذر نے اپنےوالد کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ اے میرے والد محترم! میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ اب اچھی چیزوں سے نہیں کھیلوں گا۔ اور جب بھی میں دریافت کرنا چاہوں گا تو میں اپنی ٹوٹی پھوٹی چیزوں کا سہارا لوں گا۔ اَجَابَهٗ وَالِدُهٗ: وَاَنَا اَعِدُكَ يَا صَغِيْرِيْ اَنْ لَّا اَرْمِيَ اَيَّ شَيْءٍ يَتْلَفُ فِي الْمَنْزِلِ. بَلْ سَاُعْطِيْهِ لَكَ. لِتُحَاوِلَ اِصْلَاحَهٗ لَنَا؛ اس کے باپ نے اسے جواب دیا: اور میں تم سے وعدہ کرتا ہوں میرے چھوٹے، کہ میں گھر میں جو کچھ خراب ہوگا اسے نہیں پھینکوں گا، بلکہ میں تمہیں دے دوں گا، تاکہ تم اسے ہمارے لئے ٹھیک کرنے کی کوشش کرو۔

اَلتَّدْرِيْبُ الْاَوَّلُ: اِقْرَءِ الدَّرْسَ ثُمَّ ضَعْ عَلَامَةَ صَحَّ اَوْ خَطَأٍ مَعَ تَصْحِيْحِ الْاَخْطَاءِ: الجواب: (١): مُنْذِرٌ وَلَدٌ مُشَاغِبٌ يُحَطِّمُ كُلَّ شَيْءٍ فِي الْبَيْتِ وَلَا يُحَاوِلُ اِصْلَاحَ الْاَشْيَاءِ الْمَكْسُوْرَةِ؛☒ (منذر اشیاء میں سوراخ کرنے والا لڑکا تھا، گھر کی ہر چیز کو توڑ ڈالتا تھا اور ٹوٹی ہوئی چیزوں کو ٹھیک کرنے کی کوشش نہیں کرتا تھا)۔ بَلْ مُنْذِرٌ طِفْلٌ ذَكِيٌّ يُحِبُّ تَفْكِيْكَ الْاَشْيَاءِ وَاِعَادَةَ تَرْكِيْبِهَا مَرَّةً اُخْرٰى. فَمَرَّةً فَكَّ سَيَّارَةَ اَخِيْهِ الْكَهْرَبَائِيَّةَ۔۔(٢): كَانَ مُنْذِرٌ يُجَرِّبُ اَشْيَاءَ جَدِيْدَةً تَشْحَذُ مَهَارَاتِ التَّفْكِيْرِ وَالْقُدُرَاتِ الْمَعْرِفِيَّةِ لَدَيْهِ؛☑ (منذر اپنی سوچ کی مہارت اور علمی صلاحیتوں کو تیز کرنے کیلئے اپنے پاس نئی چیزوں پر تجربہ کر رہا تھا)۔۔(٣): قَالَ وَالِدُ مُنْذِرٍ: مَا رَاْيُكَ فِيْ اَنْ اُحْضِرَ لَكَ اَشْيَاءَ جَدِيْدَةً. لِتُحَاوِلَ اِصْلَاحَهَا؟☒ (منذر کے والد نے کہا: آپ کا کیا خیال ہے کہ میں آپ کیلئے نئی چیزیں لاؤں، تاکہ آپ انہیں ٹھیک کرنے کی کوشش کرسکو؟) بَلْ قَالَ وَالِدُ مُنْذِرٍ: مَا رَاْيُكَ اِذَنْ اَنْ نُحْضِرَ لَكَ اَشْيَاءَ مُتَعَطِّلَةً لِتُحَاوِلَ اَنْتَ اِصْلَاحَهَا؟ ۔۔۔(٤): لَمْ يُوَافِقْ مُنْذِرٌ عَلٰى طَلَبِ اَبِيْهِ. اِنَّمَا رَفَضَ اَفْكَارَهٗ؛☒ (منذر نے اپنے والد کی درخواست پر اتفاق نہیں کیا، بلکہ اس نے ان کے خیالات کو رد کر دیا)۔ بَلْ يُوَافِقُ مُنْذِرٌ عَلٰى طَلَبِ اَبِيْهِ۔۔۔(٥) طَلَبَ وَالِدُ مُنْذِرٍ مِنْهُ تَحْقِيْقَ مَا حَقَّقَهٗ هُوَ مِنْ نَجَاحَاتٍ؛☑ (منذر کے والدنے اس سے اپنی ان کامیابیوں کو پختہ کرنے کا مطالبہ کیا جو اس نے حاصل کی ہیں)۔۔۔(٦): لَمْ يُقْنِعْ وَالِدُ مُنْذِرٍ اِبْنَهٗ بِاَشْيَاءَ مُتَعَطِّلَةٍ؛☒ (منذر کے والد نے اپنے بیٹے کو ٹوٹی ہوئی چیزوں پر قائل نہیں کیا)۔ بَلْ يُقْنِعُ وَالِدُ مُنْذِرٍ اِبْنَهٗ بِاَشْيَاءَ مُتَعَطِّلَةٍ؛۔۔۔(٧): لَمْ يُتِحْ وَالِدُ مُنْذِرٍ لِاِبْنِهٖ فُرَصاً لِتَطْوِيْرِ مَهَارَاتِهٖ؛☒ (منذر کے والد نے اپنے بیٹے کو اپنی صلاحیتیں بڑھانے کے مواقع نہیں دیے)۔ بَلْ يُتِيْحُ وَالِدُ مُنْذِرٍ لِاِبْنِهٖ فُرَصاً لِتَطْوِيْرِ مَهَارَاتِهٖ۔۔۔(٨) اَصْلَحَ مُنْذِرٌ بِنَفْسِهِ الْمَغْسَلَةَ؛☒ (منذرنے خود واش بیسن کی مرمت کی)۔ بَلْ اَصْلَحَ السَّبَّاكُ الْمَغْسَلَةَ۔۔۔(٩) اِتَّصَلَ وَالِدُ مُنْذِرٍ بِالسَّبَّاكِ؛ (منذر کے والد نے پلمبر سے رابطہ

کیا)۔ بَلْ اِتَّصَلَ مُنْذِرٌ بِالسَّبَّاكِ۔

اَلتَّدْرِيْبُ الثَّانِيْ: هَاتِ اَسْئِلَةً لِلْجُمَلِ الْآتِيَةِ۔۔(۱): يَرْغَبُ مُنْذِرٌ فِيْ اَنْ يَغْتَنِمَ فُرَصاً جَدِيْدَةً. كَيْ يُضِيْفَ اِلٰى قُدْرَاتِهٖ مَهَارَةَ التَّفْكِيْرِ؛ (منذر اپنی صلاحیتوں میں سوچنے کی مہارت کو شامل کرنے کیلئے نئے مواقع سے فائدہ اٹھانے میں رغبت رکھتا ہے)۔ السوال: لِمَاذَا يَرْغَبُ مُنْذِرٌ فِيْ اَنْ يَغْتَنِمَ فُرَصاً جَدِيْدَةً۔ (منذر نئے مواقع سے فائدہ کیوں اٹھانا چاہتا ہے؟)۔۔۔(۲): يَوَدُّ مُنْذِرٌ اَنْ يُصْبِحَ مُفَكِّرًا بَارِعاً۔ (منذر ایک شاندار مفکر بننا چاہتا ہے)۔ السوال: مَاذَا يَوَدُّ مُنْذِرٌ۔ (منذر کیا بننا چاہتا ہے؟)۔۔۔(۳): يُشَجِّعُ وَالِدُ مُنْذِرٍ عِنْدَمَا يَفْعَلُ اِبْنُهٗ شَيْئاً اَوْ يَكْتَسِبُ مَهَارَةً اَوْ يُمَارِسُ سُلُوْكاً طَيِّباً۔ (منذر کے والد اس وقت حوصلہ افزائی کرتے ہیں جب ان کا بیٹا کچھ کرتا ہے، یا کوئی مہارت حاصل کرتا ہے، یا اچھے سلوک پر عمل کرتا ہے)۔ السوال: مَتٰى يُشَجِّعُ وَالِدُ مُنْذِرٍ؟۔(منذر کے والد کب حوصلہ افزائی کرتے ہیں؟)۔۔۔:(٤) اَحْضَرَ وَالِدُ مُنْذِرٍ لَهٗ اَشْيَاءَ مُتَعَطِّلَةً؛ (منذر کا والد اس کیلئے ٹوٹی ہوئی چیزیں لے کر آیا)۔۔۔(٥): اِشْتَرٰى مُنْذِرٌ عَدِيْدًا مِنَ الْاَدَوَاتِ الْمُتَعَطِّلَةِ وَالتَّالِفَةِ. لِيُجَرِّبَ عَلَيْهَا وَيَسْتَكْشِفَهَا؛ (منذر نے جانچنے اور معلوم کرنے کیلئے بہت سے ٹوٹے ہوئے اور خراب آلات خریدے)۔ السوال: لِمَاذَا اِشْتَرٰى مُنْذِرٌ عَدِيْدًا مِنَ الْاَدَوَاتِ الْمُتَعَطِّلَةِ وَالتَّالِفَةِ؟(منذر نے بہت سے ٹوٹے ہوئے اور خراب آلات کیوں خریدے؟)۔۔۔(٦): مُنْذِرٌ يَهُمُّهٗ اَنْ يَكُوْنَ مُمَيَّزًا لَدَى النَّاسِ؛ (منذر کو لوگوں میں ممتاز ہونا بے چین کرتا ہے)۔ السوال: مَا الَّذِيْ يَهُمُّ مُنْذِرًا؟ (کونسی چیز منذر کو بے چین کرتی ہے)۔۔۔(۷): لَا يَنْقُلُ وَالِدُ مُنْذِرٍ طُمُوْحَاتِهٖ اِلٰى طِفْلِهٖ وَلَا يُجْبِرُهٗ عَلٰى فِعْلٍ مَا يُحِبُّهٗ؛ (منذر کا والد اپنی خواہشات، اپنے بچے کو منتقل نہیں کرتا اور اسے ایسے کام کرنے پر مجبور نہیں کرتا جسے وہ پسند کرتا ہے)۔۔۔ السوال: أَيَنْقُلُ وَالِدُ مُنْذِرٍ طُمُوْحَاتِهٖ اِلٰى طِفْلِهٖ؟ (کیا منذر کا والد اپنی خواہشات، اپنے بچے کو منتقل کرتا ہے؟)۔۔۔(۸): يَوَدُّ مُنْذِرٌ اَنْ يَتَعَلَّمَ شَيْئاً جَدِيْداً يُعَزِّزُ اِبْدَاعَهٗ وَيَزِيْدُ مِنَ الثِّقَةِ وَالْفَعَّالِيَّةِ الذَّاتِيَّةِ؛ (منذر چاہتاہے کہ کچھ نیا سیکھے جو اس کی تخلیقی صلاحیتوں میں اضافہ کرے اور خود اعتمادی اور خود افادیت میں اضافہ کرے)۔ السوال: مَاذَا يَوَدُّ مُنْذِرٌ اَنْ يَتَعَلَّمَ ؟(منذر کیا کرنا چاہتاہے؟)۔۔۔(۹): لَقَدْ جَعَلَ مُنْذِرٌ وَالِدَهٗ يُوَافِقُ عَلٰى اَيِّ شَيْءٍ يُرِيْدُهٗ؛ (منذرنے اپنےوالد کو جوچاہا اس پر راضی کرلیا)۔ السوال: عَلٰى اَيِّ شَيْءٍ جَعَلَ مُنْذِرٌ وَالِدَهٗ يُوَافِقُ؟ (منذر نے اپنے والد کو کس چیز پر راضی کرلیا؟)

اَلتَّدْرِيْبُ الثَّالِثُ: هَلْ تُوَافِقُ اَمْ لَا تُوَافِقُ؟ وَلِمَاذَا؟۔۔(۱): يَجِبُ اَنْ يَمْنَحَ الْوَالِدُ طِفْلَهٗ مَسَاحَةً مِنَ الْحُرِّيَّةِ حَتّٰى يُعَبِّرَ عَنْ مَشَاعِرِهٖ وَيَخْتَارَ مَا يُحِبُّهٗ وَيَرْغَبُ بِهٖ بِنَفْسِهٖ بِدُوْنِ اَيِّ ضُغُوْطَاتٍ وَاِلَّا سَتَزْدَادُ مُشَاغَبَتُهٗ اَضْعَافاً مُضَاعَفَةً. وَلٰكِنَّ هٰذَا لَا يَعْنِيْ رَخْيَ الْحَبْلِ بِشَكْلٍ كَامِلٍ فَلَا بُدَّ مِنَ الْحَزْمِ فِيْ بَعْضِ الْاُمُوْرِ؛ والدین کو چاہیے کہ اپنے بچے کو آزادی کی جگہ دیں تاکہ وہ اپنے جذبات کا اظہار کرسکیں اور اپنی پسند اور خواہش کا انتخاب، بغیر کسی دباؤ کے خود کرسکیں، ورنہ اس کی ہنگامہ آرائی کئی گُنا بڑھ جائے گی، لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ رسی بالکل ڈھیلی چھوڑ دی جائے، کیونکہ بعض معاملات میں احتیاط ضروری ہے۔ اَنَا اُوَافِقُ عَلٰى تِلْكَ الْفِكْرَةِ لِاَنَّهَا فِكْرَةٌ رَائِعَةٌ۔ (میں اس خیال سے متفق ہوں کیونکہ یہ بہت اچھا خیال ہے)۔۔۔(۲): مِنَ الْاَفْضَلِ الْاِبْتِعَادُ عَنِ الصُّرَاخِ وَالْعَصَبِيَّةِ وَالصَّوْتِ الْعَالِيْ عِنْدَ التَّعَامُلِ مَعَ الطِّفْلِ الْمُشَاغِبِ وَالتَّعَامُلُ مَعَهٗ بِكُلِّ هُدُوْءٍ وَحِكْمَةٍ بِدُوْنِ ضَرْبِهٖ اَوْ تَعْنِيْفِهٖ عَلٰى اَنْ يَكُوْنَ الْاُسْلُوْبُ حَازِماً. وَاِلَّا سَيُصْبِحُ الْاَمْرُ صَعْباً لِلْغَايَةِ؛ شرارتی بچے کے ساتھ معاملہ کرنے کے وقت چیخنے، غصے اور اونچی آواز سے دور رہنا بہتر ہے اور اسے مارنے یا ڈانٹنے کے بغیر اس کے ساتھ پرسکون اور سمجھداری سے پیش آنا بہتر ہے بشرطیکہ اسلوب پختہ ہو، ورنہ معاملہ انتہائی مشکل ہو جائے گا۔ اَنَا اُوَافِقُ عَلٰى تِلْكَ الْفِكْرَةِ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم: اِنَّ اللّٰهَ رَفِيْقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ. وَيُعْطِيْ عَلَيْهِ مَا لَا يُعْطِيْ عَلَى الْعُنْفِ؛ (میں اس خیال سے متفق ہوں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ رفیق ہے، نرمی پسند کرتا ہے، اور اس پر وہ دیتا ہے، جو سختی پر نہیں دیتا)۔۔۔(۳) اَلْاِهْمَالُ سَيُشْعِرُ الطِّفْلَ بِالْحُزْنِ وَالْبُؤْسِ اللَّذَانِ سَيَنْعَكِسَانِ عَلٰى تَصَرُّفَاتِهٖ. لِيُصْبِحَ مُشَاغِباً جِدًّا. اَمَّا الْاِهْتِمَامُ سَيَجْعَلُهٗ يُشْعِرُ اَنَّهٗ شَخْصٌ مُهِمٌّ ذُوْقِيْمَةٍ فِي الْمَنْزِلِ. سَيُؤَثِّرُ عَلٰى سُلُوْكِهٖ كَثِيْرًا اِبِشَكْلٍ اِيْجَابِيٍّ: بے توجہی بچے کو اس رنجیدگی اور بدحالی کا احساس دلائے گی جو اس کے رویے کو متاثر کریں گی اور وہ بہت فسادی ہوجائے گا، جہاں تک توجہ کا تعلق ہے، تو یہ اسے احساس کرائے گی کہ وہ گھر کا ایک اہم اور قدر والا شخص ہے، یہ بات مثبت انداز سے اس کے رویے پر بہت اثر کرے گی۔۔۔(٤): عِنْدَمَا يَقُوْمُ الطِّفْلُ الْمُشَاغِبُ بِتَصَرُّفٍ خَاطِئٍ غَيْرِ مَقْبُوْلٍ يَتَوَجَّبُ عَلَى الْوَالِدَيْنِ الْقِيَامُ بِالشَّرْحِ لَهٗ عَلٰى اَنَّ مَا قَامَ بِهٖ هُوَ خَطَأٌ وَغَيْرُ صَحِيْحٍ. وَاَنَّ لَهٗ عَوَاقِبَ غَيْرُ جَيِّدَةٍ. وَيَجِبُ اَنَّ مَا قَامَ بِهٖ هُوَ الْاِسْتِمَاعُ لَهٗ جَيِّدًا لِمَعْرِفَةِ الْاَسْبَابِ الْحَقِيْقِيَّةِ وَرَاءَ تَصَرُّفَاتِهٖ؛ جب کوئی شرارتی بچہ کوئی ناقابل قبول، غلط حرکت کرتا ہے تو والدین پر اُسے سمجھانا لازم ہے کہ اس نے جو کیا وہ غلط اور اور غیر صحیح ہے، اور اس کے نتائج اچھے نہیں ہیں، اور اس نے جو کیا ہے اسے غور سے سننا ضروری ہے تاکہ اس کے اقدامات کے پیچھے کی اصل وجوہات کی پہچان ہوسکے۔

اَلتَّدْرِيْبُ الرَّابِعُ: هَاتِ جُمَلًا كَمَا فِي الْمِثَالِ: جملے لائیے جیساکہ مثال میں ہے۔ (۱): فَكَّ مُنْذِرٌ مِحْبَسَ الْمَاءِ؛ (منذر نے پانی کی ٹونٹی کھولی)۔۔مُنْذِرٌ هُوَ الَّذِيْ فَكَّ مِحْبَسَ الْمَاءِ=(منذر وہی ہے جس نے پانی کی ٹونٹی کھولی) مَا فَكَّ مِحْبَسَ الْمَاءِ اِلَّا مُنْذِرٌ؛ (منذر کے سوا کسی نے پانی کی ٹونٹی نہیں کھولی)۔۔(۲): اَصْلَحَ السَّبَّاكُ الْمَغْسَلَةَ؛(پلمبر نےواش بیسن کو ٹھیک کیا)۔ اَلسَّبَّاكُ هُوَ الَّذِيْ اَصْلَحَ الْمَغْسَلَةَ=(پلمبر وہی ہے جس نےواش بیسن کو ٹھیک کیا) مَا اَصْلَحَ الْمَغْسَلَةَ اِلَّا السَّبَّاكُ؛ (پلمبر کے سوا کسی نے واش بیسن کو ٹھیک نہیں کیا)۔۔(۳): مُنْذِرٌ يُجَرِّبُ اَشْيَاءَ مُتَعَطِّلَةً؛ (منذر بیکار چیزوں پر تجربہ کرتا ہے)۔ مُنْذِرٌ هُوَ الَّذِيْ يُجَرِّبُ اَشْيَاءَ مُتَعَطِّلَةً= (منذر وہی ہےجو بیکار چیزوں پر تجربہ کرتاہے)۔ مَا يُجَرِّبُ اَشْيَاءَ مُتَعَطِّلَةً اِلَّا مُنْذِرٌ؛ (منذر کے سوا کوئی بیکار چیزوں پر تجربہ نہیں کرتا ہے)۔۔(٤): يَمْنَحُ الْوَالِدُ طِفْلَهٗ مَسَاحَةً مِنَ الْحُرِّيَّةِ؛ (والد اپنے بچے کو آزادی کی جگہ دیتا ہے)۔ اَلْوَالِدُ هُوَ الَّذِيْ يَمْنَحُ طِفْلَهٗ مَسَاحَةً مِنَ الْحُرِّيَّةِ=(والد وہی ہےجو اپنے بچےکو آزادی کی جگہ دیتا ہے)۔ مَا يَمْنَحُ طِفْلَهٗ مَسَاحَةً مِنَ الْحُرِّيَّةِ اِلَّا الْوَالِدُ؛ (والد کے سوا کوئی اپنے بچے کو آزادی کی جگہ نہیں دیتاہے)۔۔(٥): شَكَرَ مُنْذِرٌ وَالِدَهٗ؛ (منذر نےاپنے والد کاشکریہ ادا کیا)۔ مُنْذِرٌ هُوَ الَّذِيْ شَكَرَ وَالِدَهٗ=(منذر وہی ہےجس نے اپنے والد کاشکریہ ادا کیا)۔ مَا شَكَرَ وَالِدَهٗ اِلَّا مُنْذِرٌ؛ (منذر کےسوا کسی نے اپنےوالد کا شکریہ ادا نہیں کیا)۔

(٦): يُحِبُّ مُنْذِرٌ تَفْكِيْكَ الْاَشْيَاءِ؛ (منذر اشیاء کو بالکل الگ کرنا پسند کرتاہے)۔ مُنْذِرٌ هُوَ الَّذِيْ يُحِبُّ تَفْكِيْكَ الْاَشْيَاءِ=(منذر وہی ہےجو چیزوں کو بالکل الگ کرنا پسند کرتاہے)۔ مَا يُحِبُّ تَفْكِيْكَ الْاَشْيَاءِ اِلَّا مُنْذِرٌ؛ (منذر کےسوا کوئی چیزوں کو بالکل الگ کرنا پسند نہیں کرتا ہے)۔

اَلتَّدْرِيْبُ الْخَامِسُ: (١) **اُكْتُبْ سِتَّ جُمَلٍ عَنْ نَشَاطَاتِكَ؛** (اپنی سرگرمیوں کے بارے میں چھ جملے لکھیں): الجواب: ❶ اِسْمِیْ عَبْدُاللّٰهِ ❷ اَنَا اَسْكُنُ فِیْ مَدِيْنَةِ دُنْيَا بُوْر ❸ اَنَا اَسْتَيْقِظُ كُلَّ يَوْمٍ مَعَ الْفَجْرِ حَوْلَ السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ ❹ اَبْتَدِئُ يَوْمِیْ بِالْوُضُوْءِ وَالصَّلٰوةِ وَتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ. ❺ اُطَالِعُ فِیْ كُتُبِیْ ❻ اَسْمَعُ اِلَی اَنَاشِيْدَ فِیْ مَدْحِ الرَّسُوْلِ الْكَرِيْمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (میرا نام عبداللہ ہے، اور میں دنیاپور شہر میں رہتا ہوں، میں ہر روز فجر کے وقت تقریباً پانچ بجے اُٹھتا ہوں، اپنے دن کا آغاز وضو، نماز اور قرآن کی تلاوت سے کرتا ہوں، میں اپنی کتابیں پڑھتا ہوں، میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدحت میں نعت سنتا ہوں)۔۔۔(٢) اُكْتُبْ سِتَّ جُمَلٍ عَنِ ابْنِكَ وَنَشَاطَاتِهٖ: (اپنے بیٹے اور اس کی سرگرمیوں کے بارے میں چھ جملے لکھیں): الجواب: ❶ اِسْمُ وَلَدِیْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ ❷ يَسْتَيْقِظُ مُبَكِّرًا ❸ يُصَلِّیْ جَمِيْعَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ ❹ يَلْبَسُ مَلَابِسَهُ الْجَامِعَةَ ❺ يَذْهَبُ اِلٰی جَامِعَةِ الْمَدِيْنَةِ ❻ وَحِيْنَ يَرْجِعُ اِلٰی مَنْزِلِهٖ يَحْفَظُ دُرُوْسَهٗ؛ (میرے بیٹے کا نام عبدالرحمن ہے، وہ صبح سویرے اُٹھتا ہے، وہ پانچوں نمازیں پڑھتا ہے، جامعہ کے کپڑے پہنتا ہے، جامعۃ المدینہ جاتا ہے اور جب وہ اپنے گھر لوٹتا ہے تو اپنے اسباق یاد کرتا ہے)۔۔۔(٣) اُكْتُبْ سِتَّ جُمَلٍ عَنْ صَدِيْقِكَ وَنَشَاطَاتِهٖ؛ (اپنے دوست اور اس کی سرگرمیوں کے بارے میں چھ جملے لکھیں): ❶ اَنَسٌ هُوَ اَعَزُّ اَصْدِقَائِیْ. ❷ يَدْرُسُ فِیْ جَامِعَةِ الْمَدِيْنَةِ. ❸ يُرَاجِعُ دُرُوْسَهٗ فِی الْوَقْتِ الْمُعَيَّنِ. ❹ يَكْتُبُ الْوَاجِبَ الْمَنْزِلِیَّ. ❺ يُشَاهِدُ قَنَاةَ مَدَنِیّ ❻ وَيَزُوْرُ اَصْدِقَائَهٗ اَحْيَانًا؛ (انس میرا سب سے اچھا دوست ہے، وہ جامعۃ المدینہ میں پڑھتا ہے، وہ مقررہ وقت میں اپنے اسباق دُہراتا ہے، وہ ہوم ورک لکھتا ہے، وہ مدنی چینل دیکھتا ہے اور کبھی کبھی اپنے دوستوں سے ملنے جاتا ہے)۔۔۔(٤): اُكْتُبْ سِتَّ جُمَلٍ عَنْ اَخِيْكَ وَنَشَاطَاتِهٖ؛ (اپنے بھائی اور اس کی سرگرمیوں کے بارے میں چھ جملے لکھیں): الجواب: ❶ اَخِیْ اَصْغَرُ مِنِّیْ. ❷ اِسْمُهٗ يُوْنُسُ. ❸ هُوَ طَالِبٌ بِالْجَامِعَةِ. ❹ يَسْتَمِعُ اِلَی الدُّرُوْسِ. ❺ يُحَضِّرُ الدُّرُوْسَ مَعَ التَّقْيِيْدِ. ❻ فِی الْغَالِبِ هُوَ مَشْغُوْلٌ بِدِرَاسَاتِهٖ۔ (میرا بھائی مجھ سے چھوٹا ہے، اس کا نام یونس ہے، وہ جامعہ کا اسٹوڈنٹ ہے، وہ اسباق غور سے سنتا ہے، وہ پابندی کے ساتھ اسباق کی تیاری کرتا ہے، زیادہ تر وہ اپنی تعلیم میں مصروف رہتا ہے)

اَلتَّدْرِيْبُ السَّادِسُ: (١) اُكْتُبْ سِتَّ جُمَلٍ تَكُوْنُ الصِّفَةُ فِيْهَا جُمْلَةً فِعْلِيَّةً. كَمَا فِی الْمِثَالِ: مُنْذِرٌ طِفْلٌ يَرْغَبُ فِیْ اَنْ يَكْتَسِبَ مَهَارَةً جَدِيْدَةً؛ (چھ جملے لکھیں جن میں صفت جملہ فعلیہ ہو، جیساکہ مثال میں ہے: منذر ایسا بچہ ہے جو ایک نئی مہارت حاصل کرنے میں رغبت رکھتا ہے)۔ الجواب: ❶ اَلْقَنَاعَةُ مَالٌ لَا يَنْفُدُ؛ (قناعت ایسا مال ہےجو ختم نہیں ہوتا)۔ ❷ زَيْدٌ طَالِبٌ يَنْتَبِهُ لِلدَّرْسِ؛ (زید ایسا طالبِ علم ہےجو سبق اچھی طرح سمجھتاہے)۔ ❸ اَلْكَلِمَةُ لَفْظٌ وُضِعَ لِمَعْنًی مُفْرَدٍ؛ (کلمہ ایسا لفظ ہےجو مفرد معنی کیلئے وضع کیا گیا ہے)۔ ❹ زَيْدٌ طَالِبٌ يَجْتَهِدُ كَثِيْرًا؛ (زید ایسا طالبِ علم ہےجو بہت محنت کرتا ہے)۔ ❺ هٰذِهٖ نَاقَةٌ يَعْمَلَةٌ؛ (یہ ایسی اونٹنی ہےجو بہت زیادہ کام کرتی ہے)۔ ❻ جَاءَ رَجُلٌ يَخَافُ؛ ایسا مرد آیا جو ڈرتا ہے۔۔۔(٢) كَوِّنْ سِتَّ جُمَلٍ يَكُوْنُ النَّعْتُ فِيْهَا جُمْلَةً اِسْمِيَّةً. كَمَا فِی الْمِثَالِ: هٰذَا يَوْمٌ حَرُّهٗ شَدِيْدٌ؛ (چھ جملےتحریر کریں جن میں صفت جملہ اسمیہ ہو، جیساکہ مثال میں ہے: یہ بہت گرم دن ہے)۔ الجواب: ❶ جَاءَ رَجُلٌ اَبُوْهُ عَالِمٌ؛ (ایسا مرد آیا جس کا والد عالم ہے)۔❷ جَاءَ رَجُلٌ اَخُوْهُ طَبِيْبٌ؛ ایسا مرد آیا جس کا بھائی ڈاکٹر ہے۔❸ جَاءَ رَجُلٌ اَبُوْهُ ذُوْمَالٍ؛ ایسا مرد آیا جس کا باپ مال والا ہے۔ ❹ وَسَارِعُوْا اِلٰی مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ؛ (اور اپنے رب کی بخشش اور اس جنت کی طرف دوڑو جس کی وسعت آسمانوں اور زمین کے برابر ہے)۔ ❺ هٰذِهٖ شَجَرَةٌ ثِمَارُهَا حُلْوَةٌ؛ (یہ ایسا درخت ہے جس کے پھل میٹھے ہیں) ❻ رَاَيْتُ رَجُلًا هُوَ يُكْرِمُكَ؛ (میں نے ایسے شخص کو دیکھا جو آپ کی تعظیم کرتا ہے)۔۔۔(٣) كَوِّنْ سِتَّ جُمَلٍ يَكُوْنُ النَّعْتُ فِيْهَا ظَرْفًا. كَمَا فِی الْمِثَالِ: وَدَّ كَثِيْرٌ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ / شَاهَدْتُ كِتَابًا فَوْقَ الطَّاوِلَةِ۔ (چھ جملے بنائیں جن میں صفت ظرف ہو، جیساکہ مثال میں ہے: بہت سے اہلِ کتاب نے چاہا / میں نے میز پر ایک کتاب دیکھی)۔الجواب: ❶ كُلُّ رَجُلٍ فِی الدَّارِ فَلَهٗ دِرْهَمٌ؛ (ہر ایسا مرد جو گھر میں ہے اس کیلئے ایک درہم ہے)۔ ❷ رَجُلٌ مِنْهُمْ ضَرَبَ زَيْدًا؛ (ان میں سے ایک مرد نے زید کو مارا) ❸ رَجُلٌ مِّنْ اَعْلٰی نَسَبٍ كَرِيْمٌ؛ (ایسا مرد جو اعلیٰ نسب سے ہے، کریم ہے) ❹ اِشْتَرَيْتُ بَيْتًا خَلْفَ الْمَسْجِدِ؛ (میں نے ایسا گھر خریدا جو مسجد کے پیچھے ہے) ❺ رَفَعْتُ قَلَمًا تَحْتَ الْمَكْتَبِ؛ (میں نے ایسا قلم اُٹھایا جو ڈیسک کے نیچے تھا) ❻ اَخَذْتُ وِسَادَةً تَحْتَ السَّرِيْرِ؛ (میں نے ایسا تکیہ لیا جو چارپائی کے نیچے تھا)

اَلتَّدْرِيْبُ السَّابِعُ: اِسْتَعْمِلِ الْكَلِمَاتِ الْاٰتِيَةَ فِیْ جُمَلٍ مُفِيْدَةٍ مِنْ عِنْدِكَ۔ (آنے والے کلمات کو اپنی طرف سے مفید جملوں میں استعمال کیجئے)۔

الجواب: ❶ يَسْتَكْشِفُ= يَسْتَكْشِفُ زَيْدٌ اَشْيَاءَ جَدِيْدَةً (زید نئی چیزیں دریافت کرتا ہے)۔ ❷ مُشَاغِبٌ =صَارَ الْوَلَدُ مُشَاغِبًا (بچہ شرارتی ہوگیا) ❸ تَطْوِيْرٌ= اُطَوِّرُ اَشْيَاءَ تَطْوِيْرًا؛ (میں واقعی اشیاء کو نئی تشکیل دیتا ہوں) ❹ يُتِيْحُ= يُتِيْحُ اَبِیْ فُرَصًا لِتَحْصِيْلِ الْعِلْمِ (میرے والد مجھے علم حاصل کرنے کے مواقع فراہم کرتے ہیں)۔ ❺ اَخَذَ يَثُوْرُ عَلٰی= اَلْغُبَارُ اَخَذَ يَثُوْرُ عَلَی الْاَرْضِ (زمین پر دھول اڑنے لگی)۔ ❻ اِبَّانَ= زُرْتُ مُرْشِدِیْ اِبَّانَ الصَّيْفِ (میں نے گرمیوں کے دوران اپنے مرشد کی زیارت کی)۔ ❼ تَنْمِيَةٌ= اُحَاوِلُ كَثِيْرًا لِتَنْمِيَةِ الْمَهَارَاتِ (میں صلاحیتیں بڑھانے کی بہت کوشش کرتا ہوں)۔ ❽ وَلَدٌ هَادِئٌ= صَارَ الْوَلَدُ هَادِئًا (لڑکا پرسکون ہے)۔ ❾ مَهَارَاتٌ= اُحَاوِلُ كَثِيْرًا لِتَنْمِيَةِ الْمَهَارَاتِ (میں صلاحیتیں بڑھانے کی بہت کوشش کرتا ہوں)۔

اَلتَّدْرِيْبُ الثَّامِنُ: تَرْجِمْ مِنَ الْاُرْدِيَّةِ اِلَی الْعَرَبِيَّةِ: (١) ہمارے ہاں ان بچوں کو پسند کیا جاتا ہے جو فرمانبردار ہیں، دوسروں کا ادب کرتے ہیں،اپنا کام وقت پر مکمل کرتے ہیں؛ يُحَبُّ عِنْدَنَا الْاَطْفَالُ الْمُطِيْعُوْنَ، الْمُؤَدِّبُوْنَ مَعَ الْآخَرِيْنَ، يُكْمِلُوْنَ عَمَلَهُمْ فِی الْوَقْتِ الْمُحَدَّدِ۔ جبکہ اس کے مقابلے میں ہم ایسے بچوں کو پسند نہیں کرتے جو بہت زیادہ سوال پوچھتے ہیں؛ بَيْنَمَا فِی الْمُقَابِلِ. لَا نُحِبُّ الْاَطْفَالَ الَّذِيْنَ يَسْاَلُوْنَ الْكَثِيْرَ مِنَ الْاَسْئِلَةِ۔ اپنی صلاحیتوں کی بدولت نئے نئے آئیڈیاز تخلیق کرتے ہیں اور ان کی بنیاد پر نئی نئی اختراعات کرتے ہیں، اپنی بات پر ڈٹے رہتے ہیں؛ يَبْتَكِرُوْنَ اَفْكَارًا جَدِيْدَةً بِفَضْلِ مَهَارَاتِهِمْ، وَيَصْنَعُوْنَ ابْتِكَارَاتٍ جَدِيْدَةً بِنَاءً عَلَيْهَا، يَتَمَسَّكُوْنَ بِكَلِمَاتِهِمْ۔ پہلی قسم کے بچے کو ہم اچھا بچہ کہتے ہیں اور دوسری قسم کے بچے کو ہم بدتمیز یا نافرمان بچہ سمجھتے ہیں، ہمارے ماحول میں بھی تخلیقی سوچ کی حوصلہ شکنی کی جاتی ہے؛ نُسَمِّی النَّوْعَ الْاَوَّلَ مِنَ الْاَطْفَالِ "الطِّفْلَ الْجَيِّدَ" وَالنَّوْعَ الثَّانِیْ مِنَ الْاَطْفَالِ نَعْتَبِرُهُ الطِّفْلَ الْمُشَاغِبَ اَوِ الْعَاصِیَ. يُثَبِّطُ التَّفْكِيْرُ الْاِبْدَاعِیُّ اَيْضًا فِیْ بِيْئَتِنَا۔ والدین کو چاہیے کہ مداخلت کئے بغیر بچوں کو اپنی صلاحیتیں نکھار کرنے کے لئے انہیں دریافت کرنے اور تخلیق کرنے کا مناسب وقت دیں، اور اپنے بچوں میں تخلیقی صلاحیتیں بیدار کریں اور اپنے بچوں کی کامیابی کی حوصلہ افزائی کریں؛ يَجِبُ عَلَی الْآبَاءِ دُوْنَ التَّدَخُّلِ اِعْطَاءُ الْوَقْتِ الْمُنَاسِبِ لِلْاَطْفَالِ لِتَنْمِيَةِ مَهَارَاتِهِمْ لِلْاِسْتِكْشَافِ وَالْاِبْدَاعِ. وَاِيْقَاعُ الْاِبْدَاعِ فِیْ اَطْفَالِهِمْ وَتَشْجِيْعُ اَطْفَالِهِمْ عَلَی النَّجَاحِ۔۔۔(٢) اگر ایک کام کو غلط یا برا کہیں تو ساتھ ساتھ صحیح اور اچھے کام کی بھی نشاندہی بھی کریں،اس طرح ایک مثبت ذہن تیار ہوگا؛ اِذَا كَانَ الْعَمَلُ يُسَمّٰی خَطَأً اَوْ سَيِّئًا هٰكَذَا مَعًا حُدِّدَ اَيْضًا الْعَمَلُ الصَّحِيْحُ وَالْجَيِّدُ. وَهٰكَذَا

يَتَطَوَّرُ عَقْلٌ اِيْجَابِيٌّ۔ ہر بچہ تخلیقی دماغ کا حامل ہوتا ہے مگر شرط یہ ہے کہ اس کی درست سمت میں رہنمائی کی جائے، عام طور پر والدین بچے کی شخصیت کے اس پہلو پر توجہ نہیں دیتے؛ كُلُّ طِفْلٍ لَدَيْهِ عَقْلٌ اِبْدَاعِيٌّ وَلٰكِنَّ الشَّرْطَ هُوَ اَنَّهٗ يَنْبَغِيْ تَوْجِيْهُهٗ فِي الْجِهَةِ الصَّحِيْحِ. وَعَادَةً لَا يَلْتَفِتُ الْوَالِدَانِ اِلٰى هٰذَا الْجَانِبِ مِنْ شَخْصِيَّةِ الطِّفْلِ۔ جب بھی کوئی بچہ اپنے طور پر کوئی کام کرنے کی کوشش کرتا ہے تو اکثر اوقات اس سے بہت زیادہ روک ٹوک کی جاتی ہے؛ عِنْدَمَا يُحَاوِلُ الطِّفْلُ اَنْ يَفْعَلَ شَيْئًا بِمُفْرَدِهٖ. فَاِنَّهٗ غَالِبًا مَا يَكُوْنُ شَدِيْدَ التَّقْيِيْدِ۔ بچے کو مختلف کاموں سے روکنے کی بجائے انہیں اپنے خیالات کا اظہار کرنے کی مکمل آزادی دینی چاہیے، وگرنہ اس کا بچے کی تخلیقی صلاحیتوں پر نہایت منفی اثر پڑے گا؛ بَدَلًا مِنْ تَقْيِيْدِ الطِّفْلِ مِنَ الْاَنْشِطَةِ الْمُخْتَلِفَةِ. يَجِبُ اِعْطَاؤُهُمُ الْحُرِّيَّةَ الْكَامِلَةَ لِلتَّعْبِيْرِ عَنْ اَفْكَارِهِمْ. وَاِلَّا فَسَيَكُوْنُ لِذٰلِكَ تَاْثِيْرٌ سَلْبِيٌّ لِلْغَايَةِ عَلٰى اِبْدَاعِ الطِّفْلِ۔ والدین کا فرض ہے کہ وہ اپنے بچوں کے ساتھ بیٹھیں، باتیں کریں، کیریئر بنانے میں ان کی رہنمائی کریں، لیکن ان کیلئے کسی پیشے کا انتخاب زبردستی نہ کریں، ان کی خواہش کے خلاف کیریئر کا انتخاب نہ کریں؛ مِنْ وَاجِبِ الْوَالِدَيْنِ الْجُلُوْسُ مَعَ اَطْفَالِهِمْ. وَالتَّحَدُّثُ. وَاِرْشَادُهُمْ فِيْ صَنْعِ مِهْنَةٍ. وَلٰكِنْ لَا يَخْتَارُوْنَ مِهْنَةً لَهُمْ بِالْقُوَّةِ. وَلَا يَخْتَارُوْنَ مِهْنَةً ضِدَّ اِرَادَتِهِمْ۔

◈ قِصَّةُ طَارِقٍ الَّذِيْ يُحِبُّ الْقَوَارِبَ ◈ (طارق کی کہانی جو کشتیوں سے محبت کرتا ہے)

يُحِبُّ طَارِقٌ الْبَحْرَ وَالْقَوَارِبَ جِدًّا. طارق سمندر اور کشتیوں کو بہت پسند کرتا ہے۔ فَهُوَ دَائِمًا يَسْرَحُ بِخَيَالِهٖ وَيَتَخَيَّلُ اَنَّهٗ يَذْهَبُ اِلَى الْبَحْرِ مَعَ قَارِبِهٖ وَيَرْسُمُ دَائِمًا قَوَارِبَ مُخْتَلِفَةَ الْاَلْوَانِ وَالْاَشْكَالِ؛ وہ ہمیشہ اپنے خیالوں میں گم رہتا ہے اور تصور کرتا ہے کہ وہ اپنی کشتی کے ساتھ سمندر میں جا رہا ہے اور ہمیشہ مختلف رنگوں اور شکلوں کی کشتیوں کی تصویر بناتا ہے۔ وَيُعَلِّقُهَا عَلٰى جُدْرَانِ غُرْفَتِهٖ. اَحْيَانًا يَذْهَبُ مَعَ صَدِيْقِهٖ اِلَى الْبَحْرِ. وَيَسْتَمْتِعَانِ بِاللَّعِبِ وَمُشَاهَدَةِ الْقَوَارِبِ عَلٰى شَاطِئِ الْبَحْرِ؛ وہ انہیں اپنے کمرے کی دیواروں پر لٹکا دیتا ہے، کبھی وہ اپنے دوست کے ساتھ سمندر کی طرف جاتا ہے، اور وہ دونوں سمندر کے کنارے پر کھیلنے اور کشتیوں کو دیکھنے سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ وَيَحْلُمُ عِنْدَمَا يَكْبُرُ اَنْ يُصْبِحَ قُبْطَانًا لِسَفِيْنَةٍ كَبِيْرَةٍ؛ جب وہ بڑا ہوگا ہے تو وہ ایک بڑے جہاز کا کپتان بننے کا خواب دیکھتا ہے۔ وَلٰكِنَّ وَالِدَ طَارِقٍ وَوَالِدَتَهٗ لَمْ يَكُوْنَا سَعِيْدَيْنِ بِذٰلِكَ وَيَعْتَقِدَانِ اَنَّ هُنَاكَ اَشْيَاءَ مُهِمَّةً اَكْثَرَ مِنَ الْقَوَارِبِ؛ لیکن طارق کے والد اور والدہ اس پر خوش نہیں ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ یہاں ایسی چیزیں ہیں جو کشتیوں سے زیادہ اہم ہیں۔ وَيُرِيْدَانِ مِنْ طَارِقٍ اَنْ يَجْتَهِدَ اَكْثَرَ فِي الْمَدْرَسَةِ وَيُؤَدِّيْ وَاجِبَاتِهٖ اَوَّلًا بِاَوَّلٍ وَيُشَارِكَ اَصْدِقَاءَهُ اللَّعِبَ فِي الْحَدِيْقَةِ بَدَلَ اَنْ يَجْلِسَ وَحِيْدًا وَيَسْرَحَ وَيَتَخَيَّلَ؛ وہ طارق سے یہ چاہتے ہیں کہ وہ اسکول میں سخت محنت کرے، اپنا ہوم ورک جلد از جلد کرے، اور اپنے دوستوں کے ساتھ باغ میں کھیلے، بجائے اس کے کہ وہ اکیلا بیٹھے، خیالوں میں گم رہے اور تصور کرے۔ لَمْ يَتَمَكَّنْ وَالِدُ طَارِقٍ مِنْ حَلِّ الْمُشْكِلَةِ. فَذَهَبَ اِلٰى مُعَلِّمِ طَارِقٍ. لِيُقَدِّمَ لَهُ النَّصِيْحَةَ. شَرَحَ وَالِدُ طَارِقٍ الْمُشْكِلَةَ لِلْمُعَلِّمِ. وَلٰكِنَّ الْمُعَلِّمَ لَمْ يَسْتَغْرِبْ. بَلْ اِبْتَسَمَ؛ طارق کے والد مسئلہ حل نہیں کر سکتے تھے، اس لیے وہ طارق کے استاد کے پاس گئے تاکہ وہ اُسے نصیحت کریں۔ طارق کے والد نے استاد صاحب کو مسئلہ کی وضاحت کی، لیکن استاد صاحب حیران نہیں ہوئے، بلکہ مسکرائے۔ وَقَالَ: لَا تَقْلَقْ عَلٰى طَارِقٍ. فَهُوَ وَلَدٌ ذَكِيٌّ وَاَكْمَلَ: لَا تَجْعَلْ مِنَ الْاَمْرِ مُشْكِلَةً كَبِيْرَةً بَلْ حَاوِلْ اَنْ تَسْتَفِيْدَ مِنْ حُبِّهٖ لِلْقَوَارِبِ بِطَرِيْقَةٍ صَحِيْحَةٍ۔ اور اس نے کہا: طارق کی فکر نہ کرو، وہ ایک ذہین لڑکا ہے۔ اس نے بات جاری رکھی: اِسے کوئی بڑا مسئلہ نہ بنائیں، بلکہ کشتیوں سے اس کی محبت سے صحیح طریقے سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔ اِقْتَرَحَ الْمُعَلِّمُ عَلَيْهِ اَنْ يَذْهَبَ لِلْاُسْتَاذِ قَاسِمِ الَّذِيْ يُعْطِيْ نَشَاطَاتٍ يَدَوِيَّةً لِلطُّلَّابِ بَعْدَ اِنْتِهَاءِ وَقْتِ الْمَدْرَسَةِ؛ استاد نے مشورہ دیا کہ وہ پرفیسر قاسم کے پاس جائیں، جو اسکول کے بعد طلباء کو دستی سرگرمیاں فراہم کرتے ہیں۔ صَارَ طَارِقٌ يَقْضِيْ مُعْظَمَ وَقْتِهٖ بَعْدَ الْمَدْرَسَةِ فِي الْعَمَلِ مَعَ الْاُسْتَاذِ قَاسِمٍ. وَيَتَعَلَّمُ طِلَاءَ الْجُدْرَانِ وَتَصْلِيْحَ الْاَشْيَاءِ الْمَكْسُوْرَةِ؛ اسکول کے بعد طارق نے اپنا زیادہ تر وقت پروفیسر قاسم کے ساتھ کام کرنے میں گزارا، دیواروں کو پینٹ کرنا اور ٹوٹی ہوئی چیزوں کو ٹھیک کرنا سیکھا۔ اِقْتَرَحَ طَارِقٌ عَلٰى اُسْتَاذِهٖ قَاسِمٍ اَنْ يَصْنَعَا قَارِبًا مِنَ الْخَشَبِ فَوَافَقَ الْاُسْتَاذُ وَبَدَا بِتَقْطِيْعِ الْخَشَبِ اِسْتِعْدَادًا لِلْعَمَلِ؛ طارق نے اپنے پرفیسر قاسم کو تجویز دی کہ وہ لکڑی سے ایک کشتی بنائیں پس پروفیسر صاحب راضی ہوگئے اور کام کی تیاری کرنے کیلئے لکڑی کے کاٹنے سے ابتداء کردی۔ وَفِيْ غُضُوْنِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ صَنَعَ طَارِقٌ وَاُسْتَاذُهٗ قَارِبًا رَائِعًا؛ تین دن کے اندر طارق اور اس کے پروفیسر صاحب نے ایک شاندار کشتی بنائی۔

سَاَلَهُ الْاُسْتَاذُ قَاسِمٌ: هَلْ تُرِيْدُ اَنْ تُصْبِحَ قُبْطَانًا مَاهِرًا اِذَا كَبُرْتَ؟ اَجَابَهٗ طَارِقٌ: نَعَمْ. فَاَنَا اُحِبُّ الْبَحْرَ وَالسُّفُنَ وَالْقَوَارِبَ. فَقَالَ لَهُ الْاُسْتَاذُ: اِذَنْ عَلَيْكَ اَنْ تُطَوِّرَ مَهَارَاتِكَ فِيْ كُلِّ الْمَجَالَاتِ؛ پروفیسر قاسم نےاس سے پوچھا: کیا تم ہنرمند کپتان بننا چاہتے ہو جب تم بڑے ہوجاؤ؟ طارق نے جواب دیا: جی ہاں! کیونکہ مجھے سمندر، بحری جہاز اور کشتیاں بہت پسند ہیں۔ پروفیسر نےاس سے کہا: پھر تمہیں تمام شعبوں میں اپنی صلاحیتوں کو نکھارنا ہوگا۔ وَمِنَ الْجَيِّدِ اَنْ تَخْتَلِطَ بِاَقْرَانِكَ فِي الْمَدْرَسَةِ. لِتَتَعَلَّمَ مِنْهُمْ وَتَسْتَفِيْدَ مِنْ خِبْرَاتِ الْآخَرِيْنَ لِتَتَّسِعَ مَدَارِكُكَ؛ كَانَ طَارِقٌ مُنْصِتًا لِكَلَامِ الْاُسْتَاذِ قَاسِمٍ؛ یہ آپ کیلئے اچھا ہے کہ آپ اسکول میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ کھل مل جائیں، تاکہ آپ ان سے سیکھیں اور دوسروں کے تجربات سے فائدہ حاصل کریں، تاکہ آپ کی علمی صلاحیتیں وسیع ہوجائیں۔ طارق پروفیسر قاسم کا کلام سن رہا تھا۔ اَصْبَحَ طَارِقٌ يَدْرُسُ بِجِدٍّ وَحَمَاسٍ. لِيَتَحَسَّنَ مُسْتَوَاهُ الدِّرَاسِيُّ؛ وَيَلْعَبُ مَعَ اَصْدِقَائِهٖ فِيْ فَتْرَةِ الرَّاحَةِ. وَيُشَارِكُهُمْ رُسُوْمَاتِهِ الَّتِيْ يَرْسُمُهَا؛ طارق اپنی تعلیمی سطح کو بہتر بنانے کیلئے محنت و جوش سے پڑھنے لگا۔ وہ وقفے کے دوران اپنے دوستوں کے ساتھ کھیلتا ہے، اور وہ انہیں اپنی اس ڈرائنگ میں شریک کرتاہے جس کا وہ نقش بناتا ہے۔ صَارَ طَارِقٌ سَعِيْدًا. لِاَنَّهٗ اَصْبَحَ لَدَيْهِ اَصْدِقَاءُ كُثُرٌ. وَفَرِحَ بِهٖ اَبَوَاهُ غَايَةَ الْفَرَحِ. وَاَسْبَغَا عَلَيْهِ مِنْ حَنَانِهِمَا وَعَطْفِهِمَا. لِاَنَّهٗ حَصَلَ عَلٰى تَكْرِيْمٍ. لِتَمَيُّزِهٖ فِي الْمَدْرَسَةِ؛ طارق خوش نصیب ہوگیا، کیونکہ اس کے بہت سے دوست تھے، اور اس کے والدین اس سے انتہائی خوش تھے، اُنہوں نے اُس پر اپنی شفقت اور ہمدردی کا اظہار کیا، کیونکہ اُس نے اسکول میں اپنی شاندار کارکردگی کی وجہ سے اعزاز حاصل کیا تھا۔

اَلتَّدْرِيْبُ الْاَوَّلُ: مَاذَا تُفَضِّلُ؟ وَلِمَاذَا؟ (آپ کیا پسند کرتے ہیں؟ اور کیوں؟)۔۔(۱): اَنْ تُصْبِحَ قُبْطَانًا مَاهِرًا اَوْ مُدَرِّسًا نَاجِحًا عِنْدَمَا تَكْبُرُ؟ (بڑے ہوکر ایک ہنرمند کپتان یا کامیاب استاد بننا؟ الجواب: اُفَضِّلُ اَنْ اُصْبِحَ مُدَرِّسًا نَاجِحًا لِتَبْلِيْغِ عُلُوْمِ الشَّرِيْعَةِ عِنْدَمَا اَكْبُرُ؛ (بڑے ہوکر میں علومِ شریعت پہنچانے کیلئے کامیاب استاد بننے کو پسند کرتا ہوں)۔۔۔(۲) اَنْ تُجَالِسَ الْاَهْلَ وَالْاَصْدِقَاءَ اَوْ تَجْلِسَ وَحِيْدًا وَتَتَخَيَّلَ؟ (خاندان اور دوستوں کے ساتھ بیٹھنا، یا اکیلے بیٹھ کر تصور کرنا؟) الجواب: اُفَضِّلُ اَنْ اُجَالِسَ الْاَهْلَ وَالْاَصْدِقَاءَ بِسَبَبِ حُكْمِ الشَّرِيْعَةِ (میں حکمِ شریعت کی وجہ سے خاندان اور دوستوں کے ساتھ بیٹھنے کو پسند کرتا ہوں)۔۔۔(۳): اَنْ يَكُوْنَ لَكَ اِخْوَةٌ وَاَخَوَاتٌ اَمْ اَنْ تَكُوْنَ وَحِيْدًا؟ (تیرے لئے بھائی اور بہنیں ہونا یا تنہا رہنا؟) الجواب: اُفَضِّلُ اَنْ يَكُوْنَ لِيْ اِخْوَةٌ وَاَخَوَاتٌ لِاُقَدِّمَ لَهُمْ مَعْرُوْفًا (میں پسند کرتا

ہوں کہ میرے بھائی اور بہنیں ہوں تاکہ میں ان سے بھلائی کر سکوں)۔۔۔(٤): اَنْ تُصْبِحَ شَخْصاً اَفْضَلَ غَيْرَ عَادِيٍّ اَوْ شَخْصاً عَادِياً؟ (ایک غیر معمولی بہتر انسان بننا یا ایک عام انسان؟) الجواب: أُفَضِّلُ اَنْ أُصْبِحَ شَخْصاً اَفْضَلَ غَيْرَ عَادِيٍّ حَتّٰى اَتَمَكَّنَ مِنْ مُسَاعَدَةِ النَّاسِ (میں ایک غیر معمولی بہتر انسان بننا پسند کرتا ہوں تاکہ لوگوں کی مدد کر سکوں)۔۔۔(٥) زِيَارَةَ قَرِيْبِكَ اَوْ مُشَاهَدَةَ قَنَاةٍ اِسْلَامِيَّةٍ اَوْ تَوْجِيْهَ النَّاسِ اِلَى الْخَيْرِ اَوِ الذَّهَابِ مَعَ الْاَهْلِ اِلَى الْاَمَاكِنِ التَّرْفِيْهِيَّةِ عِنْدَمَا يَكُوْنُ لَدَيْكَ ثَلَاثُ سَاعَاتِ فَرَاغٍ؟ (اپنے رشتہ دار کے پاس جانا، اسلامی چینل دیکھنا، لوگوں کو نیکی کی رہنمائی کرنا، یا اپنے خاندان کے ساتھ تفریحی مقامات پر جانا جب تیرے پاس فرصت کے تین گھنٹے ہوں؟) الجواب: أُفَضِّلُ اَنْ أُصْبِحَ زِيَارَةَ قَرِيْبِيْ اَوْ مُشَاهَدَةَ قَنَاةٍ اِسْلَامِيَّةٍ اَوْ تَوْجِيْهَ النَّاسِ اِلَى الْخَيْرِ لِاَنَّنَا لَا اُضِيْعُ وَقْتِيْ (میں اپنے رشتہ دار کے پاس جانے، اسلامی چینل دیکھنے، لوگوں کو نیکی کی رہنمائی کرنے کو ترجیح دوں گا۔ تاکہ میں اپنا وقت ضائع نہ کروں)۔۔۔(٦): اَنْ تَتَفَوَّقَ فِيْ دِرَاسَتِكَ اَوْ تَرْفُضُ الدِّرَاسَةَ؟ (اپنی پڑھائی میں سبقت حاصل کرنا یا پڑھائی سے انکار کرنا؟) الجواب: أُفَضِّلُ اَنْ اَتَفَوَّقَ فِيْ دِرَاسَتِيْ لِاَنَّ فِيْ هٰذَا نَجَاحَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ (میں اپنی پڑھائی میں سبقت حاصل کرنے کو ترجیح دیتا ہوں کیونکہ اسی میں دنیا وآخرت کی کامیابی ہے)

(٧): اَنْ تَتَعَلَّمَ اللُّغَةَ الْعَرَبِيَّةَ اَوِ اللُّغَةَ الْاِنْجِلِيْزِيَّةَ؟ (عربی زبان سیکھنا یا انگریزی زبان؟) الجواب: أُفَضِّلُ اَنْ اَتَعَلَّمَ اللُّغَةَ الْعَرَبِيَّةَ لِاَنَّ الْقُرْآنَ عَرَبِيٌّ وَلِسَانَ رَسُوْلِ اللّٰهِ عَرَبِيٌّ (میں عربی زبان سیکھنے کو ترجیح دیتا ہوں کیونکہ قرآن عربی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زبان عربی ہے)۔۔۔(٨) اَنْ تَدْرُسَ اَوْ تَعْمَلَ؟ پڑھنا یا کام کرنا؟ الجواب: أُفَضِّلُ اَنْ اَدْرُسَ وَاَعْمَلَ الْاَعْمَالَ الْحَسَنَةَ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (میں پڑھنے اور کام کرنے کو پسند کرتا ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بیشک تمہارے لئے اللہ کے رسول (کی سیرت) میں بہترین نمونہ (طریقہ) موجود ہے)۔۔۔(٩): اَنْ تَطْلُبَ الْعِلْمَ الشَّرْعِيَّ اَوِ الْعِلْمَ الدُّنْيَوِيَّ؟ علمِ شریعت حاصل کرنا یا دنیاوی علم؟ الجواب: أُفَضِّلُ اَنْ اَطْلُبَ الْعِلْمَ الشَّرْعِيَّ لِأَنَّ الْعِلْمَ الشَّرْعِيَّ سَبَبُ سَعَادَةِ الدَّارَيْنِ (میں علمِ شریعت حاصل کرنے کو ترجیح دیتا ہوں کیونکہ علمِ شریعت دونوں جہاں کی سعادت کا سبب ہے)

اَلتَّدْرِيْبُ الثَّانِيْ: اَكْمِلِ الْجُمَلَ الْاٰتِيَةَ بِكَلِمَةٍ مُنَاسِبَةٍ مِنَ الْجَدْوَلِ: (ٹیبل سے کسی مناسب لفظ کے ساتھ درج ذیل جملے مکمل کریں)

① كَانَ طِفْلٌ صَغِيْرٌ۔۔يَحْلُمُ۔۔اَنْ يُصْبِحَ عَالِماً كَبِيْرًا مِنْ عُلَمَاءِ الدِّيْنِ۔۔عِنْدَمَا۔۔يَكْبُرُ؛ (ایک چھوٹا بچہ خواب دیکھا کرتا تھا کہ وہ بڑا ہوکر بڑا عالم دین بنے گا)۔ ② لِاَنَّ الدَّالَّ۔۔عَلَى الْخَيْرِ۔۔كَفَاعِلِهٖ؛ (کیونکہ بھلائی کا راستہ بتانے والا بھلائی کرنے والے کی طرح ہے) ③ وَاِذَا مَاتَ الْعَالِمُ وَانْتَفَعَ۔۔النَّاسُ۔۔بِعِلْمِهٖ فَاِنَّ اَجْرَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ لَا يَنْقَطِعُ۔۔بِمَوْتِهٖ۔۔بَلْ يَجْرِيْ لَهٗ؛ (اور اگر عالم فوت ہوجائے اور لوگ اس کے علم سے مستفید ہوں تو اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کا اجر اس کی موت سے ختم نہیں ہوتا بلکہ اس کیلئے جاری رہتا ہے)۔ ④ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ اِنْقَطَعَ عَمَلُهٗ اِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ. اِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ. اَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهٖ. اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْ لَهٗ؛ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب انسان فوت ہوجائے تو اس کا عمل منقطع ہوجاتاہے سوائے تین اعمال کے (وہ منقطع نہیں ہوتے): صدقہ جاریہ یا ایسا علم جس سے فائدہ اٹھایاجائے یا نیک بیٹا جو اس کیلئے دعا کرے)۔ ⑤ وَاِذَا نَشَرَ۔۔الْعَالِمُ۔۔عِلْمَهٗ۔۔بَيْنَ النَّاسِ۔۔كَانَ لَهٗ مِثْلُ اُجُوْرِ مَنِ اتَّبَعَهٗ؛ (اور اگر عالم اپنے علم کو لوگوں میں پھیلاتا ہے تو اسے اس کی پیروی کرنے والے کے برابر اجر ملے گا)۔ ⑥ وَلِاَنَّنَا فِيْ زَمَانٍ۔۔ضَعُفَتْ۔۔فِيْهِ الْعَزَائِمُ وَ۔۔الْهِمَمُ۔۔فِيْهِ۔۔مُتَعَلِّلِيْنَ۔۔عَنْ تَحْصِيْلِ الْعِلْمِ. وَاَنَّ النَّاسَ قَدْ اشْتَغَلُوْا عَنْهُ بِزَخَارِفِ الدُّنْيَا۔۔فَتَرَتْ۔۔بِاَعْذَارٍ۔۔وَاهِيَةٍ۔۔وَحُجَجٍ۔۔بَاطِلَةٍ۔۔ (اور چونکہ ہم ایسے دور میں ہیں جس میں عزم و ارادے کمزور ہوگئے، جس میں علم حاصل کرنے سے عذر کیا جاتاہے، اور لوگ دنیا کے جال میں پھنس کر اس سے غافل ہوچکے ہیں، اس لیے وہ گھٹیا بہانوں اور باطل دلائل کےذریعے سست ہوگئے ہیں) ⑦ وَلِاَنَّ هٰذَا الْعِلْمَ هُوَ۔۔مِيْرَاثُ۔۔النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ حُقُوْقِهٖ عَلَيْنَا اَنْ۔۔نَحْفَظَ۔۔مِيْرَاثَهٗ مِنَ الذَّهَابِ وَ۔۔الضَّيَاعِ۔۔وَلَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ اِلَّا بِطَلَبِ الْعِلْمِ۔۔الشَّرْعِيِّ۔۔وَتَحْصِيْلِهٖ۔ (اور چونکہ یہ علم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث ہے اور ہم پر اس کے حقوق میں سے یہ ہے کہ ہم آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی میراث کو ختم ہونے اور ضائع ہونے سے محفوظ رکھیں اور یہ صرف علمِ شرعی کی طلب و تحصیل سے ہی ہوسکتا ہے)

اَلتَّدْرِيْبُ الثَّالِثُ: (١) كَوِّنِ اَرْبَعَ جُمَلٍ تُسْتَعْمَلُ فِيْهَا اسْمَ الشَّرْطِ: مَنْ: مِثْلُ هٰذِهٖ: مَنْ يَعْتَمِدْ يَسْعَدْ؛ (چار جملے ایسے بنائیں جن میں اسم شرط استعمال کیا گیا ہو: اس کی طرح: جو اعتماد کرتا ہے وہ سعادت مند ہے)۔ الجواب: ❶ مَنْ صَمَتَ نَجَا (جو چپ رہا اس نے نجات پائی) ❷ مَنْ جَدَّ وَجَدَ (جس نے کوشش کی اس نے پالیا) ❸ مَنْ يَّتَّبِعِ الْحَقَّ يَرْشُدْ؛ (جو حق کی پیروی کرے گا وہ ہدایت پائے گا) ❹ مَنْ يُّسْعِدِ اللّٰهُ يَسْعَدْ؛ (جسے اللہ سعادت مند رکھے وہ سعادت مند ہوتاہے)۔۔(٢) كَوِّنْ اَرْبَعَ جُمَلٍ تُسْتَعْمَلُ فِيْهَا كَلِمَةُ قَبْلَ اَنْ مِثْلُ هٰذِهٖ: شَرِبْتُ الشَّايَ قَبْلَ اَنْ اَعُوْدَ اِلَى الْبَيْتِ؛ (چار جملے ایسے بنائیں جس میں قبل اَنْ کا کلمہ استعمال کیا گیا ہو، اس کی مثل: میں نے گھر جانے سے پہلے چائے پی)۔الجواب: ❶ كَتَبْتُ دُرُوْسِيْ قَبْلَ اَنْ قَرَءْتُ؛ (میں نے پڑھنے سے پہلے اپنا سبق لکھا)۔❷ اَفْعَلُ رِيَاضَةً بَدَنِيَّةً قَبْلَ اَنْ اُصَلِّيَ صَلَاةَ الْفَجْرِ؛ (میں فجر کی نماز پڑھنے سے پہلے جسمانی ورزش کرتا ہوں)۔❸ صَلُّوْا عَلَى النَّبِيِّ قَبْلَ اَنْ يُصَلُّوْا صَلَاةً؛ (نماز پڑھنے سے پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھو) ❹ اَتَفَكَّرُ فِيْ اَيِّ مَسْأَلَةٍ قَبْلَ اَنْ اَتَحَدَّثَ؛ (میں کسی بھی مسئلے کے بارے میں بولنے سے پہلے سوچتا ہوں۔۔(٣) اِسْتَخْدِمْ فِيْ اَرْبَعِ جُمَلٍ كَلِمَةَ اَصْبَحَ مِثْلُ هٰذِهٖ: اَصْبَحَ يُؤَدِّي الصَّلَوَاتِ فِي الْمَسْجِدِ مَاعَدَا صَلَاةَ الصُّبْحِ؛ (چار جملوں میں اَصْبَحَ کا کلمہ استعمال کریں، اس کی مثل: صبح کی نماز کے علاوہ وہ مسجد میں نمازیں پڑھتا ہے)۔الجواب: ❶ اَصْبَحَ التِّلْمِيْذُ نَاجِحاً (طالب علم کامیاب ہوگیا) ❷ اَصْبَحَ التِّلْمِيْذُ مُصَلِّياً (طالب علم نے صبح کے وقت نماز پڑھی) ❸ اَصْبَحَ الطِّيْنُ خَزَفاً (مٹی ٹھیکری بن گئی) ❹ اَصْبَحَ زَيْدٌ غَنِيًّا (زید صبح کے وقت مالدار ہوا)۔

اَلتَّدْرِيْبُ الرَّابِعُ: اُكْتُبْ عَنْ حَلِّ الْمُشْكِلَاتِ حَوَالَيْ 90 كَلِمَةً وَاسْتَعِنْ فِيْمَا تُكْتَبُ بِالْاَفْكَارِ الْاٰتِيَةِ؛ (مسئلہ حل کرنے کے بارے میں 90 الفاظ لکھیں اور لکھتےوقت درج ذیل خیالات کا استعمال کریں)

(١) تَعْلِيْمُ الْاَطْفَالِ مَهَارَاتِ حَلِّ الْمُشْكِلَاتِ.(٢) كَيْفَ تَتَعَامَلُ مَعَ مَشَاكِلِ الْاَطْفَالِ؟ (٣) تَعْزِيْزُ مَهَارَةِ حَلِّ الْمُشْكِلَاتِ عِنْدَ الْاَطْفَالِ.(٤): كَيْفَ نُرَبِّيْ طِفْلًا يَتَحَمَّلُ الْمَسْؤُوْلِيَّةَ؟ ((بچوں کو مسئلہ حل کرنے کی مہارتیں سکھانا، آپ بچوں کے مسائل سے کیسے نمٹتے ہیں؟ بچوں کے مسائل حل کرنے کی مہارت کو بڑھانا، ہم ایسے بچے کی تربیت کیسے کریں جو ذمہ داری لے؟)

الجواب: سَنُقَدِّمُ لَكُمْ بَعْضَ الْاسْتِرَاتِيْجِيَّاتِ الْاَسَاسِيَّةِ وَسُبُلَ تَعْلِيْمِ حَلِّ الْمُشْكِلَاتِ لِلْاَطْفَالِ, وَبَعْضَ الْاَفْكَارِ؛ (ہم آپ کو کچھ بنیادی تدابیر اور بچوں کو مسئلہ حل کرنا سکھانے کے طریقے اور کچھ خیالات پیش کریں گے)۔۔اَرْبَعُ اِسْتِرَاتِيْجِيَّاتٍ لِتَعْلِيْمِ مَهَارَاتِ حَلِّ الْمُشْكِلَاتِ لِلْاَطْفَالِ؛ (بچوں کو مسئلہ حل کرنے کی مہارتیں سکھانے کیلئے چار تدابیر) (1) عَدَمُ الْاِسْتِخْفَافِ بِمَشَاعِرِ الطِّفْلِ اَوْ بِكَلَامِهِ؛ (بچے کے جذبات یا الفاظ کو ہلکا نہ سمجھنا)۔۔فِيْ بَعْضِ الْاَحْيَانِ, يُبَالِغُ الْاَطْفَالُ فِيْ قَلَقِهِمْ مِنْ بَعْضِ الْمُشْكِلَاتِ الَّتِيْ لَاتَكُوْنُ بِدَرَجَةِ السُّوْءِ تِلْكَ! (بعض اوقات بچے ان مسائل کے بارے میں حد سے زیادہ فکر مند ہو جاتے ہیں جو اتنے برے نہیں ہوتے!) لٰكِنَّ الْاِسْتِخْفَافَ بِتِلْكَ الْمُشْكِلَاتِ مِنْ قِبَلِ الْاَبَوَيْنِ اَوِ الْمُعَلِّمِ دُوْنَ تَوْضِيْحِهَا وَاِعْطَائِهَا الْاَهَمِّيَّةَ قَدْ يَنْعَكِسُ بِشَكْلٍ سَلْبِيٍّ عَلَى الطِّفْلِ؛ (لیکن والدین یا استاد کی طرف سے ان مسائل کو واضح کیے بغیر اور ان کو اہمیت دیے بغیر ہلکا سمجھنا بچے پر منفی اثر ڈال سکتا ہے۔) فَالْاِسْتِخْفَافُ بِالْمُشْكِلَةِ سَيَكُوْنُ بِمَثَابَةِ الْاِسْتِخْفَافِ بِمَشَاعِرِ الطِّفْلِ (مسئلہ کو ہلکا سمجھنا بچے کے جذبات کو ہلکا سمجھنے کے مترادف ہوگا) وَهٰذَا يُزَعْزِعُ الثِّقَةَ لَدَيْهِ مَايَجْعَلُهُ مُتَرَدِّدًا فِيْ اِخْبَارِ اَبَوَيْهِ بِاَيِّ مَشَاكِلَ قَدْ يُوَاجِهُهَا مُسْتَقْبَلًا۔ (اور یہ اس کے اعتماد کو مجروح کرتا ہے، جس کی وجہ سے وہ اپنے والدین کو مستقبل میں پیش آنے والی کسی بھی پریشانی کے بارے میں بتانے سے تردد کرتا ہے) (2) اِعْطَاءُ الطِّفْلِ الْفُرْصَةَ لِلتَّفْكِيْرِ وَاِيْجَادِ حَلِّ الْمُشْكِلَاتِ بِنَفْسِهِ؛ (بچے کو سوچنے اور مسائل کا حل خود تلاش کرنے کا موقع دینا)۔۔عِنْدَمَا يَأْتِيْ اِلَيْكَ طِفْلُكَ اَوْ تِلْمِيْذُكَ يَشْكُوْ مِنْ مُشْكِلَةٍ وَاجَهَهَا فِيْ مَدْرَسَتِهِ اَوْ مَعَ صَدِيْقِهِ, لَاتُعْطِيْهِ الْحَلَّ مُبَاشَرَةً, بَلْ اِمْنَحْهُ الْفُرْصَةَ لِلتَّفْكِيْرِ وَاِيْجَادِ الْحَلِّ بِنَفْسِهِ, حَتّٰى يَصِلَ لِلْحَلِّ الْاَنْسَبِ بِنَفْسِهِ, وَبَعْدَ ذٰلِكَ, قُمْ بِتَقْدِيْمِ الْاِقْتِرَاحَاتِ وَالنَّصَائِحِ اِذَا لَزِمَ الْاَمْرُ؛ (جب آپ کا بچہ یا شاگرد آپ کے پاس اپنے اسکول، دوست کے ساتھ کسی مسئلے کے بارے میں شکایت کرنے کیلئے آتا ہے تو اسے براہ راست حل نہ دیں بلکہ اسے خود سوچنے اور حل تلاش کرنے کا موقع دیں، یہاں تک کہ وہ خود مناسب ترین حل تک پہنچ جائے اور اس کے بعد اگر ضرورت ہو تو تجاویز اور مشورے پیش کریں) (3) اَلْآبَاءُ هُمْ قُدْوَةُ اَطْفَالِهِمْ؛ (والدین اپنے بچوں کیلئے رول ماڈل ہوتے ہیں)۔۔ عَادَةً مَايَرَى الْاَطْفَالُ فِيْ آبَائِهِمْ وَمُعَلِّمِيْهِمُ الْقُدْوَةَ وَالنَّمُوْذَجَ الْاَفْضَلَ فِيْ حَيَاتِهِمْ وَيَتَاَثَّرُوْنَ بِهِمْ بِشَكْلٍ كَبِيْرٍ فِي التَّصَرُّفَاتِ وَحَتّٰى فِيْ طَرِيْقَةِ التَّفْكِيْرِ, يُمْكِنُ اِسْتِثْمَارُ هٰذِهِ النُّقْطَةِ بِشَكْلٍ اِيْجَابِيٍّ فِيْ تَعْلِيْمِ الْاَطْفَالِ مَهَارَاتِ حَلِّ الْمُشْكِلَاتِ؛ (بچے عموماً اپنے والدین اور اساتذہ کو اپنی زندگی میں رہنما اور بہترین رول ماڈل کے طور پر دیکھتے ہیں۔ اور تصرفات یہاں تک کہ سوچنے کے انداز میں بھی ان سے بہت متاثر ہوتے ہیں، اس نکتے کو مثبت انداز میں بچوں کو مسائل حل کرنے کی مہارتیں سکھانے میں لگایا جاسکتا ہے)۔(4) طَلَبُ النَّصِيْحَةِ مِنَ الطِّفْلِ؛ (بچے سے مشورہ طلب کرنا)۔ اُطْلُبْ مِنْ اَطْفَالِكَ النَّصِيْحَةَ عِنْدَمَا تُوَاجِهُ مُشْكِلَةً مَّا, بِالْاِضَافَةِ اِلٰى ذٰلِكَ, قُمْ بِاَخْذِ اَفْكَارِ اَطْفَالِكَ وَنَصَائِحِهِمْ بِعَيْنِ الْاِعْتِبَارِ وَقُمْ بِتَقْدِيْرِهَا, فَهٰذَا يُكْسِبُهُمُ الثِّقَةَ بِالنَّفْسِ لِمُحَاوَلَةِ حَلِّ الْمُشْكِلَاتِ الشَّخْصِيَّةِ بِاَنْفُسِهِمْ؛ (جب آپ کو کوئی مسئلہ درپیش ہو تو اپنے بچوں سے مشورہ لیں۔ اس کے علاوہ، اپنے بچوں کے خیالات اور مشوروں کو مدنظر رکھیں اور ان کی قدر کریں، کیونکہ اس سے انہیں خود اعتمادی ملے گی کہ وہ ذاتی مسائل کو خود ہی حل کرنے کی کوشش کریں گے)۔۔

اَلتَّدْرِيْبُ الْخَامِسُ: مَاذَا تَفْعَلُ؟ وَلِمَاذَا؟ (آپ کیا کریں گے؟ اور کیوں؟)۔۔(۱): اِذَا رَاَيْتَ اَحَدَ اَوْلَادِكَ يَتَجَادَلُ مَعَ اَحَدِ اِخْوَتِهِ لِلْحُصُوْلِ عَلٰى لُعْبَةٍ مُعَيَّنَةٍ تَرَكْتَهُمَا يَصِلَانِ اِلَى الْحَلِّ اَوْ تَدَخَّلْتَ؟ (جب آپ اپنے بچوں میں سے کسی کو اپنے بھائی سے کسی خاص کھیل پر جھگڑتے ہوئے دیکھیں گے، تو کیا آپ اسے حل تک پہنچنے دیں گے، یا مداخلت کریں گے؟ الجواب: اَمْنَحُ اَوْلَادِي الْفُرْصَةَ لِلتَّفْكِيْرِ وَاِيْجَادِ الْحَلِّ بِنَفْسِهِمْ, حَتّٰى يَصِلُوْا لِلْحَلِّ الْاَنْسَبِ بِنَفْسِهِمْ, وَبَعْدَ ذٰلِكَ, اَقُوْمُ بِتَقْدِيْمِ الْاِقْتِرَاحَاتِ وَالنَّصَائِحِ اِذَا لَزِمَ الْاَمْرُ؛ (میں اپنی اولاد کو خود سوچنے اور حل تلاش کرنے کا موقع دوں گا، یہاں تک کہ وہ خود مناسب ترین حل تک پہنچ جائیں اور اس کے بعد اگر ضرورت ہو تو تجاویز اور مشورے پیش کروں گا)۔۔ (۲) عِنْدَمَا يَرْتَكِبُ الطِّفْلُ تَصَرُّفاً خَاطِئاً اَوْ غَيْرَ مُهَذَّبٍ تَقُوْمُ بِاتِّخَاذِ سُبُلِ الْعُنْفِ وَالْعِقَابِ تُجَاهَهُ بِهَدَفِ تَاْدِيْبِهِ اَوْ تَتَّخِذُ سُبُلَ النُّصْحِ وَالْاِرْشَادِ وَالتَّوْجِيْهِ لِلتَّعَامُلِ مَعَهُ؟ (جب کوئی بچہ کوئی غلط یا غیرمہذب سلوک کرے گا تو آپ اسے ادب سکھانے کے ہدف سے اس کے خلاف تشدّد اور سزا کا راستہ اختیار کریں گے؟ یا اس کے ساتھ معاملہ کرنے کیلئے نصیحت، رہنمائی اور توجہ کا راستہ اختیار کریں گے؟)۔۔ الجواب: اَتَّخِذُ سُبُلَ النُّصْحِ وَالْاِرْشَادِ وَالتَّوْجِيْهِ لِلتَّعَامُلِ مَعَ الطِّفْلِ, لِاَنَّ التَّوْجِيْهَ الَّذِيْ يَمْنَحُهُ الْكِبَارُ لِلْاَطْفَالِ غِذَاءٌ مُهِمٌّ لِعُقُوْلِهِمْ وَاَرْوَاحِهِمْ, كَمَا الطَّعَامُ غِذَاءٌ لِاَجْسَامِهِمْ۔ (میں بچے کے ساتھ معاملہ کرنے کیلئے نصیحت، رہنمائی اور توجہ کا راستہ اختیار کروں گا کیونکہ وہ توجہ جو بڑے بچوں کو دیتے ہیں وہ ان کی عقلوں اور روحوں کیلئے اہم غذا ہے، جس طرح کھانا ان کے جسموں کیلئے غذا ہے)۔۔ (۳): اِذَا كَانَ الطِّفْلُ لَحُوْحاً كَثِيْرَ طَلَبَاتٍ لَايَمْتَلِكُ الْقُدْرَةَ عَلَى الْاِنْتِظَارِ وَلَا يَكُفُّ عَنِ الصِّيَاحِ وَالصُّرَاخِ وَيَبْكِيْ وَيُلِحُّ عَلٰى طَلَبَاتِهِ فِيْ غَيْرِ مَوْعِدِهَا وَيَرْمِيْ نَفْسَهُ عَلَى الْاَرْضِ فَاِنَّكَ تُنَفِّذُ رَغَبَاتِهِ وَتَسْتَجِيْبُ طَلَبَاتِهِ اَوْ تَرْفُضُ طَلَبَاتِهِ وَتُعَاقِبُهُ؟ (اگر بچہ ایسے بہت زیادہ مطالبے کرتا ہے، جن کے انتظار کی وہ صلاحیت نہیں رکھتا، وہ بے وقت چیخ و پکار کرنے، رونے اور اپنی فرمائشوں پر اصرار کرنے سے باز نہیں آتا۔ اگر وہ اپنے آپ کو زمین پر پھینک دے تو کیا آپ اس کی خواہشات پوری کریں گے اور اس کی چاہتوں کو قبول کریں گے یا آپ اس کی چاہتوں کو رد کریں گے اور اسے سزا دیں گے؟)۔۔الجواب: اُنَفِّذُ رَغَبَاتِ الطِّفْلِ وَاَسْتَجِيْبُ طَلَبَاتِهِ, وَلٰكِنْ اِذَا طَلَبَ الطِّفْلُ شَيْئًا ضَارًّا اَوْ كَانَ مُكَلِّفًا اَوْ غَيْرَ مُنَاسِبٍ لَهُ, سَاُحَاوِلُ اِقْنَاعَ الطِّفْلِ بِاِسْتِبْدَالِ ذٰلِكَ الشَّيْءِ, سَيُسَاعِدُ هٰذَا كَثِيْرًا فِيْ كَسْرِ عِنَادِ الطِّفْلِ؛ (میں بچے کی خواہشات پوری کروں گا اور اس کی چاہتوں کو قبول کروں گا، لیکن اگر بچہ کسی کوئی نقصان دہ چیز مانگے یا وہ مہنگی ہو یا اس کیلئے مناسب نہ ہوتو بچے کو اس شئے کے متبادل پر راضی کرنے کی کوشش کروں گا، یہ بات بچے کی ضد ختم کرنے میں بہت مددگار ہوگی)۔

اَلتَّدْرِيْبُ السَّادِسُ: تَرْجِمْ مِنَ الْاُرْدِيَّةِ اِلَى الْعَرَبِيَّةِ۔ الجواب: بچہ قول سے کم اور عمل سے زیادہ سیکھتا ہے، اپنے والدین اور قریب موجود دیگر افراد کو جو کچھ کرتے دیکھتا ہے، وہی کرتا ہے؛ يَتَعَلَّمُ الطِّفْلُ اَقَلَّ بِالْكَلِمَاتِ وَاَكْثَرَ بِالْاَفْعَالِ, يَفْعَلُ مَايَرىٰ وَالِدَيْهِ وَقَرِيْبًا مِنْ اَشْخَاصٍ آخَرِيْنَ يَفْعَلِيْنَ۔ عموماً زیادہ تر توجہ بچوں کو اچھا کھلانے، پہنانے اور مہنگے دنیاوی تعلیمی اداروں میں داخل کروانے ہی پر دی جاتی ہے؛ عُمُوْمًا يُتَمُّ الْاِهْتِمَامُ كَثِيْرًا لِاِطْعَامِ الْاَطْفَالِ وَمَلْبَسِهِمْ وَتَسْجِيْلِهِمْ فِيْ مُؤَسَّسَاتٍ تَعْلِيْمِيَّةٍ دُنْيَوِيَّةٍ بَاهِظَةِ الثَّمَنِ۔ ہماری سب سے پہلی اور اہم ترین ذمے داری یہ ہے کہ اپنے بچوں کو دین کے عقائد کی تعلیم دیں، انہیں اللہ تعالی اور اس کے رسول سے محبت کرنا سکھائیں، قرآنِ پاک سے جوڑیں،اور آخرت کی تیاری کا شعور پیدا کریں؛ مَسْؤُوْلِيَّتُنَا الْاُوْلٰى وَالْاَهَمُّ هِيَ تَعْلِيْمُ اَطْفَالِنَا مُعْتَقَدَاتِ الدِّيْنِ, نُعَلِّمُهُمْ مَحَبَّةَ اللهِ وَرَسُوْلِهِ, نَتَوَاصَلُهُمْ مَعَ الْقُرْآنِ الْكَرِيْمِ, نُثِيْرُ الشُّعُوْرَ بِالْاِسْتِعْدَادِ لِلْآخِرَةِ۔ حقیقت یہی ہے کہ والدین اپنے بچوں کو اچھی تعلیم اور اچھی دینی تربیت سے بڑھ کر کوئی تحفہ نہیں دے سکتے ، کیونکہ اچھی تعلیم اور اچھی دینی تربیت سے ہی اس کا مستقبل بہتر اور روشن ہوسکتا ہے؛ اَلْحَقِيْقَةُ هِيَ اَنَّ الْآبَاءَ لَا يُمْكِنُهُمْ مَنْحُ اَطْفَالِهِمْ هَدِيَّةً اَفْضَلَ مِنَ التَّعْلِيْمِ الْجَيِّدِ وَالتَّدْرِيْبِ الدِّيْنِيِّ الْجَيِّدِ.

لِأَنَّ مُسْتَقْبَلَهٗ لَا يُمْكِنُ اَنْ يَّكُوْنَ اَفْضَلَ وَاَكْثَرَ اِشْرَاقًا اِلَّا بِالتَّعْلِيْمِ الْجَيِّدِ وَالتَّدْرِيْبِ الدِّيْنِيِّ الْجَيِّدِ۔

اَلتَّدْرِيْبُ السَّابِعُ۔ (۱) هَلْ اَعْجَبَتْكَ هٰذِهِ الْقِصَّةُ. اُذْكُرْ لِمَاذَا؟ وَاِنْ لَمْ تُعْجِبْكَ فَلِمَاذَا؟ الجواب: نَعَمْ! اَعْجَبَتْنِيْ هٰذِهِ الْقِصَّةُ لِاَنَّ هٰذِهِ الْقِصَّةُ تُعَلِّمُ كَيْفَ يُمْكِنُ لِلشَّخْصِ اَنْ يَنْجَحَ فِيْ دِرَاسَتِهٖ وَمِهْنَتِهِ الْمُفَضَّلَةِ؛ (جی ہاں! مجھے یہ قصہ پسند آیا ہے کیونکہ یہ قصہ سکھاتا ہے کہ کیسے بندہ اپنی پڑھائی اور پسندیدہ مشغلے میں کامیابی حاصل کرسکتا ہے)۔-(۲) مَاذَا اَعْجَبَكَ فِيْ هٰذِهِ الْقِصَّةِ. وَلِمَاذَا؟۔الجواب: اَعْجَبَتْنِيْ اِقْتِرَاحُ الْمُعَلِّمِ لِاَبِ طَارِقٍ بِالذَّهَابِ اِلَى الْاُسْتَاذِ قَاسِمِ نِ الَّذِيْ يُعْطِيْ نَشَاطَاتٍ يَدَوِيَّةً لِلطُّلَابِ. لِاَنَّهَا كَانَتْ مَشْوَرَةً جَيِّدَةً وَاَنْشِطَةٌ اِضَافِيَّةٌ تَفْتَحُ الْعَقْلَ؛ (استاد صاحب کا طارق کے والد کو اس پروفیسر قاسم کے پاس جانے کا مشورہ دینا مجھے پسند آیا جو طلباء کو دستی سرگرمیاں فراہم کرتے ہیں، اس لئے کہ یہ ایک عمدہ مشورہ تھا اور اضافی سرگرمیاں ذہن کشادہ کرتی ہیں)۔-(۳) لَخِّصْ فِكْرَةَ الْقِصَّةِ بِاَلْفَاظِكَ الْخَاصَّةِ بِاَمَانَةٍ دُوْنَ التَّقَيُّدِ بِفِقْرَاتِ النَّصِّ الْاَصْلِيِّ۔ الجواب: طَارِقٌ يُحِبُّ الْبَحْرَ وَالْقَوَارِبَ كَثِيْرًا. وَيَتَخَيَّلُ الذَّهَابَ اِلَى الْبَحْرِ بِقَارِبِهٖ وَيَخْلُقُ صُوَرًا لِلْقَوَارِبِ الْمُخْتَلِفَةِ؛ (طارق سمندر اور کشتیوں کو بہت پسند کرتاہے وہ اپنی کشتی کے ساتھ سمندر میں جانے کا تصور کرتا ہے اور مختلف کشتیوں کی تصویریں بناتا ہے)۔ وَيَحْلُمُ اَنْ يُّصْبِحَ قُبْطَانَ سَفِيْنَةٍ كَبِيْرَةٍ لٰكِنَّ وَالِدَيْ طَارِقٍ لَيْسَا سُعَدَاءَ بِذٰلِكَ وَيُرِيْدُوْنَ مِنْ طَارِقٍ اَنْ يَعْمَلَ بِجِدٍّ فِي الْمَدْرَسَةِ؛ (وہ ایک بڑے جہاز کا کپتان بننے کا خواب دیکھتا ہے لیکن طارق کے والدین اس پر خوش نہیں ہیں، وہ چاہتے ہیں کہ طارق اسکول میں سخت محنت کرے)۔ ذَهَبَ وَالِدُ طَارِقٍ اِلٰى مُعَلِّمِهٖ. فَقَالَ الْمُعَلِّمُ: طَارِقٌ فَتًى ذَكِيٌّ. اِسْتَفِدْ مِنْ حُبِّهٖ لِلْقَوَارِبِ وَخُذْهُ اِلَى الْاُسْتَاذِ قَاسِمٍ؛ (طارق کے والد اس کے استاد کے پاس گئے، استاد نے کہا: طارق ذہین لڑکا ہے، کشتیوں سےاس کی محبت کا فائدہ اٹھائیں اور اسے پروفیسر قاسم کے پاس لے جائیں)۔ بَعْدَ الْمَدْرَسَةِ. اِعْتَادَ طَارِقٌ عَلٰى تَعَلُّمِ طِلَاءِ الْجُدْرَانِ وَاِصْلَاحِ الْاَشْيَاءِ الْمَكْسُوْرَةِ مِنَ الْاُسْتَاذِ قَاسِمٍ؛ (اسکول کے بعد طارق پروفیسر قاسم سے دیواروں کو پینٹ کرنا اور ٹوٹی ہوئی چیزیں ٹھیک کرنا سیکھتا تھا)۔ بَنٰى طَارِقٌ وَاُسْتَاذُهٗ قَارِبًا رَائِعًا فِيْ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ؛ (طارق اور اس کے استاد نے تین دن میں ایک شاندار کشتی بنائی)۔ قَالَ الْاُسْتَاذُ قَاسِمٌ اِنَّهٗ اِذَا كُنْتَ تُرِيْدُ اَنْ تُصْبِحَ قُبْطَانًا مَاهِرًا. فَطَوِّرْ مَهَارَاتِكَ فِيْ جَمِيْعِ الْمَجَالَاتِ. اِخْتَلِطْ مَعَ زُمَلَائِكَ وَاسْتَفِدْ مِنْ تَجْرِبَاتِهِمْ؛ (پروفیسر قاسم نے کہا کہ اگر آپ ہنرمند کپتان بننا چاہتے ہوتو تمام شعبوں میں اپنی صلاحیتوں کو نکھارو، اپنے ہم جماعتوں کے ساتھ گھل مل جاؤ اور ان کے تجربات سے فائدہ اٹھاؤ)۔ اِتَّبَعَ طَارِقٌ جَمِيْعَ تَعْلِيْمَاتِ اُسْتَاذِهٖ. طَارِقٌ كَانَ مَحْظُوْظًا بِالْحُصُوْلِ عَلَى الْجَائِزَةِ لِاَدَائِهِ الرَّائِعَةِ بِسَبَبِ لُطْفِ وَالِدَيْهِ وَاَصْدِقَائِهٖ؛ (طارق نے اپنے استاد کی تمام ہدایات پر عمل کیا، طارق اپنے والدین اور دوستوں کی مہربانیوں کی وجہ سے اپنی شاندار کارکردگی پر ایوارڈ حاصل کرنے میں خوش قسمت رہا)۔

◈ آدَابُ الطَّعَامِ فِي الْاِسْلَامِ ◈ (اسلام میں کھانے کے آداب)

حَدِيْثُنَا فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ عَنْ اَدَبٍ مِنَ الْآدَابِ الشَّرْعِيَّةِ وَهُوَ اَدَبٌ تَحْتَاجُ اِلَيْهِ بِاسْتِمْرَارٍ. اَلَا وَهُوَ: آدَابُ الْاَكْلِ اَوْ آدَابُ الطَّعَامِ؛ (آج کے دن ہماری گفتگو آداب شرعیہ میں سے ایک ایسےادب کے بارے میں ہے جس کی آپ کو مسلسل ضرورت ہوتی ہے، یعنی: کھانا کھانے کے آداب یا کھانے کے آداب)۔ اَلْمُسْلِمُ يَنْظُرُ اِلَى الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ. بِاِعْتِبَارِهِمَا وَسِيْلَةً اِلٰى غَيْرِهِمَا لَا غَايَةً مَقْصُوْدَةً. فَهُوَ يَاْكُلُ وَيَشْرَبُ مِنْ اَجْلِ الْمُحَافَظَةِ عَلٰى سَلَامَةِ بَدَنِهِ الَّذِيْ بِهٖ يُمْكِنُهٗ اَنْ يَعْبُدَ اللهَ تَعَالٰى؛ (ایک مسلمان کھانے پینے کو کسی اور چیز کے ذریعہ کے طور پر دیکھتاہے، نہ کہ مقصد کے طور پر۔وہ اپنے جسم کی سالمیت کو برقرار رکھنے کیلئے کھاتا پیتا ہے، جس سےوہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرسکتاہے)۔ تِلْكَ الْعِبَادَةُ الَّتِيْ تُؤَهِّلُهٗ لِكَرَامَةِ الدَّارِ الْآخِرَةِ وَسَعَادَتِهَا؛ (یہی وہ عبادت ہےجو اسے آخرت کےگھر کی عزت اور سعادت کا اہل بناتی ہے)۔ وَمِنْ هُنَا كَانَ الْمُسْلِمُ يَلْتَزِمُ فِيْ مَاْكَلِهٖ وَمَشْرَبِهٖ بِآدَابٍ شَرْعِيَّةٍ. مِنْهَا: اَنْ يَنْوِيَ بِاَكْلِهٖ وَشُرْبِهِ التَّقْوِيَةَ عَلٰى عِبَادَةِ اللهِ تَعَالٰى لِيُثَابَ عَلٰى مَا اَكَلَهٗ وَشَرِبَهٗ. فَالْمُبَاحُ يَصِيْرُ بِحُسْنِ النِّيَّةِ طَاعَةً يُثَابُ عَلَيْهَا الْمُسْلِمُ؛ (اس لئے مسلمان اپنے کھانے پینے کے بارےمیں شرعی آداب کی پابندی کرتاہے۔ ان میں سے: یہ کہ اپنے کھانے پینے سے اللہ تعالیٰ کی عبادت پر قوت حاصل کرنے کا ارادہ کرے، تاکہ جو کچھ اس نے کھایا پیا اس کا ثواب ملے، پس جو چیز جائز ہےوہ اچھی نیت سے اطاعت بن جاتی ہے جس پر مسلمان کو اجر ملتاہے)۔ وَاَنْ يَغْسِلَ يَدَيْهِ قَبْلَ الطَّعَامِ وَبَعْدَهٗ؛ لِيَتَفَادٰى مَا قَدْ يَكُوْنُ عَلَيْهِمَا مِنَ الْاَوْسَاخِ الْمُؤْذِيَةِ الْمُسَبِّبَةِ لِلْاَمْرَاضِ۔ (اورکھانے سےپہلےاور بعد میں ہاتھ دھوئے، ان نقصان دہ گندگیوں سے بچنے کیلئے جو بیماریوں کا باعث بنتی ہیں)۔وَاَنْ يَّضَعَ الطَّعَامَ عَلَى السُّفْرَةِ الْمَوْضُوْعَةِ عَلَى الْاَرْضِ؛ (اور کھانا اس دسترخواں پر رکھےجو فرش پر رکھا ہواہے)۔ وَاَنْ يُّسَمِّيَ اللهَ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى قَبْلَ الطَّعَامِ. فَعَنْ عَائِشَةَ. قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَذْكُرِ اسْمَ اللهِ فَاِنْ نَسِيَ اَنْ يَذْكُرَ اسْمَ اللهِ فِيْ اَوَّلِهٖ فَلْيَقُلْ: بِسْمِ اللهِ اَوَّلَهٗ وَآخِرَهٗ؛ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمَذِيُّ (اورکھانے سے پہلے اللہ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى کا نام لے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نےفرمایا: جب تم میں سےکوئی کھائےتو اللہ کانام لے، اگر شروع میں اللہ کا نام (بسم اللہ) بھول جائےتو اسے بِسْمِ اللهِ اَوَّلَهٗ وَآخِرَهٗ کہنا چاہیئے (اس کی ابتداء و انتہاء دونوں اللہ کے نام سے)۔ اسےابوداؤد اورترمذی نےروایت کیاہے)۔ وَاَنْ يَرْضٰى بِالْمَوْجُوْدِ مِنَ الطَّعَامِ وَاَلَّا يَعِيْبَهٗ وَاِنْ اَعْجَبَهٗ اَكَلَ. وَاِنْ لَمْ يُعْجِبْهُ لَمْ يَتَاَفَّفْ وَلَمْ يَتَذَمَّرْ اِنَّمَا تَرَكَهٗ لِحَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: مَا عَابَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ اِنِ اشْتَهَاهُ اَكَلَهٗ وَاِنْ كَرِهَهٗ تَرَكَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ؛ (اور جو کھانا میسرہے اس پر راضی رہےاور اس میں عیب نہ لگائے، اور اگر اسےپسند آئےتو کھائے، اور اگر پسند نہ آئے تو اُف نہ کرے اور نہ شکایت کرے، بلکہ حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی بنا پر اسے چھوڑ دے: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کھانےمیں عیب نہیں لگایا، اگر رغبت ہوتی تو کھالیتے ورنہ چھوڑ دیتے)۔وَيَجْلِسَ لِلْاَكْلِ وَالشُّرْبِ. وَيُكْرَهُ الْاِتِّكَاءُ عِنْدَ الْاَكْلِ؛ (وہ کھانے پینے کیلئے بیٹھے، اور وہ کھاتےوقت پیچھے جھکنا (ٹیک لگانا) مکروہ ہے)۔وَاَنْ يَّاْكُلَ بِثَلَاثَةِ اَصَابِعَ مِنْ يَدِهِ الْيُمْنٰى وَاَنْ يَّاْكُلَ مِمَّا يَلِيْهِ وَلَا يُزَاحِمَ الْآخَرِيْنَ؛ (اور اپنےداہنےہاتھ کی تین انگلیوں سےکھائے اور اسی جانب سے کھائےجو اس کے سامنے ہو اور دوسروں کو تنگی نہ دے)۔وَيُصَغِّرَ اللُّقْمَةَ وَيُجَوِّدَ مَضْغَهَا وَمَا لَمْ يَبْتَلِعْهَا لَمْ يَمُدَّ يَدَهٗ اِلَى الْاُخْرٰى؛ (وہ لقمہ چھوٹا بنائے اور اسےاچھی طرح چبائے اور جب تک اسے نگل نہ لے اپنا ہاتھ دوسرے کی طرف نہ بڑھائے)۔وَاِذَا سَقَطَتِ اللُّقْمَةُ لَمْ يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ بَلْ اَخَذَهَا وَاَمَاطَ مَا لَحِقَهَا مِنْ اَذًى ثُمَّ اَكَلَهَا۔ (اورجب لقمہ گرجائےتو اسے شیطان کیلئے نہ چھوڑے بلکہ اسے اُٹھالے اور جو ناپسندیدہ چیز (تنکا،مٹی) لگی ہےاس کو اچھی طرح صاف کرلےاور اسے کھالے) وَاَلَّا يَنْفُخَ فِي الْمَاءِ حَالَ الشُّرْبِ وَلْيَتَنَفَّسْ خَارِجَ الْاِنَاءِ ثَلَاثًا؛ (اور پیتےوقت پانی میں نہ پھونکےاور برتن سے باہر تین بار سانس لے)۔ وَاَنْ يُّمْسِكَ عَنِ الْاَكْلِ قَبْلَ الشِّبَعِ اِقْتِدَاءً بِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر عمل کرتے ہوئےسیر ہونےسے پہلے کھانے سے رُک جائے)۔ وَحَتّٰى لَا يَقَعَ فِي التُّخَمَةِ الْمُهْلِكَةِ وَالْبِطْنَةِ الْمُذْهِبَةِ لِلْفِطْنَةِ؛ (اور تاکہ وہ ہلاکت خیز بدہضمی اور ذہانت زائل کرنےوالی بسیارخوری کے مرض میں مبتلاء نہ ہوجائے)۔وَبَعْدَ اَنْ يَّنْتَهِيَ

مِنَ الطَّعَامِ اَلَّا یَمْسَحَ یَدَہٗ بِالْمِنْدِیْلِ وَلَا یَغْسِلَهَا حَتّٰی یَلْعَقَهَا بِنَفْسِهٖ اَوْ یُلْعِقَهَا غَیْرَہٗ؛ لِاَنَّهٗ قَدْ یَکُوْنُ فِیْهَا بَقِیَّۃٌ؛ (کھانے سے فارغ ہونے کے بعد اسے رومال سے ہاتھ نہ پونچھنا چاہئے اور نہ ہی اسے دھونا چاہئے جب تک کہ وہ اسے خود نہ چاٹ لے یا کسی اور کو چٹا دے، کیونکہ اس میں باقیات ہوسکتی ہیں)۔وَاَنْ یَحْمَدَ اللّٰہَ تَعَالٰی عَقْبَ اَکْلِهٖ وَشُرْبِهٖ؛ (اور کھانے پینے کے بعد اللہ کی حمد وثناء کرے)۔

اَلتَّدْرِیْبُ الْاَوَّلُ: مَاذَا تُفَضِّلُ؟ وَلِمَاذَا؟ الجواب: (١) اَنْ تَلْتَزِمَ عِنْدَ الْاَکْلِ وَالشُّرْبِ بِآدَابٍ شَرْعِیَّۃٍ اَوْ لَا تَلْتَزِمَ بِآدَابِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ؟ (کھانے پینے کے وقت اسلامی آداب کی پابندی کرنا، یا کھانے پینے کے آداب کی پابندی نہ کرنا؟)۔ الجواب: اُفَضِّلُ اَنْ اَلْتَزِمَ عِنْدَ الْاَکْلِ وَالشُّرْبِ بِآدَابٍ شَرْعِیَّۃٍ, لِاَنَّ الْآدَابَ الْاِسْلَامِیَّۃَ یَحْمِیْ مِنَ الْاَذٰی الْجِسْمَانِیِّ وَالرُّوْحَانِیِّ؛ (میں کھانے پینے کے وقت اسلامی آداب کی پابندی کرنے کو پسند کرتا ہوں، کیونکہ اسلامی آداب جسمانی اور روحانی نقصانات سے بچاتے ہیں)۔-(٢) اَنْ تُجِیْدَ الْمَضْغَ اَوْ تَاْکُلَ بِسُرْعَۃٍ؟ (اچھی طرح چبا کر کھانا یا جلدی کھانا؟)۔الجواب: اُفَضِّلُ اَنْ اُجِیْدَ الْمَضْغَ حَتّٰی یَکُوْنَ الطَّعَامُ اَکْثَرَ فَائِدَۃً (میں اچھی طرح چبا کر کھانے کو پسند کرتا ہوں تاکہ کھانا زیادہ مفید ہو) (٣) اَنْ تَتَنَاوَلَ الطَّعَامَ السَّاخِنَ اَوِ الْبَارِدَ اَوْ بَیْنَ السَّاخِنِ وَالْبَارِدِ؟ (گرم یا ٹھنڈا کھانا تناول کرنا، یا گرم اور سرد کے درمیان؟)۔الجواب: اُفَضِّلُ اَنْ اَتَنَاوَلَ الطَّعَامَ بَیْنَ السَّاخِنِ وَالْبَارِدِ لِاَنَّ الطَّعَامَ السَّاخِنَ جِدًّا ضَارٌّ؛ (میں گرم اور سرد کے درمیان کھانا تناول کرنے کو ترجیح دیتا ہوں کیونکہ زیادہ گرم کھانا نقصان دہ ہے)۔-(٤) اَنْ تَجْتَمِعَ مَعَ الْاُسْرَۃِ عَلَی الطَّعَامِ اَوْ تَتَنَاوَلَ الطَّعَامَ مُنْفَرِدًا؟ (گھر والوں کے ساتھ کھانا کھانے پر اکٹھے ہونا یا اکیلے کھانا؟)۔الجواب: اُفَضِّلُ اَنْ اَجْتَمِعَ مَعَ الْاُسْرَۃِ عَلَی الطَّعَامِ فَاِنَّ الْبَرَکَۃَ مَعَ الْجَمَاعَۃِ؛ (میں گھر والوں کے ساتھ کھانا کھانے پر اکٹھے ہونے کو پسند کرتا ہوں کیونکہ برکت جماعت کے ساتھ ہے)۔-(٥) اَنْ تَنْفُخَ فِی الطَّعَامِ اَوِ الشَّرَابِ السَّاخِنِ اَوْ تَتْرُکَهٗ حَتّٰی یَبْرُدَ؟ (گرم کھانے یا پینے پر پھونک مارنا یا ٹھنڈا ہونے تک چھوڑ دینا؟)۔الجواب: اُفَضِّلُ اَنْ اَتْرُکَ الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ السَّاخِنَ حَتّٰی یَبْرُدَ فَاِنَّ الْحَارَّ لَا بَرَکَۃَ فِیْهِ؛ (میں گرم کھانے اور پانی کو ٹھنڈے ہونے تک چھوڑ دینے کو پسند کرتا ہوں کیونکہ گرم کھانے میں برکت نہیں ہے)۔-(٦) اَنْ تَتَنَاوَلَ الْوَجَبَاتِ السَّرِیْعَۃَ اَوِ الْخَفِیْفَۃَ؟ (فاسٹ فوڈ/ تیکھے کھانے کھانا یا ہلکے/گھریلو کھانے کھانا)۔ الجواب: اُفَضِّلُ اَنْ اَتَنَاوَلَ الْوَجَبَاتِ الْخَفِیْفَۃَ لِاَنَّ الْوَجَبَاتِ الْخَفِیْفَۃَ هِیَ اَفْضَلُ غِذَاءً لِلصِّحَّۃِ؛ (میں ہلکے کھانے کھانا پسند کرتا ہوں کیونکہ ہلکے کھانے صحت کیلئے بہترین غذا ہیں)۔-(٧) اَنْ تَاْکُلَ فَوْقَ الشِّبَعِ اَوْ دُوْنَ الشِّبَعِ؟ (شکم سیری سے زیادہ کھانا یا شکم سیری سے کم؟)۔الجواب: اُفَضِّلُ اَنْ آکُلَ دُوْنَ الشِّبَعِ, لِاَنَّ کَثْرَۃَ الْاَکْلِ تُحْدِثُ السِّمَنَ وَکَثْرَۃَ الْبَلْغَمِ وَالْکَسَلِ, وَالنَّوْمِ وَالْبَلَادَۃِ؛ (میں شکم سیری سے کم کھانے کو پسند کرتا ہوں، کیونکہ کھانے کی کثرت موٹاپا، کثرتِ بلغم، سستی، غنودگی اور کند ذہنی پیدا کرتی ہے)۔-(٨) اَنْ تَاْکُلَ جَالِسًا عَلَی الْاَرْضِ اَوِ الْکُرْسِیِّ اَوْ وَاقِفًا؟ (فرش یا کرسی پر بیٹھ کر یا کھڑے ہو کر کھانا؟)۔الجواب: اُفَضِّلُ اَنْ آکُلَ جَالِسًا عَلَی الْاَرْضِ لِاَنَّهٗ مِنَ السُّنَّۃِ؛ (میں فرش پر بیٹھ کر کھانے کو پسند کرتا ہوں، کیونکہ یہ سنت ہے)۔-(٩) اَنْ تَتَنَاوَلَ الطَّعَامَ فِیْ اَوْقَاتٍ مُخْتَلِفَۃٍ اَوْ فِیْ نَفْسِ الْوَقْتِ یَوْمِیًّا؟ (روزانہ مختلف اوقات میں یا ایک ہی وقت میں کھانا؟) الجواب: اُفَضِّلُ اَنْ اَتَنَاوَلَ الطَّعَامَ حَسَبَ الْحَاجَۃِ فِیْ ثَلَاثِ مَرَّاتٍ مُعَیَّنَۃٍ لِاَنَّ هٰذَا هُوَ مَا یُنَاسِبُ صِحَّتِیْ؛ (میں تین مخصوص اوقات میں ضرورت کے مطابق کھانا کھانے کو ترجیح دیتا ہوں، کیونکہ یہی میری صحت کے موافق ہے)۔

اَلتَّدْرِیْبُ الثَّانِیْ: فَکِّرْ فِی الْاِجَابَۃِ عَنِ الْاَسْئِلَۃِ التَّالِیَۃِ۔ (١): مَاذَا تَنْوِیْ بِطَعَامِكَ وَشَرَابِكَ؟ (کھانے پینے میں آپ کیا نیت کرتے ہیں؟) الجواب: اَنْوِیْ بِطَعَامِیْ وَشَرَابِی التَّقْوِیَۃَ عَلٰی عِبَادَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی؛ (میں اپنے کھانے پینے میں اللہ تعالیٰ کی عبادت پر قوت حاصل کرنے کی نیت کرتا ہوں)۔-(٢): کَیْفَ تَضَغُ الطَّعَامَ بِشَکْلٍ صَحِیْحٍ؟ (آپ کھانے کو صحیح طریقے سے کیسے چباتے ہیں؟)۔الجواب: اُصَغِّرُ اللُّقَمَ وَاُجَیِّدُ الْمَضْغَ بِحَیْثُ لَا یَرْتَفِعُ الصَّوْتُ عِنْدَ مَضْغِ الطَّعَامِ؛ (میں لقمے چھوٹے لیتا ہوں اور اچھی طرح چباتا ہوں اس حیثیت سے کہ کھانا چبانے کے وقت آواز پیدا نہ ہو)۔(٣): کَیْفَ تَشْرَبُ الْمَاءَ عَلٰی سُنَّۃِ النَّبِیِّ؟ (سنتِ نبی کے مطابق پانی کیسے پیتے ہیں؟)۔-الجواب: سُنَنُ شُرْبِ الْمَاءِ, هِیَ: ① اَلتَّسْمِیَۃُ, ② اَلشُّرْبُ بِالْیَدِ الْیُمْنٰی, ③ اَلتَّنَفُّسُ اِثْنَاءَ الشُّرْبِ خَارِجَ الْاِنَاءِ, ④ اَلشُّرْبُ جَالِسًا, ⑤ قَوْلُ "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" بَعْدَ الشُّرْبِ؛ (پانی پینے کی سنتیں یہ ہیں: ①بسم اللہ کہنا، ②دائیں ہاتھ سے پینا، ③پینے کے دوران برتن سے باہر سانس لینا، ④ بیٹھ کر پینا، ⑤پینے کے بعد الحمدللہ کہنا)۔-(٤): کَیْفَ تَاْکُلُ الطَّعَامَ وَفْقَ السُّنَّۃِ النَّبَوِیَّۃِ؟ (سنتِ نبوی کے مطابق کھانا کیسے کھاتے ہیں؟) الجواب: ① اَنْوِیْ بِاَکْلِی التَّقْوِیَ عَلٰی عِبَادَۃِ اللّٰہِ. (میں کھاتے وقت اللہ کی عبادت پر قوت حاصل کرنے کی نیّت کرتا ہوں) ② اَغْسِلُ یَدَیَّ اِلَی الرُّسْغَیْنِ قَبْلَ الطَّعَامِ وَبَعْدَہٗ؛ (کھانا کھانے سے پہلے اور بعد دونوں ہاتھ پہنچوں تک دھوتا ہوں) ③ اَنْصِبُ الرِّجْلَ الْیُمْنٰی وَاَجْلِسُ عَلَی الْیُسْرٰی (کھاتے وقت سیدھا پاؤں کھڑا رکھتا ہوں اور اُلٹے پر بیٹھتا ہوں)۔④ اَقُوْلُ "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ"۔(بسم اللہ پڑھتا ہوں)۔⑤ آکُلُ الطَّعَامَ عَلَی الْمَائِدَۃِ الْمَفْرُوْشَۃِ عَلَی الْاَرْضِ؛ (زمین پر بچھے ہوئے دسترخوان پر کھانا کھاتا ہوں)۔⑥ آخُذُ الْخُبْزَ بِالْیَدِ الْیُسْرٰی وَاَقْطَعُ بِالْیَدِ الْیُمْنٰی؛ (میں روٹی اُلٹے ہاتھ میں پکڑتا ہوں اور سیدھے ہاتھ سے توڑتا ہوں) ⑦ آکُلُ بِالْیَمِیْنِ وَبِثَلَاثَۃِ اَصَابِعَ اَیْ: بِالْاِبْهَامِ وَالْمُسَبِّحَۃِ وَالْوُسْطٰی؛ (میں سیدھے ہاتھ سے اور تین اُنگلیوں یعنی بیچ والی، شہادت کی اور انگوٹھے سے کھانا کھاتا ہوں)۔⑧ آکُلُ مِمَّا یَلِیَّ؛ (میں اپنی طرف کے کنارے سے کھاتا ہوں)۔ ⑨ اَلْعَقُ اَصَابِعِی الثَّلَاثَ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْاَکْلِ؛ (کھانے سے فراغت کے بعد اپنی تین انگلیاں چاٹتا ہوں) ⑩ اَحْمَدُ اللّٰہَ بَعْدَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ؛ (کھانے اور پینے کے بعد "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" کہتا ہوں)۔-(٥): مَاذَا تَفْعَلُ قَبْلَ تَنَاوُلِ وَجَبَاتِكَ وَبَعْدَہٗ؟ (آپ کھانا کھانے سے پہلے اور بعد میں کیا کرتے ہیں؟)۔ الجواب: اَغْسِلُ یَدَیَّ اِلَی الرُّسْغَیْنِ قَبْلَ تَنَاوُلِ وَجَبَاتِیْ وَبَعْدَہٗ, وَاَغْسِلُ مُقَدَّمَ الْفَمِ بَعْدَ الْمَضْمَضَۃِ؛ (میں کھانا کھانے سے پہلے اور بعد میں دونوں ہاتھوں کو کلائیوں تک ہاتھ دھوتا ہوں اور کلی کرنے کے بعد منہ کے اگلے حصے کو دھوتا ہوں)۔-(٦): کَیْفَ تَتَصَرَّفُ اِذَا لَمْ یُعْجِبْكَ الطَّعَامُ؟ (جب آپ کو کھانا پسند نہ آئے تو آپ کیسا معاملہ کرتے ہیں؟)۔الجواب: لَا اَعِیْبُ الطَّعَامَ, اِنِ اشْتَهَیْتُ اَکَلْتُ, وَاِلَّا تَرَکْتُ؛ (میں کھانے میں کسی قسم کا عیب نہیں لگاتا، اگر پسند ہو تو کھا لیتا ہوں، ورنہ چھوڑ دیتا ہوں)۔-(٧): کَیْفَ تَتَصَرَّفُ اِذَا رَاَیْتَ شَیْئًا غَرِیْبًا فِی الطَّعَامِ؟ (اگر آپ کو کھانے میں کوئی عجیب چیز نظر آئے تو آپ کیسے عمل کریں گے؟)۔ الجواب: اِنْ اَرَدْتُ اَنْ اَعِیْبَہٗ عِنْدَ الطَّبَّاخِ حَتّٰی لَا یَعُوْدَ لِمِثْلِ ذٰلِكَ فَاَرْشَدْتُ لَہٗ اِذَا کَانَ فِی الْخَلْوَۃِ؛ (اگر میں چاہوں کہ پکانے والے کے سامنے اس کی خامی بیان کروں تاکہ وہ ایسی بات نہ دہرائے تو میں اس کی رہنمائی کرتا ہوں جبکہ وہ تنہائی میں ہو)۔-(٨): کَیْفَ تَتَصَرَّفُ اِذَا تَاَخَّرَ الطَّعَامُ عَنِ الْمَوْعِدِ الْمُحَدَّدِ؟ (اگر کھانا مقررہ وقت سے لیٹ ہوجائے تو آپ کیسے کام کرتے ہیں؟) الجواب: اِذَا تَاَخَّرَ الطَّعَامُ عَنِ الْمَوْعِدِ الْمُحَدَّدِ فَاَنْتَظِرُ الطَّعَامَ بِصَبْرٍ وَبِتَحَمُّلٍ؛ (اگر کھانا وقتِ مقررہ سے لیٹ ہوجائے تو میں صبر و تحمل کے ساتھ کھانے کا انتظار کرتا ہوں)۔-(٩): اِسْاَلْ نَفْسَكَ, مَتٰی یَجِبُ اَنْ نَاْکُلَ؟ (اپنے آپ سے پوچھئے، ہمیں کب کھانا چاہیے؟)۔ الجواب: یَجِبُ اَنْ نَاْکُلَ الطَّعَامَ عِنْدَمَا نَشْعُرُ بِالْجُوْعِ الشَّدِیْدِ؛ (جب ہمیں بہت بھوک محسوس ہو تو ہمیں کھانا کھانا چاہیے)۔-

اَلتَّدْرِیْبُ الثَّالِثُ: (۱) کَوِّنْ سِتَّ جُمَلٍ یَکُوْنُ الْحَالُ فِیْهَا ظَرْفاً. مِثْلُ هٰذِهٖ: اَمَاطَ مَالَحِقَهَا مِنْ اَذًی:(ایسے چھ جملے بنایئے جن میں حال ظرف ہو، اس کی مثل: اس نے اس شئے کو ہٹا دیا جو اسے ملی اس حال میں کہ وہ نقصان دہ تھی)۔ الجواب: ❶ یَجْلِسُ التَّلَامِیْذُ فَوْقَ الْمَقَاعِدِ؛ (شاگرد بیٹھے ہیں اس حال میں کہ وہ میزوں کے اوپر ہیں)۔ ❷ رَاَیْتُ الْکِتَابَ لِزَیْدٍ؛ (میں نے کتاب دیکھی جبکہ وہ زید کی ہے)۔ ❸ قَرَاْتُ الْاَذْکَارَ بَعْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ؛ (میں نے پڑھے وہ وظائف جو نمازِ فجر کے بعد ہوتے ہیں)۔ ❹ جَاءَ زَیْدٌ عَلَی السَّیَّارَةِ؛ (زید آیا اس حال میں کہ وہ گاڑی پر سوار تھا)۔ ❺ رَاَیْتُ خَالِدًا بَیْنَ الْاَشْجَارِ؛ (میں نے دیکھا خالد کو اس حال میں کہ وہ درختوں کے درمیان موجود تھا)۔ ❻ رَاَیْتُ الْقَلَمَ فَوْقَ الْکِتَابِ؛ (میں نے دیکھا قلم، جب وہ کتاب پر تھا)۔۔(۲) اِسْتَخْدِمْ فِیْ سِتِّ جُمَلٍ "اِذَا" الظَّرْفِیَّةَ الشَّرْطِیَّةَ مِثْلُ هٰذِهٖ: اِذَا سَقَطَتِ اللُّقْمَةُ لَمْ یَدَعْهَا لِلشَّیْطَانِ: (اذا ظرفیہ شرطیہ چھ جملوں میں استعمال کیجئے، اس کی مثل: جب لقمہ گرجائے تو اسے شیطان کیلئے نہ چھوڑے)۔ الجواب: ❶ اِذَا تَجْتَهِدْ تَفُزْ؛ (جب تو کوشش کرے گا کامیاب ہوجائے گا) ❷ اِذَا صَبَرْتَ اُجِرْتَ؛ (جب تو صبر کرے گا تو تجھے اجر ملے گا) ❸ اِذَا اجْتَهَدْتَ نَجَحْتَ: (اگر تو محنت کرے گا تو کامیاب ہوگا)۔ ❹ اِذَا اَکَلْتُ الطَّعَامَ قَرَاْتُ بِسْمِ اللّٰهِ (جب میں کھانا کھاتا ہوں تو بسم اللہ پڑھتا ہوں)۔ ❺ اِذَا ذَهَبْتَ ذَهَبْتُ؛ (اگر تم جاؤ گے تو میں جاؤں گا)۔ ❻ اِذَا قَرَاْتَ الدَّرْسَ لَاتَتَکَلَّمْ؛ (جب تم سبق پڑھو تو باتیں مت کرو)۔۔(۳) اِسْتَخْدِمْ فِیْ سِتِّ جُمَلٍ "اِذَا" الظَّرْفِیَّةَ الشَّرْطِیَّةَ مِثْلُ هٰذِهٖ: اِذَا اَکَلَ اَحَدُکُمْ فَلْیَذْکُرِ اسْمَ اللّٰهِ (اذا ظرفیہ شرطیہ چھ جملوں میں استعمال کیجئے، اس کی مثل: جب تم میں سے کوئی کھائے تو اللہ کا نام لے)۔ الجواب: ❶ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ؛ (اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے غور سے سنو)۔ ❷ فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ؛ (جب تم مطمئن ہوجاؤ تو نماز قائم کرو)۔ ❸ وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ؛ (اور اے حبیب! جب تم سے میرے بندے میرے بارے میں سوال کریں تو بیشک میں نزدیک ہوں)۔ ❹ فَاِذَا قَضَیْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْکُرُوا اللّٰهَ؛ (جب تم نماز پڑھ لو تو اللہ کو یاد کرو)۔ ❺ اِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ یَشْفِیْنِ؛ (جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہی مجھے شفاء دیتا ہے)۔ ❻ اِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَالنَّهَارُ مَوْجُوْدٌ؛ (جب سورج طلوع ہوگا تو دن موجود ہوگا)۔۔

اَلتَّدْرِیْبُ الرَّابِعُ: تَرْجِمْ مِنَ الْاُرْدِیَّةِ اِلَی الْعَرَبِیَّةِ۔ الجواب: فاسٹ فوڈ آج کل ہمارے معاشرے میں بہت عام ہیں اور لوگ بہت شوق سے کھاتے ہیں، مگر اس کا استعمال انسانی صحت کیلئے خطرناک ثابت ہوسکتا ہے؛ اَلْوَجَبَاتُ السَّرِیْعَةُ شَائِعَةٌ جِدًّا فِیْ مُجْتَمَعِنَا فِی الْوَقْتِ الْحَاضِرِ وَیَاْکُلُهَا النَّاسُ بِرَغْبَةٍ کَثِیْرَةٍ وَلٰکِنَّ اسْتِعْمَالَهَا یُمْکِنُ اَنْ یَّکُوْنَ خَطِیْرًا عَلٰی صِحَّةِ الْاِنْسَانِ۔ انسان کو جن چیزوں کے بارے میں معلوم ہو کہ وہ اس کیلئے نقصان دہ ہیں یا بیماری کا سبب بن سکتی ہیں اسے ان سے پرہیز کرنا چاہیے، بیمار انسان کو صحت یابی کیلئے خصوصی طور پر پرہیز کرنا چاہیے؛ یَجِبُ عَلَی الْاِنْسَانِ اَنْ یَّتَجَنَّبَ الْاَشْیَاءَ الَّتِیْ یَعْلَمُ اَنَّهَا مُؤْذِیَةٌ لَّهٗ اَوْ یُمْکِنُ اَنْ تَسَبَّبَ الْمَرَضَ. وَیَجِبُ عَلَی الشَّخْصِ الْمَرِیْضِ اَنْ یَّمْتَنِعَ خَاصَّةً لِلشِّفَاءِ۔ کھانا تو آپ نے اپنے لئے کھانا ہی ہوتا ہے اگر وہی کھانا آپ شریعت اور سنت کے مطابق کھائیں گے تو اسی کھانے کا ثواب زیادہ ملے گا؛ اَلطَّعَامُ هُوَ مَاتَاْکُلُهٗ لِنَفْسِكَ. فَاِنْ اَکَلْتَ مِنْ نَفْسِ الطَّعَامِ فِی الشَّرِیْعَةِ وَالسُّنَّةِ. فَاِنَّ اَجْرَ هٰذَا الطَّعَامِ یَکُوْنُ کَبِیْرًا۔ تو کیوں نا کھانا آج سے سنت کے مطابق کھایا جائے کھانا کھانے سے پہلے اور کھانا کھانے کے بعد ہاتھوں کو دھوئیں، کھانا سکون کے ساتھ سنت کے مطابق بیٹھ کر کھائیں، کھانا کھانے سے پہلے اور بعد کی دعا پڑھیں؛ فَلِمَاذَا لَاتَاْکُلُ طَعَامًا حَسَبَ السُّنَّةِ مِنَ الْاٰنِ فَصَاعِدًا. اِغْسِلْ یَدَیْكَ قَبْلَ الْاَکْلِ وَبَعْدَ الْاَکْلِ. کُلْ وَاَنْتَ جَالِسٌ بِهُدُوْءٍ حَسَبَ السُّنَّةِ. اِقْرَءِ الدُّعَاءَ قَبْلَ الْاَکْلِ وَبَعْدَهٗ۔

اَلتَّدْرِیْبُ الْخَامِسُ۔ (۱) هَلْ اَعْجَبَتْكَ هٰذِهِ الْقِصَّةُ. اُذْکُرْ لِمَاذَا؟ وَاِنْ لَمْ تُعْجِبْكَ فَلِمَاذَا؟۔ الجواب: نَعَمْ! اَعْجَبَتْنِیْ هٰذِهِ الْقِصَّةُ لِاَنَّ هٰذِهِ الْقِصَّةَ تُعَلِّمُنَا کَیْفَ یُمْکِنُنَا اِتِّبَاعَ السُّنَّةِ الْغِذَائِیَّةِ لِلنَّبِیِّ الْحَبِیْبِ؛ (جی ہاں! مجھے یہ قصہ پسند آیا ہے کیونکہ یہ قصہ ہمیں سکھاتا ہے کہ ہم پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی غذائی سنت پر کیسے عمل کرسکتے ہیں)۔۔(۲) مَاذَا اَعْجَبَكَ فِیْ هٰذِهِ الْقِصَّةِ. وَلِمَاذَا؟۔الجواب: اَعْجَبَنِیْ هٰذَا الْحَدِیْثُ کَثِیْرًا الَّذِیْ قَالَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "اِذَا اَکَلَ اَحَدُکُمْ فَلْیَذْکُرِ اسْمَ اللّٰهِ فَاِنْ نَسِیَ اَنْ یَّذْکُرَ اسْمَ اللّٰهِ فِیْ اَوَّلِهٖ فَلْیَقُلْ: بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَآخِرَهٗ" لِاَنَّ مَنْ نَسِیَ اَنْ یَّقُوْلَ "بِسْمِ اللّٰهِ" لَا یُحْرَمُ اَیْضاً؛ (مجھے یہ حدیث بہت پسند آئی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کھائے تو اللہ کا نام لے، اگر شروع میں اللہ کا نام بھول جائے تو اسے بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَآخِرَهٗ کہنا چاہیئے، کیونکہ جو "بسم اللّٰہ" کہنا بھول جائے اسے بھی محروم نہیں رکھا گیا)۔۔(۳) لَخِّصْ فِکْرَةَ الْقِصَّةِ بِاَلْفَاظِكَ الْخَاصَّةِ بِاَمَانَةٍ دُوْنَ التَّقَیُّدِ بِفِقْرَاتِ النَّصِّ الْاَصْلِیِّ۔الجواب: سَنَتَحَدَّثُ الْیَوْمَ عَنْ آدَابِ تَنَاوُلِ الطَّعَامِ: اَلْمُسْلِمُ یَاْکُلُ وَیَشْرَبُ لِلْمُحَافَظَةِ عَلٰی سَلَامَةِ بَدَنِهٖ حَتّٰی یَعْبُدَ اللّٰهَ؛ (آج ہم کھانے کے آداب پر بات کریں گے: ایک مسلمان اللہ کی عبادت کیلئے اپنے جسم کی سالمیت کو برقرار رکھنے کیلئے کھاتا پیتا ہے)۔ وَیَحْتَرِمُ آدَابَ الشَّرِیْعَةِ فِیْ اَکْلِهٖ وَشُرْبِهٖ حَتّٰی یَنَالَ اَجْرَ مَا یَاْکُلُ وَیَشْرَبُ. وَیَغْسِلُ یَدَیْهِ قَبْلَ وَبَعْدَ الْاَکْلِ؛ (وہ اپنے کھانے پینے میں شرعی آداب کی پابندی کرتا ہے تاکہ جو کچھ وہ کھائے پیئے اس کا ثواب ملے، کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ دھوتا ہے)۔ وَیَضَعُ الطَّعَامَ عَلَی الْمَائِدَةِ الْمَفْرُوْشَةِ عَلَی الْاَرْضِ. وَیَذْکُرُ اسْمَ اللّٰهِ. وَلَا یَعِیْبُ الطَّعَامَ. وَیَاْکُلُ بِثَلَاثِ اَصَابِعَ مِنْ یَدِهِ الْیُمْنٰی. وَیَحْمَدُ اللّٰهَ بَعْدَ الْاَکْلِ وَالشُّرْبِ؛ (وہ فرش پر بچھے ہوئے دسترخواں پر کھانا رکھتا ہے، اللہ کا نام لیتا ہے، کھانے میں عیب نہیں لگاتا، اپنے داہنے ہاتھ کی تین انگلیوں سے کھاتا ہے، کھانے پینے کے بعد اللہ کی حمد کرتا ہے)۔

◈ قِصَّةُ لَاتَکْذِبْ ◈ ("جھوٹ نہ بولنا" کی کہانی)

کَانَ شَابٌّ یَرْتَکِبُ الْکَثِیْرَ مِنَ الْکَبَائِرِ. فَقَدْ کَانَ یَتَعَاطَی الْمُخَدِّرَاتِ وَیَعُقُّ وَالِدَیْهِ. وَیَکْذِبُ دَائِمًا عَلٰی وَالِدَیْهِ وَاِخْوَتِهٖ وَیَفْعَلُ اَشْیَاءَ اُخْرٰی تُغْضِبُ اللّٰهَ تَعَالٰی؛ (ایک نوجوان بہت سے بڑے گناہ کیا کرتا تھا، وہ منشیات کا استعمال کرتا تھا، اپنے والدین کی نافرمانی کرتا تھا، ہمیشہ اپنے والدین اور بہن بھائیوں سے جھوٹ بولتا تھا، اور ایسے دوسرے کام کرتا تھا جو اللہ کو ناراض کرتے ہیں)۔ وَفِیْ یَوْمٍ مِنَ الْاَیَّامِ قَرَّرَ الشَّابُّ اَنْ یَّتُوْبَ اِلَی اللّٰهِ وَیَتْرُكَ الْمَعَاصِیَ کُلَّهَا وَاَنْ یَّعْمَلَ عَمَلًا صَالِحًا. لِیَرْضَی اللّٰهُ عَنْهُ وَیُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ؛ (اور ایک دن اس نوجوان نے اللہ سے توبہ کرنے اور تمام گناہوں کو چھوڑ کر نیک اعمال کرنے کا فیصلہ کیا، تاکہ خدا اس سے راضی ہو اور اسے جنت میں داخل کرے)۔ اَخَذَ یُحَاوِلُ اَنْ یُّقْلِعَ عَنِ الذُّنُوْبِ لٰکِنَّهٗ کَانَ یَعُوْدُ اِلَیْهَا مَرَّةً اُخْرٰی وَیَشْعُرُ بِالْحُزْنِ الشَّدِیْدِ وَفَجْاَةً قَرَّرَ اَنْ یَّذْهَبَ اِلٰی عَالِمٍ مِّنَ الْعُلَمَاءِ الْاَفَاضِلِ. لِیَسْاَلَهٗ: کَیْفَ یَتَخَلَّصُ مِنْ هٰذِهِ الذُّنُوْبِ وَالْمَعَاصِیْ؟ (وہ گناہوں سے چھٹکارا پانے کی کوشش کر رہا تھا، لیکن وہ دوبارہ ان کے پاس واپس آجاتا اور شدید غم محسوس کرتا، اور اچانک اس نے افاضل علماء میں کسی عالم کے پاس جانے کا فیصلہ کیا اور اس سے پوچھنے کا ارادہ کیا کہ وہ ان گناہوں اور خطاؤں سے کیسے چھٹکارا پاسکتا ہے؟)۔ ذَهَبَ الشَّابُّ اِلٰی عَالِمٍ جَلِیْلٍ وَقَالَ لَهٗ: اَیُّهَا الشَّیْخُ الْفَاضِلُ! اَنَا اَفْعَلُ کَثِیْرًا مِنَ

اَلْمَعَاصِیْ وَاُرِیْدُ اَنْ اَتُوْبَ. وَلٰکِنْ لَااَسْتَطِیْعُ. فَمَاذَا اَفْعَلُ؟ (وہ نوجوان ایک بڑے عالم کے پاس گیا اور اس سے کہا: اے صاحبِ علم وفضل! میں بہت گناہ کرتا ہوں اور میں توبہ کرنا چاہتا ہوں، لیکن میں نہیں کرسکتا، تو مجھے کیا کرنا چاہیے؟)۔قَالَ لَهُ الْعَالِمُ: اِذَا اَرَدْتَّ اَنْ تَتُوْبَ تَوْبَةً صَادِقَةً وَلَاتَرْجِعُ مَرَّةً اُخْرٰی اِلَی الْمَعَاصِی سَاُخْبِرُكَ عَنِ الطَّرِیْقَةِ وَلٰکِنْ بِشَرْطٍ وَاحِدٍ.. (عالم نے اس سے کہا: اگر تم سچے دل سے توبہ کرنا چاہتے ہو اور دوبارہ گناہ کی طرف نہیں لوٹنا چاہتے تو میں تمہیں طریقہ بتاتا ہوں لیکن ایک شرط کے ساتھ)۔قَالَ لَهُ الشَّابُّ: مَاهُوَ الشَّرْطُ؟ قَالَ لَهُ الْعَالِمُ: اَلشَّرْطُ هُوَاَنْ تَکُوْنَ صَادِقاً فِیْ کُلِّ الْاَحْوَالِ مَعَ الْجَمِیْعِ وَمَعَ نَفْسِكَ. وَلَاتَکْذِبْ اَبَدًا؛ (نوجوان نے اس سے کہا: کیا شرط ہے؟ عالم نےاس سے کہا: شرط یہ ہے کہ ہرحال میں سب کے ساتھ اور اپنے ساتھ سچے رہو اور کبھی جھوٹ نہ بولو)۔ وَنَصَحَهُ الْعَالِمُ کَثِیْرًا مِنَ النَّصَائِحِ الذَّهَبِیَّةِ. وَقَالَ لَهُ: عَلَیْكَ اِتِّبَاعُهَا اِذَا کُنْتَ تَرْغَبُ فِی التَّخَلُّصِ مِنَ الذُّنُوْبِ وَالثَّبَاتِ عَلَی التَّوْبَةِ وَتَحْقِیْقِ النَّجَاحِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ؛ (اس عالم نے اسے بہت سے سنہری نصیحتیں کیں، اور اس نے اس سے کہا: اگر تم گناہوں سے چھٹکارا حاصل کرنا، توبہ پر ثابت قدم رہنا اور دنیا وآخرت میں کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہوتو تم پر ان کی پیروی کرنا لازم ہے)۔ثُمَّ رَجَعَ الشَّابُّ بَعْدَ اَنْ عَاهَدَهُ عَلٰی اَنْ یَکُوْنَ صَادِقًا وَیَتْرُكَ الْکَذِبَ؛ (پھر وہ نوجوان اس سے سچا رہنےاور جھوٹ کو چھوڑنے کا وعدہ کرکے لوٹ آیا)۔وَبَعْدَ بُرْهَةٍ اَرَادَ الشَّابُّ اَنْ یَسْرِقَ تَذَکَّرَ اَنَّ السَّرِقَةَ حَرَامٌ وَاَنَّهُ عَاهَدَ الشَّیْخَ عَلٰی اَلَّا یَکْذِبَ. وَاَنَّ الشَّیْخَ سَوْفَ یَسْاَلُهُ: هَلْ سَرَقْتَ اَمْ لَا..؟ فَمَاذَا سَیَقُوْلُ لَهُ. فَعَادَ وَلَمْ یَسْرِقْ۔ (تھوڑی دیر کے بعد نوجوان نےچوری کرنا چاہی، اسے یاد آیا کہ چوری حرام ہے، حالانکہ اس نے شیخ سے وعدہ کیاہے کہ وہ جھوٹ نہیں بولے گا، اور شیخ اس سے پوچھے گا: تم نےچوری کی یا نہیں؟ تو وہ اسے کیا کہے گا، چنانچہ وہ لوٹ آیا اور چوری نہیں کی)۔وَلَمَّا اَرَادَ اَنْ یَشْرَبَ الْخَمْرَ تَذَکَّرَ اَنَّ اللهَ تَعَالٰی حَرَّمَ الْخَمْرَ. وَاَنَّهُ عَاهَدَ الشَّیْخَ عَلٰی اَلَّا یَکْذِبَ. وَاَنَّ الشَّیْخَ سَوْفَ یَسْاَلُهُ: هَلْ شَرِبْتَ الْخَمْرَ اَمْ لَا..؟ فَمَاذَا سَیَقُوْلُ لَهُ. فَعَادَ وَاَقْلَعَ عَنْ تَنَاوُلِ الْخَمْرِ؛ (اور جب اس نے شراب پینا چاہی تو اسے یاد آیا کہ اللہ تعالٰی نے شراب کو حرام کیاہے اور اس نے شیخ سے جھوٹ نہ بولنے کا عہد کیا ہے اور شیخ اس سے پوچھے گا: تم نے شراب پی تھی یا نہیں؟ تو وہ اسے کیا کہےگا، چنانچہ وہ واپس چلاگیا اور شراب پینے سے باز آگیا)۔ وَهٰکَذَا کُلَّمَا فَکَّرَ اَنْ یَفْعَلَ اَیَّ ذَنْبٍ تَذَکَّرَ اَنَّ اللهَ حَرَّمَ ذٰلِكَ. وَاَنَّهُ قَدْ عَاهَدَ الشَّیْخَ عَلٰی اَلَّا یَکْذِبَ. فَکَانَ ذٰلِكَ سَبَباً لِهِدَایَتِهٖ وَتَرْكِ الْمَعَاصِیْ؛ (اسی طرح جب بھی وہ کسی گناہ کے کرنے کا سوچتا تو اسے یاد آجاتا کہ اللہ تعالٰی نے اس سے منع کیا ہے اور اس نے شیخ سے جھوٹ نہ بولنے کا عہد کیا تھا، تو یہ اس کی رہنمائی اور گناہوں کو چھوڑنے کا سبب بنتا تھا)۔اَلدَّرْسُ الْمُسْتَفَادُ مِنَ الْقِصَّةِ؛ (کہانی سے حاصل شدہ سبق): اَنَّ الصِّدْقَ مِنْ اَعْظَمِ الْاَخْلَاقِ الْاِسْلَامِیَّةِ الَّتِیْ یَجِبُ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ یَتَحَلّٰی بِهَا وَلَقَدْ رَاَیْنَا اَنَّ هٰذَا الرَّجُلَ تَرَكَ کُلَّ الْمَعَاصِیْ. لِاَنَّهُ قَدْ تَرَكَ الْکَذِبَ وَتَحَلّٰی بِالصِّدْقِ؛ (یہ کہ سچائی ان اسلامی اخلاقیات میں سے عظیم ترین ہے جن سے آراستہ ہونا ہر مسلمان پر لازم ہے، اور ہم نے دیکھا ہے کہ اس شخص نے تمام گناہوں کو چھوڑ دیا، کیونکہ اس نے جھوٹ بولنا چھوڑ دیا تھا اور سچائی سے آراستہ ہوگیا تھا)۔قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "عَلَیْکُمْ بِالصِّدْقِ. فَاِنَّ الصِّدْقَ یَهْدِیْ اِلَی الْبِرِّ. وَاِنَّ الْبِرَّ یَهْدِیْ اِلَی الْجَنَّةِ. وَمَایَزَالُ الرَّجُلُ یَصْدُقُ وَیَتَحَرَّی الصِّدْقَ حَتّٰی یُکْتَبَ عِنْدَاللهِ صِدِّیْقًا. وَاِیَّاکُمْ وَالْکَذِبَ. فَاِنَّ الْکَذِبَ یَهْدِیْ اِلَی الْفُجُوْرِ. وَاِنَّ الْفُجُوْرَ یَهْدِیْ اِلَی النَّارِ. وَمَایَزَالُ الرَّجُلُ یَکْذِبُ وَیَتَحَرَّی الْکَذِبَ حَتّٰی یُکْتَبَ عِنْدَاللهِ کَذَّابًا" (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سچائی کو لازم پکڑو کہ سچ نیکی کی طرف رہنمائی کرتاہے اور نیکی جنت کی جانب رہنمائی کرتی ہے اور آدمی ہمیشہ سچ بولتاہے اور سچ کی تلاش میں رہتاہے حتی کہ اسے اللہ کے ہاں صدیق لکھاجاتا ہے اور جھوٹ سےبچو، جھوٹ گناہ کی جانب لے جاتاہے اور گناہ جہنم کی جانب لے جاتاہے اور آدمی ہمیشہ جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹ میں کوشش کرتا رہتا ہےتو اسے اللہ کے ہاں جھوٹا لکھا جاتا ہے)۔

اَلتَّدْرِیْبُ الْاَوَّلُ: هَاتِ اَسْئِلَةً لِلْجُمَلِ الْاٰتِیَةِ۔(۱) مَاذَا کَانَ الشَّابُّ یَفْعَلُ؟ (نوجوان کیا کر رہا تھا؟)۔الجواب: کَانَ الشَّابُّ یَقْتَرِفُ الذُّنُوْبَ؛ (نوجوان گناہ کر رہا تھا)۔۔(۲): مَاذَا قَرَّرَ الشَّابُّ؟ (نوجوان نے کیافیصلہ کیا؟)۔الجواب: قَرَّرَ الشَّابُّ اَنْ یُقْلِعَ عَنِ الْمَعْصِیَةِ وَیُسَارِعَ اِلٰی فِعْلِ الْخَیْرَاتِ وَالطَّاعَاتِ؛ (نوجوان نے گناہ چھوڑنے اور نیک اعمال اور عبادات میں سبقت کرنے کا فیصلہ کیا)۔۔(۳): کَمْ شَرْطًا یُکَلِّفُ الْعَالِمُ الشَّابَّ؟ (عالم نےنوجوان کوکتنی شرطیں پوری کرنے کا پابند کیاتھا؟)۔الجواب: اِنَّمَا لَمْ یُکَلِّفِ الْعَالِمُ الشَّابَّ اِلَّا شَرْطاً وَاحِدًا؛ (البتہ عالم نے نوجوان کو صرف ایک شرط پوری کرنے کا پابند کیاتھا)۔۔(٤): مَاذَا وَعَدَ الشَّابُّ؟ (نوجوان نے کیا وعدہ کیاتھا؟)۔الجواب: وَعَدَ الشَّابُّ بِاَنْ یَتْرُكَ الْکَذِبَ؛ (نوجوان نے جھوٹ بولنے سے باز رہنے کا وعدہ کیاتھا)۔۔(۵): کَیْفَ اِبْتَعَدَ الشَّابُّ عَنِ الْمَعَاصِیْ وَالذُّنُوْبِ؟ (نوجوان بداعمالیوں اور گناہوں سے کیسےدور رہتا رہا؟)۔الجواب: اِذَا حَاوَلَ الشَّابُّ اَنْ یَقْتَرِفَ ذَنْباً تَذَکَّرَ وَعْدَ الشَّیْخِ وَابْتَعَدَ عَنِ الْمَعَاصِیْ وَالذُّنُوْبِ؛ (جب نوجوان گناہ کرنے کی کوشش کرتا تو اسے شیخ کاوعدہ یاد آجاتا اور وہ بداعمالیوں اور گناہوں سےدور رہتا رہا)۔۔(٦): مَاحَصَلَ الشَّابُّ مِنَ الصِّدْقِ؟ (نوجوان کو سچائی سے کیا ملا؟)۔الجواب: کَانَ التَّحَلِّیْ بِالصِّدْقِ سَبَباً لِهِدَایَةِ الشَّابِّ وَاسْتِقَامَتِهٖ؛ (سچائی کے ساتھ آراستہ ہونا اس نوجوان کی ہدایت واستقامت کا سبب ہوا)۔

اَلتَّدْرِیْبُ الثَّانِیْ: مَاذَا تَفْعَلُ؟ وَلِمَاذَا؟۔(۱): اِذَا کَذَبَ عَلَیْكَ اَفْضَلُ صَدِیْقٍ لَكَ فَهَلْ مَازِلْتَ صَدِیْقاً لَهُ اَوْ تَرَکْتَهُ؟ (اگر آپ کا بہترین دوست آپ سے جھوٹ بولتاہےتو کیا آپ اب بھی اس کےدوست رہیں گے یا اسے چھوڑ دیں گے؟)۔۔الجواب: سَاَشْرَحُ لِصَدِیْقِیْ اَنَّ الْکَذِبَ عَادَةٌ سَیِّئَةٌ. اُتْرُکْهُ. اِذَا لَمْ یَتَوَقَّفْ. سَاَتْرُکُهُ؛ لِقَوْلِ النَّبِیِّ صلی الله علیه وسلم: اَلْمَرْءُ عَلٰی دِیْنِ خَلِیْلِهٖ فَلْیَنْظُرْ اَحَدُکُمْ مَنْ یُخَالِلُ (میں اپنےدوست کو سمجھاؤں گاکہ جھوٹ بولنابری عادت ہے، اِسے چھوڑ دو، اگر وہ باز نہ آیا تو میں اسے چھوڑ دوں گا، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نےفرمایا: آدمی اپنےدوست کےدین پر ہوتاہے، لہٰذا تم میں سے ہرشخص کو یہ دیکھناچاہیے کہ وہ کس سےدوستی کررہاہے)۔۔(۲) عِنْدَمَا یَکْذِبُ الصَّدِیْقُ وَتَعْرِفُ ذٰلِكَ فَهَلْ تَتْرُکُهُ لِیُکْمِلَ حَدِیْثَهُ. لِکَیْ لَاتَجْرَحَهُ. اَوْ تُضَایِقُهُ؟ (جب کوئی دوست جھوٹ بولتاہے اور آپ اُسے جانتے ہیں تو کیا آپ اُسے اپنی بات ختم کرنے کیلئے چھوڑ دیتے ہیں، تاکہ آپ اسے تکلیف نہ پہنچائیں، یا اُسے پریشان کرتے ہیں؟)۔۔الجواب: سَاَسْتَمِعُ بِارْتِیَاحٍ وَاُحَاوِلُ اَنْ اَشْرَحَ الْحَقِیْقَةَ بِطَرِیْقَةٍ جَیِّدَةٍ لِاُزِیْلَ سُوْءَ فَهْمِهٖ؛ (میں اطمینان سےسنوں گا اور سچائی اچھے طریقے سے سمجھانے کی کوشش کروں گا حتی کہ میں اس کی غلط فہمی دور کر دوں)۔۔(۳): لَوِاکْتَشَفْتَ اَنَّ اَخَاكَ یُشَاهِدُ الْاَفْلَامَ وَیُصَادِقُ فَتَاةً فَهَلْ تُخْبِرُ اُمَّكَ وَاَبَاكَ بِاَمْرِهٖ. اَوْ تَنْهَاهُ بِنَفْسِكَ وَتَقُوْمُ بِالتَّوْجِیْهِ وَالْاِرْشَادِ؟ (اگر آپ کو معلوم ہوکہ آپ کا بھائی فلمیں دیکھتاہے اورکسی لڑکی سےدوستی کرتاہےتو کیا آپ اس کے بارےمیں اپنے ماں، باپ کو بتائیں گے یا آپ اُسےخود روکیں گےاور خود خیال رکھیں گےاور رہنمائی کریں گے؟)۔۔الجواب: سَاَفْعَلُ مَاهُوَ اَکْثَرُ فَائِدَةً؛ (میں وہی کروں گا جو سب سےزیادہ مفید ہوگا)۔۔(٤): اِذَا لَمْ یُؤَدِّ اِبْنُكَ صَلَاةً وَلَمْ یَصُمْ رَمَضَانَ وَلَمْ یُبَالِ بِاَمْرِاللهِ بَلِ ارْتَکَبَ مَحَارِمَهُ وَتَرَكَ طَاعَتَهُ فَهَلْ تُهَدِّدُهُ وَتَنْصَحُهُ اَوْ تُعَاقِبُهُ؟ (اگر آپ کابیٹا نماز نہ پڑھے، رمضان کےروزے نہ رکھے اور اللہ کے حکم کی پرواہ نہ کرے، بلکہ ناجائز کاموں کا ارتکاب کرے، اور اطاعتِ الٰہی کو چھوڑ دے، تو کیا آپ اسے ڈرائیں گے اورنصیحت کریں گے یا سزا دیں گے؟)۔۔الجواب: سَاَتَّبِعُ کُلَّ طَرِیْقَةٍ مُنَاسِبَةٍ لِاَنَّ اللهَ تَعَالٰی یَقُوْلُ: یٰاَیُّهَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْا

اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا؛ (میں ہر مناسب طریقہ اختیار کروں گا کیونکہ اللہ تعالی فرماتاہے: اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو آگ (جہنم) سے بچاؤ)۔۔(٥): اِذَا سَبَّكَ اَحَدٌ وَهُوَ قَرِيْبٌ مِنْكَ اَوْ عَزِيْزٌ عَلَيْكَ فَهَلْ تَسْكُتُ وَلَا تَرُدُّ عَلَيْهِ اَوْ يَكُوْنُ رَدُّ فِعْلِكَ حَسَبَ هٰذَا الشَّخْصِ وَحَسَبَ نَوْعِ الشَّتَائِمِ؟ (اگر کوئی آپ کو گالی دے جبکہ وہ آپ کے قریب ہو یا آپ کا عزیز ہو تو کیا آپ خاموش رہیں گے اور اسے جواب نہیں دیں گے یا آپ اس شخص کے مطابق اور گالیوں کی قسم کے مطابق رد عمل دیں گے؟)۔الجواب: سَاَتَّبِعُ هٰذَا الْاَمْرَ الْقُرْآنِيَّ "خُذِ الْعَفْوَ" وَهٰذَا الْاَمْرَ الْقُرْآنِيَّ "اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ السَّيِّئَةَ" (میں اس قرانی حکم "اے محبوب معاف کرنا اختیار کرو" اور اس قرانی حکم "سب سے اچھی بھلائی سے برائی کو دفع کرو" پر عمل کروں گا)۔۔

اَلتَّدْرِيْبُ الثَّالِثُ: اُكْتُبْ عَنْ كَيْفِيَّةِ التَّخَلُّصِ مِنَ الذُّنُوْبِ حَوَالَيْ 90 كَلِمَةً: (گناہوں سے چھٹکارا پانے کے بارے میں 90 کلمات لکھیں)۔الجواب: يَسْتَطِيْعُ الْاِنْسَانُ اَنْ يَّتَخَلَّصَ مِنَ الذُّنُوْبِ عَلَى الطَّرِيْقَةِ التَّالِيَةِ: (انسان مندرجہ ذیل طریقے سے گناہوں سے نجات پاسکتاہے)۔① "اَلْاِعْتِرَافُ بِالْخَطَأِ" لَابُدَّ اِبْتِدَاءً اَنْ يُدْرِكَ اَنَّهُ مُذْنِبٌ، وَاَنْ لَا يُهَوِّنَ ذَنْبَهُ؛ ("غلطی کا اعتراف کرنا" سب سے پہلے، اسے یہ سمجھنا چاہیے کہ وہ گناہگار ہے، اور وہ اپنے گناہ کو ہلکا نہ سمجھے)۔② "اَلْاِسْتِعَانَةُ بِاللهِ" يَنْبَغِيْ عَلَى الْمُسْلِمِ الْاِلْتِجَاءُ اِلَى اللهِ وَالْاِلْحَاحُ فِي الدُّعَاءِ اَنْ يُطَهِّرَ الْقَلْبَ مِنَ الذُّنُوْبِ وَالْمَعَاصِيْ. فَالدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ. وَقَالَ اللهُ تَعَالٰى: وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ؛ ("اللہ سے مدد مانگنا" ایک مسلمان کو اللہ کی طرف رجوع کرنا چاہئے اور دل کو گناہوں اور خطاؤں سے پاک کرنے کیلئے دعا پر اصرار کرنا چاہئے، کیونکہ دعا مؤمن کا ہتھیار ہے، اور اللہ نے فرمایا: اور اے حبیب! جب تم سے میرے بندے میرے بارے میں سوال کریں تو بیشک میں نزدیک ہوں، میں دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں جب وہ مجھ سے دعا کرے)۔③ "تَذَكُّرُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ" يَجِبُ عَلَى الْمُذْنِبِ اَنْ يَتَذَكَّرَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ، وَالْبَعْثَ وَالْجَزَاءَ، وَاَنَّنَا مُحَاسَبُوْنَ عَلٰى اَعْمَالِنَا؛ ("جنت اور جہنم کو یاد رکھنا" گنہگار شخص کو جنت اور جہنم، قیامت اور جزا کو یاد رکھنا چاہیے، اور یہ کہ ہم اپنے اعمال کیلئے جوابدہ ہوں گے)۔④ "تَذَكُّرُ رَحْمَةِ اللهِ" لَابُدَّ اَنْ يَعْلَمَ الْاِنْسَانُ الَّذِيْ وَقَعَ فِي الذَّنْبِ، اَنَّ اللهَ غَفُوْرٌ رَحِيْمٌ بِعِبَادِهِ. فَلَابُدَّ اَنْ يَّعِيْشَ الْاِنْسَانُ بَيْنَ خَوْفٍ مِنْ عَذَابِ اللهِ، وَرَجَاءٍ فِيْ رَحْمَةِ اللهِ ("اللہ کی رحمت کو یاد رکھنا" جو شخص گناہ میں پڑگیا ہے اُسے معلوم ہونا چاہئے کہ اللہ اپنے بندوں کو معاف کرنے والا اور مہربان ہے، اس لئے انسان کو اللہ کے عذاب کے خوف اور اللہ کی رحمت کی امید کے درمیان زندگی گزارنی چاہئے)۔⑤ "تَذَكُّرُ الْمَوْتِ" يَجْدُرُ بِالْمُسْلِمِ تَذْكِيْرُ نَفْسِهِ اِنَّ الْاِنْسَانَ يَعِيْشُ فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا كَعَابِرِ سَبِيْلٍ مَرَّ عَلٰى بَلْدَةٍ غَرِيْبَةٍ، وَيُرِيْدُ اَنْ يُكْمِلَ طَرِيْقَهُ، فَيَاْخُذُ مِنْهَا مَا يَحْتَاجُهُ لِلْمَسِيْرِ، وَلَا يَزِيْدُ عَلٰى ذٰلِكَ، وَهٰكَذَا الدُّنْيَا، لَابُدَّ اَنْ نَاْخُذَ مِنْهَا مَا يُعِيْنُنَا عَلَى الدَّارِ الْآخِرَةِ؛ ("موت کو یاد کرنا" ایک مسلمان کو اپنے آپ کو یاد دلانا چاہئے کہ ایک انسان اس دنیا میں ایسے راستہ چلنے والے (مسافر) کی طرح رہتا ہے جو ایک اجنبی شہر سے گزرا ہے، اور وہ اپنا راستہ مکمل کرنا چاہتا ہے، اس لیے وہ اس میں سے سفر کے لیے جس چیز کی ضرورت ہے لے لیتا ہے، اور اس سے زیادہ نہیں کرتا۔یہ دنیا ایسی ہی ہے ہمیں اس سے وہ چیز لینی چاہیے جو آخرت میں ہمارے کام آئے)۔⑥ "اَلصِّدْقُ فِي التَّوْبَةِ" يَنْبَغِيْ لِلْمُذْنِبِ اَنْ يَّتُوْبَ اِلَى اللهِ تَوْبَةً صَادِقَةً. يَعْزِمُ فِيْهَا عَلٰى اَلَّا يَرْجِعَ لِلذَّنْبِ اَبَدًا؛ ("توبہ میں اخلاص" گنہگار کو اللہ سے ایسی سچی توبہ کرنی چاہیے جس میں وہ عزم کرے کہ کبھی بھی گناہ کی طرف نہیں لوٹے گا)۔

اَلتَّدْرِيْبُ الرَّابِعُ۔ مُحَاكَاةُ التَّعْبِيْرِ الْآتِيْ بِكَلِمَاتٍ مُنَاسِبَةٍ۔ (١) تَاَخَّرْتُ عَنِ الدَّرْسِ، لِاَنَّ الطَّرِيْقَ مُزْدَحِمٌ؛ (مجھے کلاس سے دیر ہوئی، کیونکہ سڑک پر ہجوم ہے)۔ الجواب: ❶ تَاَخَّرْتُ عَنْ مَوْعِدِ الْجَامِعَةِ لِاَنِّيْ اِسْتَيْقَظْتُ مُتَاَخِّرًا؛ (مجھے جامعہ کے مقررہ وقت سے دیر ہوئی کیونکہ میں لیٹ اُٹھا تھا)۔❷ اَدْرُسُ الْعِلْمَ الشَّرْعِيَّ، لِاُصْبِحَ عَالِماً؛ (میں درس نظامی کرتاہوں تاکہ عالم بن جاؤں)۔❸ اِسْتَلْقَيْتُ، لِاَنِّيْ كُنْتُ مُتْعَبًا؛ (میں لیٹ گیا تھا اس لیے کہ میں تھک گیا تھا)۔❹ مَاشَرِبْتُ مَاءً لِاَنَّهُ سَاخِنٌ؛) میں نے پانی نہیں پیا اس لئے کہ وہ گرم تھا)۔۔(٢) كَانَتِ الْحَفْلَةُ مَمْلُوْءَةٌ بِالذُّنُوْبِ، لِذٰلِكَ لَمْ اَتَوَجَّهْ اِلَيْهَا؛ (تقریب، گناہوں سے بھری ہوئی تھی اسی وجہ سے میں اس کی طرف متوجہ نہیں ہوا)۔الجواب: ❶ تَاَخَّرَتِ الْحَافِلَةُ، لِذٰلِكَ لَمْ اَذْهَبْ اِلٰى دُنْيَابُوْر؛ (بس لیٹ ہو چکی تھی اس لیے میں دنیاپور نہیں گیا)۔❷ كَانَتِ الْحَقِيْبَةُ كَبِيْرَةٌ، لِذَالِكَ لَمْ اَشْتَرِيْهَا؛ (بیگ بڑا تھا اسی وجہ سے میں نے اُسے نہیں خریدا)۔ ❸ اِنْقَطَعَتِ الْكَهْرَبَاءُ، لِذٰلِكَ لَمْ اَكْوِي الْمَلَابِسَ؛ (بجلی چلی گئی اسی وجہ سے میں نے کپڑے استری نہیں کئے)۔❹ شَعَرْتُ بِاَلَمٍ فِيْ صَدْرِيْ لِذٰلِكَ لَمْ آكُلْ طَعَامًا؛ (میں نے اپنے سینے میں درد محسوس کیا، اس لیے میں نے کھانا نہیں کھایا)۔۔(٣): ذَهَبْتُ اِلَى الْعَالِمِ، لِاَسْاَلَهُ عَنْ كَيْفِيَّةِ التَّخَلُّصِ مِنَ الذُّنُوْبِ؛ (میں عالم کے پاس گیا، تاکہ اس سے گناہوں سے نجات پانے کی صورت کے بارے میں پوچھوں؟)۔الجواب: ❶ جِئْتُ اِلٰى مَخْزَنِ الْاَدْوِيَةِ لِاَشْتَرِيَ الْاَدْوِيَةَ؛ (میں میڈیکل اسٹور کی طرف گیا تھا تاکہ دوائیاں خرید لوں)۔❷ اِعْتَنَيْتُ بِنَفْسِيْ لِاَتَمَكَّنَ مِنَ الْفَوْزِ بِالنَّجَاحِ؛ (میں نے اپنا خیال رکھا تاکہ میں کامیابی حاصل کرسکوں)۔ ❸ حَصَّلْتُ "اَلْعَرَبِيَّةَ لِلطَّالِبِيْنَ" لِاُعَلِّمَ اللُّغَةَ الْعَرَبِيَّةَ؛ (میں نے "اَلْعَرَبِيَّةُ لِلطَّالِبِيْنَ" حاصل کی تاکہ عربی زبان سیکھ سکوں)۔❹ قَرَاْتُ دُرُوْسِيْ رَغْمَ مَرَضِيْ لِاَنْجَحَ فِي الْاِمْتِحَانِ؛ (میں نے اپنی بیماری کے باوجود اپنے اسباق پڑھے تاکہ امتحان میں کامیاب ہوجاؤں)۔۔(٤): نَصَحَ الْوَالِدُ اِبْنَهُ بِالْاِبْتِعَادِ عَنِ الْمَعْصِيَّةِ؛ (باپ نے بیٹے کو گناہ سے دور رہنے کی نصیحت کی)۔الجواب: ❶ نَصَحَ الْمُعَلِّمُ تَلَامِذَهُ بِالصِّدْقِ؛ (استاد نے اپنے طالب علموں کو سچائی کی نصیحت کی)۔❷ نَصَحَ الْوَالِدُ اِبْنَهُ بِالْاَعْمَالِ الصَّالِحَةِ؛ (باپ نے اپنے بیٹے کو اعمال صالحہ کرنے کی نصیحت کی)۔❸ نَصَحَ الْمُعَلِّمُ طَالِبَهُ بِالْجَهْدِ الْكَبِيْرِ؛ (استاد نے اپنے شاگرد کو بڑی محنت کرنے کی نصیحت کی)۔❹ نَصَحَنِي الطَّبِيْبُ بِتَنَاوُلِ الْفَوَاكِهِ؛ (ڈاکٹر نے مجھے پھل کھانے کا مشورہ دیا)۔۔(٥): مَنْ اُعْجِبَ بِرَاْيِهِ ضَلَّ؛ (جو خود رائے پسند ہو وہ برباد ہوجاتا ہے)۔الجواب: ❶ مَنِ اسْتَغْنٰى بِعَقْلِهِ زَلَّ؛ (جس نے اپنی عقل کو کافی سمجھا وہ پھسل گیا)۔❷ مَنْ تَكَبَّرَ عَلَى النَّاسِ ذَلَّ؛ (جو لوگوں میں تکبر کرتاہے وہ ذلیل ہوتاہے)۔❸ مَنْ خَالَطَ الْاَنْذَالَ حُقِّرَ؛ (جو گھٹیا لوگوں کے ساتھ میل جول رکھے گا اس کی تحقیر ہوگی)۔❹ مَنْ جَالَسَ الْعُلَمَاءَ وُقِّرَ؛ (جو علماء کے ساتھ بیٹھتا ہے اس کی تعظیم کی جاتی ہے)۔۔

اَلتَّدْرِيْبُ الْخَامِسُ۔ تَرْجِمْ مِنَ الْاُرْدِيَّةِ اِلَى الْعَرَبِيَّةِ؛۔الجواب: ایک نوجوان ہمیشہ گناہ کرتا تھا وہ فریب کا حکم دیتا تھا اور نیکی سے منع کرتا تھا، فلمیں، ڈرامے دیکھنے کا عادی تھا، نامحرم لڑکیوں سے دوستی کرتا تھا،جمعہ کے علاوہ نمازیں نہیں پڑھتا تھا: كَانَ الشَّابُّ يُخْطِئُ دَائِمًا، وَيَاْمُرُ بِالْخِدَاعِ وَيَنْهٰى عَنِ الْاَعْمَالِ الصَّالِحَةِ، وَكَانَ مُدْمِنًا عَلٰى مُشَاهَدَةِ الْاَفْلَامِ وَالدِّرَامَا. اِعْتَادَ اَنْ يَّكُوْنَ صَدِيْقًا لِفَتَيَاتٍ غَيْرِ مُحْرَمٍ. لَا يُصَلِّيْ اِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔اس کی زندگی تفریح اور کھیل تھی جس میں بہت سارے گناہ کماتا تھا، یہاں تک کہ وہ دن آیا جس میں اللہ تعالی نے اسے ہدایت دینا چاہی، تو وہ سدھر گیا؛ كَانَتْ حَيَاتُهُ مَلِيْئَةً بِالْمَرَحِ وَالْاَلْعَابِ كَسَبَ فِيْهَا الْكَثِيْرَ مِنَ الذُّنُوْبِ، حَتّٰى جَاءَ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِيْ اَرَادَ اللهُ اَنْ يَهْدِيَهُ فَتَحَسَّنَ۔اور معصیت کے بعد ایمان کی مٹھاس چکھ لی اور اچھے ماحول سے وابستہ ہوگیا اور اپنے دوستوں کو بھی

نیکی کے راستے کی طرف لیکر جانے کی کوشش شروع کر دی، جو نافرمانی اور برے کاموں میں جلدی کرتا تھا اب نیکی اور بھلائی کے کاموں جلدی کرنے لگ گیا ہے؛ بَعْدَ عِصْيَانِهٖ ذَاقَ حَلَاوَةَ الْإِيْمَانِ، وَتَمَسَّكَ بِالْبِيْئَةِ الطَّيِّبَةِ، وَحَاوَلَ اَنْ يَقُوْدَ اَصْدِقَاءَهٗ إِلٰى طَرِيْقِ الصَّوَابِ، فَمَنْ كَانَ سَرِيْعًا فِي الْعِصْيَانِ وَالشَّرِّ يُسَارِعُ إِلَى الْاَعْمَالِ الصَّالِحَةِ وَالْحَسَنَةِ۔

اَلتَّدْرِيْبُ السَّادِسُ۔ (١) هَلْ اَعْجَبَتْكَ هٰذِهِ الْقِصَّةُ، اُذْكُرْ لِمَاذَا؟ وَإِنْ لَمْ تُعْجِبْكَ فَلِمَاذَا؟ ۔الجواب: نَعَمْ! اَعْجَبَتْنِيْ هٰذِهِ الْقِصَّةُ لِاَنَّ هٰذِهِ الْقِصَّةَ تُعَلِّمُنَا اَنَّ الصِّدْقَ مِنْ اَعْظَمِ الْاَخْلَاقِ الْإِسْلَامِيَّةِ الَّتِيْ يَجِبُ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ يَتَحَلّٰى بِهَا۔ وَلِاَنَّ الصِّدْقَ يَهْدِيْ إِلَى الْبِرِّ، وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِيْ إِلَى الْجَنَّةِ۔۔(٢) مَاذَا اَعْجَبَكَ فِيْ هٰذِهِ الْقِصَّةِ، وَلِمَاذَا؟ الجواب: اَعْجَبَنِي اِسْتِفْسَارُ الشَّابِّ الْعَالِمَ ۔ وَلِاَنَّ اللّٰهَ قَالَ فَسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ؛ (مجھے نوجوان کا عالم سے سوال کرنا پسند آیا، کیونکہ اللہ نے فرمایا: اگر تم نہیں جانتے تو علم والوں سے پوچھو)۔۔(٣) لَخِّصْ فِكْرَةَ الْقِصَّةِ بِاَلْفَاظِكَ الْخَاصَّةِ بِاَمَانَةٍ دُوْنَ التَّقَيُّدِ بِفِقْرَاتِ النَّصِّ الْاَصْلِيِّ۔ الجواب: كَانَ الشَّابُّ يَرْتَكِبُ الْكَثِيْرَ مِنَ الذُّنُوْبِ الْكَبِيْرَةِ، وَذَاتَ يَوْمٍ قَرَّرَ هٰذَا الشَّابُّ التَّخَلِّيَ عَنْ ذُنُوْبِهٖ لِرِضَا اللّٰهِ؛ (ایک نوجوان نے بہت سے بڑے گناہ کیے تھے، ایک دن، اس نوجوان نے اللہ کی رضا کیلئے اپنے گناہوں کو ترک کرنے کا فیصلہ کیا)۔ فَسَاَلَ الْعَالِمَ عَنْ طَرِيْقَةِ التَّخَلُّصِ مِنَ الذُّنُوْبِ، فَقَالَ الْعَالِمُ: إِذَا كُنْتَ لَا تُرِيْدُ الْعَوْدَةَ إِلَى الْخَطِيْئَةِ، عَلَيْكَ بِالصِّدْقِ وَلَا تَكْذِبْ اَبَدًا؛ (تو اس نے عالم سے گناہوں سے چھٹکارا پانے کے طریقے کے بارے میں سوال کیا، عالم نے کہا: اگر آپ گناہ کی طرف لوٹنا نہیں چاہتے تو سچ کو لازم پکڑو اور کبھی جھوٹ نہ بولو)۔ وَعَدَ الشَّابُّ اَنْ يَكُوْنَ صَادِقًا وَاَنْ يَتَخَلّٰى عَنِ الْكَذِبِ، فَكُلَّمَا فَكَّرَ فِيْ إِثْمٍ، كَانَ يَتَذَكَّرُ اَنَّهٗ وَعَدَ الشَّيْخَ اَلَّا يَكْذِبَ، هٰكَذَا تَرَكَ هٰذَا الشَّابُّ كُلَّ الذُّنُوْبِ؛ (نوجوان نے سچا رہنے اور جھوٹ کو ترک کرنے کا وعدہ کرلیا، جب بھی اسے کسی گناہ کا خیال آتا تو اسے یاد آجاتا کہ اس نے شیخ سے جھوٹ نہ بولنے کا وعدہ کیا تھا، اس طرح اس نوجوان نے سارے گناہ چھوڑ دیے)۔

◈ الصَّدَاقَةُ ◈ (دوستی)

طَارِقٌ وَعُثْمَانُ صَدِيْقَانِ يَسْكُنَانِ فِيْ حَيٍّ وَاحِدٍ وَيَدْرُسَانِ فِيْ جَامِعَةٍ وَاحِدَةٍ كَانَ وَالِدُ عُثْمَانَ تَاجِرًا ثَرِيًّا، اَمَّا وَالِدُ طَارِقٍ فَقَدْ كَانَ عَامِلًا فَقِيْرًا فِيْ إِحْدَى الشَّرِكَاتِ؛ (طارق اور عثمان دو دوست ہیں جو ایک ہی محلے میں رہتے ہیں اور ایک ہی یونیورسٹی میں پڑھتے ہیں۔ عثمان کے والد ایک امیر تاجر تھے جبکہ طارق کے والد ایک کمپنی میں غریب ملازم تھے)۔ كَانَ الصَّدِيْقَانِ لَا يَفْتَرِقَانِ، فَهُمَا مَعًا فِيْ كُلِّ مَكَانٍ، وَفِي الْحَيِّ يَلْتَقِي الصَّدِيْقَانِ دَائِماً فِي الْمَسَاءِ، يَجْتَمِعَانِ مَرَّةً فِيْ مَنْزِلِ عُثْمَانَ وَمَرَّةً فِيْ مَنْزِلِ طَارِقٍ، وَيَدْرُسَانِ مَعًا، وَيُؤَدِّيَانِ الصَّلَاةَ جَمَاعَةً فِي الْمَسْجِدِ؛ (دونوں دوست کبھی الگ نہ ہوتے تھے، پس وہ ہر جگہ ساتھ رہتے تھے۔ محلے میں دونوں دوست ہمیشہ شام کو ملتے ہیں، ایک بار عثمان کے گھر اور ایک بار طارق کے گھر ملتے ہیں، وہ اکٹھے پڑھتے ہیں، اور مسجد میں باجماعت نماز ادا کرتے ہیں)۔ وَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا يُحَاوِلُ إِصْلَاحَ نَفْسِهٖ، وَيُطِيْعُ وَالِدَيْهِ، وَلَا يَتَدَخَّلُ فِيْ شُؤُوْنِ الْآخَرِيْنَ، ذَاتَ يَوْمٍ اَخْبَرَ طَارِقٌ صَدِيْقَهٗ عُثْمَانَ اَنَّ وَالِدَهٗ سَيَتْرُكُ هٰذِهِ الْمَدِيْنَةَ، وَسَيَتَّجِهُ إِلٰى مَدِيْنَةٍ اُخْرٰى بَحْثًا عَنِ الْعَمَلِ فِيْ مَجَالٍ جَدِيْدٍ، لِاَنَّ الشَّرِكَةَ الَّتِيْ كَانَ يَعْمَلُ فِيْهَا قَدْ اُغْلِقَتْ؛ (ان میں سے ہر ایک اپنی اصلاح کی کوشش کرتا ہے، اپنے والدین کی اطاعت کرتا ہے اور دوسروں کے معاملات میں دخل اندازی نہیں کرتا، ایک دن طارق نے اپنے دوست عثمان سے کہا کہ اس کے والد یہ شہر چھوڑ کر کسی نئے شعبے میں کام کی تلاش میں دوسرے شہر چلے جائیں گے کیونکہ وہ جس کمپنی میں کام کرتے تھے وہ بند ہوچکی ہے)۔ حَزِنَ عُثْمَانُ حُزْنًا شَدِيْدًا عَلٰى ذٰلِكَ، فَهُوَ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُفَارِقَ صَدِيْقَهُ الْعَزِيْزَ، شَاهَدَ وَالِدُ عُثْمَانَ فِي الْبَيْتِ اَنَّ اِبْنَهٗ حَزِيْنٌ طَوَالَ الْيَوْمِ، لَا يَفْرَحُ وَلَا يَضْحَكُ كَعَادَتِهٖ، فَقَالَ: يَا بُنَيَّ! مَالِيْ اَرَاكَ حَزِيْنًا، مُتَاَلِّمًا لَا تَاْكُلُ وَلَا تَشْرَبُ، وَلَا تَهْدَاُ وَلَا تَنَامُ؛ اس پر عثمان کو بہت دکھ ہوا، کیونکہ وہ اپنے عزیز دوست کو چھوڑ نہیں سکتا تھا، عثمان کے والد نے گھر میں دیکھا کہ ان کا بیٹا سارا دن غمگین رہا، نہ خوش ہوتا ہے اور نہ ہی معمول کے مطابق ہنستا ہے، تو اس نے کہا: میرے پیارے بیٹے! میں تمہیں غمگین، دُکھی کیوں دیکھتا ہوں، نہ تم کھاتے ہو، نہ پیتے ہو، نہ تم سکون کرتے ہو، نہ تم سوتے ہو!) فَقَالَ: إِنَّ صَدِيْقِيْ طَارِقًا سَيَرْحَلُ مَعَ اُسْرَتِهٖ إِلٰى مَدِيْنَةٍ اُخْرٰى، لِاَنَّ وَالِدَهٗ لَمْ يَجِدْ عَمَلًا فِيْ هٰذِهِ الْمَدِيْنَةِ، اِبْتَسَمَ وَالِدُ عُثْمَانَ وَقَالَ لِابْنِهٖ: لَا تَقْلَقْ، فَلَنْ تُفَارِقَ صَدِيْقَكَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ؛ (تو اس نے کہا: میرا دوست طارق اپنے خاندان کے ساتھ دوسرے شہر چلا جائے گا، کیونکہ اس کے والد کو اس شہر میں کام نہیں ملا، عثمان کے والد مسکرائے اور اپنے بیٹے سے کہا: فکر نہ کرو، تم اپنے دوست کو نہیں چھوڑو گے، ان شاء اللہ)۔ فِي الصَّبَاحِ اَرْسَلَ وَالِدُ عُثْمَانَ رِسَالَةً إِلٰى وَالِدِ طَارِقٍ يَطْلُبُ فِيْهَا مِنْهُ اَنْ يُقَابِلَهٗ فِيْ مَكْتَبِهٖ، وَعِنْدَمَا حَضَرَ وَالِدُ طَارِقٍ مَكْتَبَ عُثْمَانَ اِسْتَقْبَلَهٗ وَالِدُ عُثْمَانَ اِسْتِقْبَالًا حَارًّا وَقَالَ لَهٗ: لَقَدْ عَلِمْتُ اَنَّكَ عَامِلٌ نَشِيْطٌ وَمُخْلِصٌ فِيْ عَمَلِكَ، وَتُحِبُّ عَمَلَكَ بِشَكْلٍ كَبِيْرٍ وَتُرَاقِبُ نَفْسَكَ فَهٰذَا يَعْنِيْ اَنَّكَ شَخْصٌ كَرِيْمٌ وَهَادِئٌ وَهٰذَا اُرِيْدُكَ اَنْ تَعْمَلَ فِيْ مَصْنَعِيْ، وَسَاُعْطِيْكَ ضِعْفَ رَاتِبِكَ السَّابِقِ، فَهَلْ تُوَافِقُ؟ (صبح ہوتے ہی عثمان کے والد نے طارق کے والد کو ایک خط بھیجا جس میں ان سے ان کے دفتر میں ملنے کو کہا، اور جب طارق کے والد عثمان کے دفتر میں آئے تو عثمان کے والد نے ان کا گرم جوشی سے استقبال کیا اور ان سے کہا: مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ اپنے کام میں ایک چست اور مخلص ورکر ہیں۔ اور آپ اپنے کام سے بہت پیار کرتے ہیں اور خود کو دیکھتے ہیں، اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ ایک سخی اور پر سکون انسان ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ آپ میری فیکٹری میں کام کریں، اور میں آپ کو پچھلی تنخواہ سے دگنی دوں گا، کیا آپ راضی ہیں؟) قَالَ لَهٗ: اَنَا اُوَافِقُ طَبْعًا، شُكْرًا لَكَ، فَقَالَ لَهٗ وَالِدُ عُثْمَانَ: فَابْدَاْ مِنَ الْآنَ إِنْ اَحْبَبْتَ؟ بَدَاَ عَمَلَهٗ فَوْرًا وَهُوَ فِيْ غَايَةِ الْفَرَحِ وَالسُّرُوْرِ، وَفِيْ نِهَايَةِ الْيَوْمِ عَادَ إِلٰى اُسْرَتِهٖ يَحْمِلُ الْحَلْوٰى وَالْفَاكِهَةَ وَكَانَ يَبْتَسِمُ قَائِلًا: لَنْ نَتْرُكَ هٰذِهِ الْمَدِيْنَةَ، فَقَدْ وَجَدْتُ عَمَلًا؛ (اس نے اس سے کہا: میں بالکل راضی ہوں، شکریہ، عثمان کے والد نے اس سے کہا: اگر تم چاہو تو ابھی سے شروع کرو؟ اس نے فوراً اپنا کام شروع کر دیا اس حال میں کہ وہ بہت خوش وخرم تھا، دن کے اختتام پر وہ مٹھائی اور پھل لے کر اپنے گھر والوں کے پاس واپس آئے اور وہ مسکراتے ہوئے کہہ رہے تھے: ہم اس شہر کو نہیں چھوڑیں گے، کیونکہ مجھے کام مل گیا ہے)۔ فِي الصَّبَاحِ اِلْتَقَى الصَّدِيْقَانِ، وَكَانَ طَارِقٌ يَضْحَكُ سَعِيْدًا، وَيَقُوْلُ لِصَدِيْقِهٖ: لَنْ نَرْحَلَ يَا عُثْمَانُ! سَنَبْقٰى فِيْ هٰذِهِ الْمَدِيْنَةِ؛ وَلَنْ نَفْتَرِقَ اَبَدًا، فَقَدْ وَجَدَ اَبِيْ وَظِيْفَةً جَدِيْدَةً، ثُمَّ تَعَانَقَ الصَّدِيْقَانِ بِكُلِّ حُبٍّ وَسَعَادَةٍ؛ (صبح دونوں دوست ملے تو طارق خوشی سے ہنس رہا تھا اور اپنے دوست سے کہہ رہا تھا: اے عثمان ہم روانہ نہیں ہوں گے! ہم اس شہر میں رہیں گے۔ ہم بھی الگ نہیں ہوں گے، کیونکہ میرے والد کو نئی نوکری مل گئی ہے، اور پھر دونوں دوست پیار اور خوشی سے گلے ملے)۔

اَلتَّدْرِيْبُ الْاَوَّلُ: إِذَا كَانَتِ الْجُمْلَةُ صَحِيْحَةً وَفْقَ الدَّرْسِ قُلْ: صَحِيْحٌ وَإِذَا كَانَتْ خَطَاً قُلْ خَطَاً ثُمَّ صَحِّحِ الْخَطَاَ ۔(اگر سبق کے مطابق جملہ درست ہے تو درست کہیے، اور اگر غلط ہے تو غلط کہیے، پھر غلطی کو درست کیجئے)۔(١) طَارِقٌ وَعُثْمَانُ اَخَوَانِ يَعِيْشَانِ فِيْ مَدِيْنَةٍ وَاحِدَةٍ؛ (طارق اور عثمان دو بھائی ہیں جو ایک ہی شہر میں رہتے ہیں)۔ الجواب: (خَطَاٌ) بَلْ طَارِقٌ وَعُثْمَانُ صَدِيْقَانِ يَعِيْشَانِ فِيْ مَدِيْنَةٍ وَاحِدَةٍ۔۔

(٢): طَارِقٌ وَعُثْمَانُ يُوَاجِهَانِ صُعُوبَةً فِي الدِّرَاسَةِ؛ (طارق اور عثمان کو پڑھائی میں دشواری ہورہی ہے)۔ الجواب: (خَطأٌ)۔ بَلْ طَارِقٌ وَعُثْمَانُ يَدْرُسَانِ فِيْ جَامِعَةٍ وَاحِدَةٍ۔ (٣): طَارِقٌ وَعُثْمَانُ يَتَشَاجَرَانِ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ؛ (طارق اور عثمان ہر شئے پر جھگڑتے ہیں)۔ الجواب: (خَطأٌ)۔ بَلْ طَارِقٌ وَعُثْمَانُ لَا يَتَشَاجَرَانِ عَلٰى اَيِّ شَيْءٍ؛ (بلکہ طارق اور عثمان کسی شئے پر نہیں جھگڑتے)۔(٤) لَيْسَ وَالِدُ عُثْمَانَ غَنِيًّا اِنَّمَا هُوَ فَقِيْرٌ؛ (عثمان کے والد امیر نہیں ہیں بلکہ غریب ہیں)۔ الجواب: (خَطأٌ) لَيْسَ وَالِدُ طَارِقٍ غَنِيًّا اِنَّمَا هُوَ فَقِيْرٌ۔-(٥) وَالِدُ طَارِقٍ يَبْحَثُ عَنْ وَظِيْفَةٍ، لِاَنَّ الْمُدِيْرَ طَرَدَهٗ مِنَ الْوَظِيْفَةِ؛ (طارق کے والد نوکری تلاش کرتے ہیں، کیونکہ منیجر نے اُنہیں نوکری سے نکال دیاہے)۔الجواب: (خَطأٌ)۔ وَالِدُ طَارِقٍ يَبْحَثُ عَنْ وَظِيْفَةٍ، لِاَنَّ الشَّرِكَةَ الَّتِيْ كَانَ يَعْمَلُ فِيْهَا قَدْ اُغْلِقَتْ۔-(٦) رَاتِبُ وَالِدِ طَارِقٍ فِيْ عَمَلِهِ الْجَدِيْدِ اَقَلُّ مِنْ رَاتِبِهِ السَّابِقِ؛ (طارق کے والد کی نئی ملازمت میں تنخواہ اُن کی پچھلی تنخواہ سے کم ہے)۔الجواب: (خَطأٌ)۔رَاتِبُ وَالِدِ طَارِقٍ فِيْ عَمَلِهِ الْجَدِيْدِ ضِعْفٌ مِنْ رَاتِبِهِ السَّابِقِ۔-(٧): اُسْرَةُ طَارِقٍ رَحَلَتْ اِلٰى مَدِيْنَةٍ اُخْرٰى، لِاَنَّ وَالِدَهٗ لَمْ يَجِدْ عَمَلًا بَعْدُ؛ (طارق کا خاندان دوسرے شہر چلا گیا، کیونکہ اس کے والد کو ابھی تک کام نہیں ملا)۔الجواب: (خَطأٌ)۔ بَلْ اُسْرَةُ طَارِقٍ مَا رَحَلَتْ اِلٰى مَدِيْنَةٍ اُخْرٰى، لِاَنَّ وَالِدَهٗ يَجِدُ عَمَلًا جَدِيْدًا۔-(٨): كَانَ عُثْمَانُ حَزِيْناً جِدًّا، لِاَنَّهٗ رَسَبَ فِي الْاِخْتِبَارِ؛ (عثمان بہت غمگیں تھا، کیونکہ وہ امتحان میں ناکام ہوگیا تھا)۔الجواب: (خَطأٌ)۔ بَلْ كَانَ عُثْمَانُ حَزِيْناً جِدًّا، لِاَنَّ صَدِيْقَهٗ طَارِقاً سَيَرْحَلُ مَعَ اُسْرَتِهٖ اِلٰى مَدِيْنَةٍ اُخْرٰى۔

اَلتَّدْرِيْبُ الثَّانِيْ: هَاتِ اَسْئِلَةً لِلْجُمَلِ الْآتِيَةِ۔(١) مَاذَا كَانَ وَالِدُ طَارِقٍ؟ (طارق کے والد کیا تھے؟)۔الجواب: كَانَ وَالِدُ طَارِقٍ عَامِلًا فَقِيْرًا فِيْ اِحْدَى الشَّرِكَاتِ۔-(٢): هَلْ يَتَّجِهُ وَالِدُ طَارِقٍ اِلٰى مَدِيْنَةٍ اُخْرٰى؟ الجواب: لَمْ يَتَّجِهْ وَالِدُ طَارِقٍ اِلٰى مَدِيْنَةٍ اُخْرٰى، لِاَنَّهٗ وَجَدَ وَظِيْفَةً نَاجِحَةً فِيْ مَدِيْنَتِهٖ؛ (طارق کے والد دوسرے شہر نہیں گئے، کیونکہ انہیں اپنے شہر میں ایک کامیاب نوکری مل گئی تھی)۔(٣): هَلْ يُخْبِرُ وَالِدُ عُثْمَانَ اِبْنَهٗ بِاَنَّهٗ سَاعَدَ وَالِدَ طَارِقٍ؟۔الجواب: لَمْ يُخْبِرْ وَالِدُ عُثْمَانَ اِبْنَهٗ بِاَنَّهٗ سَاعَدَ وَالِدَ طَارِقٍ؛ (عثمان کے والد نےاپنے بیٹے کو یہ نہیں بتایاکہ اس نےطارق کےوالد کی مدد کی ہے)۔(٤): هَلْ يَرْفُضُ وَالِدُ طَارِقٍ طَلَبَ وَالِدِ عُثْمَانَ؟ الجواب: لَمْ يَرْفُضْ وَالِدُ طَارِقٍ طَلَبَ وَالِدِ عُثْمَانَ. بَلْ وَافَقَ عَلَيْهِ مُبَاشَرَةً؛ (طارق کےوالد نے عثمان کےوالد کی درخواست رد نہیں کی، بلکہ براہ راست اس پر رضامندی ظاہر کی)۔(٤): لِمَاذَا عَادَ وَالِدُ طَارِقٍ اِلٰى اُسْرَتِهٖ فَرِحاً؟ ۔الجواب: عَادَ وَالِدُ طَارِقٍ اِلٰى اُسْرَتِهٖ فَرِحاً وَمَسْرُوْرًا، لِلْحُصُوْلِ عَلٰى وَظِيْفَةٍ جَيِّدَةٍ سَرِيْعاً؛ (طارق کےوالد جلد اچھی نوکری مل جانے کی وجہ سے خوش وخرم اپنے گھر والوں کے پاس واپس آگئے)۔-(٥) كَيْفَ اِتَّصَلَ وَالِدُ عُثْمَانَ بِوَالِدِ طَارِقٍ؟ (عثمان کےوالد نےطارق کےوالد سےکیسے رابطہ کیا؟)۔الجواب: اِتَّصَلَ وَالِدُ عُثْمَانَ بِوَالِدِ طَارِقٍ عَبْرَ الْهَاتِفِ؛ (عثمان کے والد نےطارق کےوالد سےفون پر رابطہ کیا)۔

اَلتَّدْرِيْبُ الثَّالِثُ: مَاذَا تَفْعَلُ؟ وَلِمَاذَا؟ (١): اِنْ لَمْ تَكُنْ مُوْلَعاً بِعَمَلِكَ فَمَاذَا تَفْعَلُ: تَتْرُكُ الْعَمَلَ اَوْ تُخَفِّرُ نَفْسَكَ لِلْعَمَلِ بِجِدِّيَّةٍ؟ (اگر آپ کو اپنےکام کا شوق نہ ہوتو آپ کیاکریں گے: کام چھوڑ دیں گے یا سنجیدگی کے ساتھ کام کرنےکیلئے اپنے آپ پر پہرہ دیں گے؟)۔الجواب: اُخَفِّرُ نَفْسِيْ لِكُلِّ عَمَلٍ جَيِّدٍ بِجِدِّيَّةٍ لِاَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: طَلَبُ كَسْبِ الْحَلَالِ فَرِيْضَةٌ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ؛ (میں سنجیدگی کےساتھ ہر اچھا کام کرنےکیلئے اپنے آپ پر پہرہ دوں گا کیونکہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نےفرمایا: حلال کمائی کی تلاش ایک فرض کے بعد دوسرا فرض ہے)۔(٢) هَلْ تَتَّجِهُ اِلٰى مَدِيْنَةٍ اُخْرٰى اِذَا لَمْ تَجِدْ عَمَلًا فِيْ مَدِيْنَتِكَ؟ (اگر آپ کو اپنےشہر میں کام نہ ملےتو کیا آپ دوسرےشہر جائیں گے؟)۔الجواب: سَاَبْحَثُ عَنْ عَمَلٍ فِيْ مَدِيْنَتِيْ اَوَّلًا ثُمَّ اَتَّجِهُ اِلٰى مَدِيْنَةٍ اُخْرٰى اِذَا لَزِمَ الْاَمْرُ؛ (میں پہلے اپنے شہر میں کام تلاش کروں گا اور پھر ضرورت پڑنے پر دوسرے شہر جاؤں گا)۔(٣): هَلْ تَتْرُكُ عَمَلَكَ اِذَا اَصْبَحْتَ ثَرِيّاً فَجْأَةً؟ (اگر آپ اچانک امیر ہوگئےتو کیا آپ نوکری چھوڑ دیں گے؟)۔الجواب: لَنْ اَتْرُكَ عَمَلِيْ بَلْ اَفْعَلُ الْخَيْرَ مَعَ اَقَارِبِيْ وَغَيْرِهٖ لِاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "السَّخِيُّ قَرِيْبٌ مِنَ اللّٰهِ، قَرِيْبٌ مِنَ الْجَنَّةِ، قَرِيْبٌ مِنَ النَّاسِ، بَعِيْدٌ مِنَ النَّارِ؛ (میں اپنا کام نہیں چھوڑوں گا، بلکہ میں اپنے رشتہ داروں اور دوسروں کےساتھ اچھا سلوک کروں گا اس لئےکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نےفرمایا: سخی، اللہ سےقریب ہےجنت سےقریب ہے لوگوں سےقریب ہےدوزخ سےدورہے)۔(٤): مَاذَا تَفْعَلُ لَوْ لَمْ تَجِدْ وَظِيْفَةً بَعْدَ التَّخَرُّجِ؟ (اگر آپ کو گریجویشن کےبعد نوکری نہ ملے تو آپ کیاکریں گے؟)۔الجواب: اُحَاوِلُ اَنْ اَحْصُلَ عَلٰى عَمَلٍ مُتَوَكِّلًا عَلَى اللّٰهِ، لِاَنَّ هُنَاكَ مَثَلٌ عَرَبِيٌّ: مَنْ جَدَّ وَجَدَ؛ (میں اللہ پر بھروسہ کرتے ہوئے نوکری حاصل کرنےکی کوشش کروں گا کیونکہ عربی کا ایک محاورہ ہے کہ جس نے کوشش کی اس نے پالیا)۔(٥): مَاذَا تَفْعَلُ اِذَا طُرِدْتَ مِنَ الْعَمَلِ؟ (اگر آپ کو کام سےنکال دیاجائےتو آپ کیاکریں گے؟)۔ الجواب: اَسْعٰى جَاهِدًا مِنْ اَجْلِ عَمَلِيْ لِاَنَّ الْجُهْدَ لَا يَضِيْعُ؛ (میں اپنےکام کیلئے کوشش کروں گا کیونکہ محنت رائیگاں نہیں جاتی)۔(٦): مَاذَا تَفْعَلُ عِنْدَمَا يُخْبِرُكَ صَدِيْقُكَ الْفَقِيْرُ اَنَّهٗ حَزِيْنٌ وَمُحْتَاجٌ اِلَى الْمَالِ؟ (جب آپ کا غریب دوست آپ کو بتائےکہ وہ غمگین ہے اور اسے پیسوں کی ضرورت ہےتو آپ کیاکریں گے؟)۔الجواب: اُسَاعِدُ صَدِيْقِي الْفَقِيْرَ لِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً، فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ؛ (میں اپنے غریب دوست کی مدد کروں گا کیونکہ نبیٔ پاک صلی اللہ علیہ وسلم نےفرمایا: جو اپنے کسی مسلمان بھائی کی پریشانی دور کرتاہے اللہ اس کی وجہ سےاس سےقیامت کی پریشانیوں میں سےکوئی پریشانی دور کرےگا)۔(٧): مَاذَا تَفْعَلُ اِذَا كُنْتَ مَرِيْضًا فِي الْمُسْتَشْفٰى وَلَمْ يَزُرْكَ صَدِيْقُكَ وَلَمْ يَتَّصِلْ بِكَ هَاتِفِيًّا؟ (اگر آپ ہسپتال میں بیمار ہیں اور آپ کا دوست آپ کی عیادت نہیں کرتا ہےیا آپ کو فون نہیں کرتاہےتو آپ کیاکریں گے؟)۔الجواب: عِيَادَةُ الْمَرِيْضِ سُنَّةٌ وَالظَّنُّ السُّوْءُ حَرَامٌ لِذَالِكَ اَحْمَدْ رَضَا رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ قَالَ: يَحْرُمُ الظَّنُّ السُّوْءُ فِي الْمُسْلِمِيْنَ وَيَجِبُ قَدْرُ الْاِمْكَانِ اَنْ يُحْمَلَ اَقْوَالُهٗ وَاَفْعَالُهٗ عَلٰى وَجْهٍ صَحِيْحٍ؛ بیمار کی عیادت کرنا سنت ہے اور بدگمانی حرام ہے، چنانچہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتےہیں: مسلمانوں پر بدگمانی حرام اور حتّی الامکان اس کے قول وفعل کو وجہِ صحیح پر محمول کرنا واجب ہے)۔(٨): فِيْ اَيِّ مَجَالٍ تَحْلُمُ بِالْعَمَلِ فِيْهِ؟ (مَجَالُ التَّدْرِيْسِ اَوْ مَجَالُ التِّجَارَةِ اَوْ مَجَالُ التَّوْظِيْفِ)؛ (آپ کہاں کام کرنےکاخواب دیکھتے ہیں؟ (تعلیمی میدان، تجارتی میدان یا ملازمت کا میدان)۔الجواب: اَحْلُمُ بِالْعَمَلِ فِيْ مَجَالِ التَّدْرِيْسِ، لِاَنَّ هٰذَا هُوَ سَبَبُ سَعَادَةِ الدَّارَيْنِ؛ (کیونکہ یہی دونوں جہاں کی سعادت کا سبب ہے)۔

اَلتَّدْرِيْبُ الرَّابِعُ۔ فَكِّرْ فِي الْاِجَابَةِ عَنِ الْاَسْئِلَةِ التَّالِيَةِ: (١): هل تَرْغَبُ فِيْ اَنْ تَعِيْشَ وَحِيْدًا دُوْنَ اَصْدِقَاءَ يُسَاعِدُوْنَكَ فِيْ شُؤُوْنِ الْحَيَاةِ. وَلِمَاذَا؟ (کیا آپ ایسےدوستوں کےبغیر اکیلے رہنا چاہتےہیں جو زندگی کےمعاملات میں آپ کی مدد کریں، اورکیوں؟)۔ الجواب: لَا. بَلْ اَرْغَبُ فِيْ اَنْ اَعِيْشَ مَعَ اَصْدِقَاءَ يُسَاعِدُوْنِيْ فِيْ شُؤُوْنِ الْحَيَاةِ. لِاَنَّ الْبَرَكَةَ مَعَ الْجَمَاعَةِ؛ (کیونکہ برکت جماعت کےساتھ ہے)۔

(٢): اُذْكُرْ خَمْسَةَ اَسْبَابٍ تَدْفَعُكَ اِلٰى تَرْكِ وَظِيْفَتِكَ الْحَالِيَّةِ؛ (پانچ وجوہات کا ذکر کریں جو آپ کو اپنی موجودہ ملازمت چھوڑنے پر مجبور کرتی ہیں)۔الجواب: ① عَدَمُ الشَّغَفِ. ② اَلْاِسَاءَةُ فِيْ مَكَانِ الْوَظِيْفَةِ. ③ كُرْهُ الْمُوَظَّفِيْنَ اَوِ الْمُدِيْرِ فِي الْوَظِيْفَةِ. ④ اِفْتِقَادُ التَّوَازُنِ بَيْنَ الْعَمَلِ وَالْحَيَاةِ الشَّخْصِيَّةِ. ⑤ اَلْمَلَلُ مِنَ الْوَظِيْفَةِ؛ (جذبے کا نہ ہونا، کام کی جگہ پر برا سلوک ہونا، کام پر ملازمین اور مینیجر کو ناپسند کرنا، کام اور ذاتی زندگی میں توازن کا نہ ہونا، کام سے اکتا جانا)۔

(٣): هَلْ تُرِيْدُ صَدِيْقًا يُعَاتِبُكَ وَيَخْتَلِفُ مَعَكَ وَيُنَاقِشُكَ وَيَتَشَاجَرُ مَعَكَ بِهَدَفِ الْاِصْلَاحِ؟ (کیا آپ ایسا دوست چاہتے ہیں جو آپ کو ملامت کرے، آپ سے اختلاف کرے، آپ سے بحث کرے اور آپ سے اصلاح کے مقصد سے جھگڑے؟)۔ الجواب: نَعَمْ! اُرِيْدُ صَدِيْقًا يُعَاتِبُنِيْ وَيَخْتَلِفُ مَعِيَ بِهَدَفِ الْاِصْلَاحِ لِاَنَّهُ فِي الْحَدِيْثِ: خَيْرُ الْاَصْحَابِ صَاحِبٌ اِذَا ذَكَرْتَ اللهَ اَعَانَكَ، وَاِذَا نَسِيْتَ ذَكَّرَكَ؛ (جی ہاں! مجھے ایسا دوست چاہیے جو مجھے ملامت کرے اور اصلاح کے مقصد سے مجھ سے اختلاف کرے، کیونکہ حدیث میں ہے: دوستوں میں اچھا دوست وہ ہے کہ جب تو خدا کو یاد کرے وہ تیری مدد کرے اور جب تو بھولے تو یاد دلادے)۔

(٤): هَلْ تُرِيْدُ صَدِيْقًا يَدْعَمُكَ فِيْ كُلِّ الْاَوْقَاتِ وَيُعْطِيْكَ مِنْ وَقْتِهٖ وَمَالِهٖ مَتٰى اِحْتَجْتَ اِلَيْهِ؟ (کیا آپ ایک ایسا دوست چاہتے ہیں جو ہر وقت آپ کا ساتھ دے اور جب آپ کو ضرورت ہو تو اپنا وقت اور پیسہ دے؟)۔الجواب: اُرِيْدُ خَيْرَ الصَّدِيْقِ كَمَا ذُكِرَ فِي الْحَدِيْثِ: قِيْلَ : يَارَسُوْلَ اللهِ اَيُّ جُلَسَائِنَا خَيْرٌ؟ قَالَ: مَنْ ذَكَّرَكُمُ اللهَ رُؤْيَتُهُ، وَزَادَ فِيْ عِلْمِكُمْ مَنْطِقُهُ، وَذَكَّرَكُمْ بِالْآخِرَةِ عَمَلُهُ؛ (میں ایک بہترین دوست چاہتا ہوں جیساکہ حدیث میں ہے: عرض کی گئی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ہمارے ہم نشینوں میں سے بہترین کون ہے؟ فرمایا: جس کے دیکھنے سے تمہیں خدا یاد آئے اور جس کی گفتگو سے تمہارے عمل میں اضافہ ہو اور جس کا عمل تمہیں آخرت کی یاد دلائے)۔(٥): اُذْكُرْ خَمْسَةَ اُمُوْرٍ تَجْعَلُ حَيَاتَكَ اَفْضَلَ؛ (پانچ چیزوں کا ذکر کریں جو آپ کی زندگی کو بہتر بناتی ہیں)۔

الجواب: ❶ بَسْطُ الْاُمُوْرِ وَجُزْئُهَا. ❷ تَخْصِيْصُ وَقْتٍ لِعَائِلَةٍ وَاَصْدِقَاءَ. ❸ اِعْتِنَاءٌ بِالْاَشْيَاءِ الصَّغِيْرَةِ. ❹ غَيْرُ تَحَكُّمٍ عَلَى الْآخَرِيْنَ كَثِيْرًا. ❺ تَعَلُّمُ اَشْيَاءَ جَدِيْدَةٍ؛ (چیزوں کو آسان بنانا اور انہیں تقسیم کرنا، اپنے خاندان اور دوستوں کیلئے وقت نکالنا، چھوٹی چھوٹی چیزوں/باتوں کا خیال رکھنا، دوسروں کو زیادہ کنٹرول نہ کرنا، نئی چیزیں سیکھنا)۔

(٦): اُذْكُرْ خَمْسَةَ اَسْبَابٍ يَجِبُ اَنْ تَتَنَازَلَ عَنْهَا، لِتَعِيْشَ حَيَاةً نَاجِحَةً وَسَعِيْدَةً؛ (کامیاب اور خوشگوار زندگی گزارنے کیلئے پانچ وجوہات کا ذکر کریں جنہیں ترک کرنا ضروری ہے)۔ الجواب: ❶ اَلتَّوَقُّفُ عَنْ تَقْدِيْمِ الْاَعْذَارِ. ❷ اَلتَّوَقُّفُ عَنْ مُحَاوَلَةِ بُلُوْغِ الْكَمَالِ. ❸ اَلتَّخَلُّصُ مِنَ الْاَشْخَاصِ السَّلْبِيِّيْنَ. ❹ اَلتَّخَلِّيْ عَنْ رَغْبَتِكَ بِاِرْضَاءِ النَّاسِ. ❺ تَقْلِيْلُ اِسْتِخْدَامِ مَوَاقِعِ التَّوَاصُلِ وَالتِّلْفَازِ؛ (بہانے بنانے چھوڑ دینا، کامل ہونے کی کوشش کو ترک کرنا، منفی لوگوں سے چھٹکارا پانا، لوگوں کو خوش کرنے کی خواہش ترک کرنا، سوشل میڈیا اور ٹیلی ویژن کا استعمال کم کرنا)۔

(٧): كَيْفَ تَتَعَامَلُ مَعَ صَدِيْقٍ لَا يَحْفَظُ الْاَسْرَارَ وَلَا يَحْتَرِمُ رَاْيَكَ وَيَعْتَقِدُ اَنَّ رَاْيَهُ هُوَ الصَّوَابُ؟ (آپ اس دوست کے ساتھ کیسا سلوک کریں گے جو راز نہیں رکھتا اور آپ کی رائے کا احترام نہیں کرتا اور اپنی رائے کو درست مانتا ہے؟)۔الجواب: اُحَاوِلُ اَنْ اُخْرِجَ صَدِيْقِيْ مِنْ هٰذَا الشَّرِّ وَاَدْعُوْ لَهُ فِيْ حَضْرَةِ اللهِ؛ (میں اپنے دوست کو اس برائی سے نکالنے کی کوشش کروں گا اور اللہ کی بارگاہ میں اس کیلئے دعا کروں گا)۔

(٨): كَيْفَ تَسْتَقِيْلُ مِنْ عَمَلِكَ وَتَتْرُكُ وَظِيْفَتَكَ بِشَكْلٍ مُحْتَرَمٍ وَلَائِقٍ؟ (آپ اپنی ملازمت سے استعفیٰ کیسے دیتے ہیں اور اپنی ملازمت کو باعزت اور مہذب طریقے سے چھوڑتے ہیں؟)۔الجواب: اِذَا وَجَدْتُّ وَظِيْفَةً اُخْرٰى، اَوْ تَوَصَّلْتُ لِقَرَارٍ بِاَنِّيْ بِحَاجَةٍ لِتَرْكِ الْعَمَلِ الْحَالِيِّ، فَمِنَ الْمُهِمِّ اَنْ اَتْرُكَ ذٰلِكَ بِلَبَاقَةٍ وَبِطَرِيْقَةٍ جَيِّدَةٍ، لِاَنَّ الطَّرِيْقَةَ الَّتِيْ اَتْرُكُ بِهَا الْعَمَلَ قَدْ يَكُوْنُ لَهَا تَاْثِيْرٌ طَوِيْلُ الْاَجَلِ عَلٰى حَيَاتِي الْمِهْنِيَّةِ؛ (اگر مجھے کوئی اور کام مل جاتا ہے، یا اس فیصلے پر پہنچتا ہوں کہ مجھے موجودہ نوکری چھوڑنے کی ضرورت ہے، تو یہ ضروری ہے کہ میں اسے خوش اسلوبی اور اچھے طریقے سے چھوڑوں، کیونکہ میرے جانے کا طریقہ میرے کیریئر پر طویل مدتی اثر ڈال سکتا ہے)۔

(٩): هَلْ تُفَضِّلُ الْوَظِيْفَةَ اَوْ عَمَلَكَ الْخَاصَّ وَلِمَاذَا؟ (کیا آپ نوکری کو یا اپنے نجی کاروبار کو ترجیح دیتے ہیں اور کیوں؟)۔الجواب: اِذَا كَانَ لَدَيَّ الْمَوَارِدُ وَالْخِبْرَةُ فَالْعَمَلُ الْخَاصُّ اَفْضَلُ بِالنِّسْبَةِ لِيْ وَاِلَّا فَاِنَّ اَيَّ وَظِيْفَةٍ مُحْتَرَمَةٍ اَفْضَلُ؛ (اگر میرے پاس وسائل ہوں اور تجربہ ہو تو میرے لئے پرائیویٹ جاب بہتر ہے، ورنہ کوئی بھی اچھی نوکری بہتر ہے)۔

اَلتَّدْرِيْبُ الْخَامِسُ۔اُكْتُبْ حَوْلَ الصَّدَاقَةِ 90 كَلِمَةً وَاسْتَعِنْ فِيْمَا تُكْتَبُ بِالْاَفْكَارِ الْآتِيَةِ: (دوستی کے بارے میں 90 الفاظ لکھیں اور لکھتے وقت درج ذیل خیالات کا استعمال کریں)۔الجواب:(١) اَهَمِّيَّةُ الْاَصْدِقَاءِ فِيْ حَيَاتِنَا؛ (ہماری زندگی میں دوستوں کی اہمیت)۔تَحْمِي الصَّدَاقَةُ الْاَفْرَادَ مِنَ الْوَحْدَةِ وَالْمَلَلِ وَتَجْلِبُ لَهُمُ السَّعَادَةَ وَالْاَمَلَ وَالْفَرَحَ، وَمِنْ صَدَاقَةِ الْاِنْسَانِ الصَّالِحِ نَسْتَفِيْدُ مِنْ اَنَّهُ يَحُثُّنَا عَلَى الصَّبْرِ عَلٰى مُشْكِلَاتِنَا وَمَتَاعِبِنَا وَيُسَاعِدُنَا اَيْضًا عَلٰى قَدْرِ طَاقَتِهٖ بِنِيَّةِ رِضَا اللهِ وَثَوَابِهٖ؛ (دوستی افراد کو تنہائی اور بوریت سے بچاتی ہے، اور انہیں خوشی، امید اور مسرت بخشتی ہے۔اور نیک شخص کی دوستی سے ہمیں یہ فائدہ حاصل ہوتا ہے کہ وہ ہمیں ہماری مشکلات اور پریشانیوں پر صبر کی تلقین کرتا ہے اور اپنی استطاعت کے مطابق رضائے الٰہی اور ثواب کی نیت سے ہماری مدد بھی کرتا ہے)۔(٢) تَاْثِيْرُ الصَّدَاقَةِ عَلَى الصِّحَّةِ؛ وَالدِّرَاسَةِ۔(صحت اور مطالعہ پر دوستی کا اثر) وُجُوْدُ صَدَاقَاتٍ قَوِيَّةٍ فِيْ حَيَاةِ الْاِنْسَانِ يُسَاعِدُ فِيْ تَعْزِيْزِ صِحَّةِ الدِّمَاغِ، وَفِي الْعَدِيْدِ مِنَ الْمَوَاقِفِ، تُعَلِّمُنَا الصَّدَاقَاتُ الْكَثِيْرَ عَنْ صِحَّتِنَا وَدِرَاسَتِنَا؛ (کسی شخص کی زندگی میں مضبوط دوستی کی موجودگی، دماغی صحت کو فروغ دینے میں مدد دیتی ہے، بہت سے مقامات میں، دوستی ہمیں ہماری صحت اور ہماری پڑھائی کے بارے میں بہت کچھ سکھاتی ہے)۔(٣): اَثَرُ الصَّدَاقَةِ عَلَى الْفَرْدِ وَالْمُجْتَمَعِ؛ (فرد اور معاشرے پر دوستی کے اثرات)۔ لِلصَّدَاقَةِ اَثَرٌ كَبِيْرٌ عَلَى الْاَفْرَادِ وَالْمُجْتَمَعِ عَامَّةً، وَمِنْ اَثَرِهَا عَلَى الْفَرْدِ اَنَّهَا تُنَمِّيْ رُوْحَ التَّعَاوُنِ وَالْاِخَاءِ وَالْمَحَبَّةِ بَيْنَ الْاَفْرَادِ. وَمِمَّا يُؤَثِّرُ عَلَى الْمُجْتَمَعِ فَيُصْبِحُ مُجْتَمَعًا اِسْلَامِيًّا مُتَمَاسِكًا مُحِبًّا لِغَيْرِهٖ. وَتُسَاعِدُ الصَّدَاقَةُ الْاَفْرَادَ عَلٰى اَدَاءِ الْوَاجِبَاتِ الدِّيْنِيَّةِ وَالدُّنْيَوِيَّةِ؛ (دوستی کا افراد اور معاشرے پر عمومی طور پر بہت زیادہ اثر پڑتا ہے اور فرد پر اس کا ایک اثر یہ ہے کہ اس سے افراد میں تعاون، بھائی چارے اور محبت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے، اور اس کے اثر میں سے جو معاشرے پر اثر پڑتا ہے وہ یہ کہ ایک مربوط اسلامی معاشرہ بن جاتا ہے جو دوسروں

سے محبت کرتاہے، دوستی افراد کو مذہبی اور دنیاوی فرائض کی انجام دہی میں مدد دیتی ہے)۔(٤): تَأْثِيْرُ الْاَصْدِقَاءِ عَلَى السُّلُوْكِ وَتَطَوُّرِ الشَّخْصِيَّةِ؛ (رویے اور شخصیت کی نشوونما پر دوستوں کا اثر)۔قَالَ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ صلی اللہ علیہ وسلم: اَلرَّجُلُ عَلَى دِيْنِ خَلِيْلِهٖ. فَلْيَنْظُرْ اَحَدُكُمْ مَنْ يُّخَالِلُ؛ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی اپنےدوست کےدین پر ہوتاہے، لہٰذا تم میں سےہر ایک کو چاہئے کہ وہ دیکھے کس سے دوستی کررہاہے)۔

اَلتَّدْرِيْبُ السَّادِسُ: مُحَاكَاةُ التَّعْبِيْرِ الْاٰتِيْ بِكَلِمَاتٍ مُنَاسِبَةٍ۔

الجواب: (١) اِجْتَهِدْ بَدَلًا مِنَ الْكَسَلِ؛ (سست ہونے کے بجائے محنت کر)۔① اِلْزَمِ الصِّدْقَ بَدَلًا مِنَ الْكَذِبِ؛ (جھوٹ بولنے کی بجائے سچ بول)۔② اِشْرَبِ الْعُصَارَةَ بَدَلًا مِنْ اِدِّخَانِ السِّيْجَارَةِ؛ (سگریٹ پینے کے بجائے جوس پی)۔③ اِذْهَبْ اِلَى الْجَامِعَةِ بَدَلًا مِنْ طَلَبِ الْاِجَازَةِ؛ (چھٹی لینے کے بجائے جامعہ جا)۔④ اَعْطِنِيْ رُوْبِيَّةً بَدَلًا مِنَ الْمَتَاعِ؛ (مجھے سامان کی بجائےروپیہ دے)۔

(٢) سَاكُوْنُ مُدَرِّسًا بَعْدَ اَنْ اَتَخَرَّجَ مِنَ الْجَامِعَةِ؛ (میں جامعہ سےفارغ التحصیل ہونےکےبعد استاد بنوں گا)۔① اَزُوْرُ صَدِيْقِيْ بَعْدَ اَنْ اَعُوْدَ مِنَ الْجَامِعَةِ؛ (میں جامعہ سے واپس آنے کے بعد اپنےدوست سےملوں گا)۔② اَسْتَرِيْحُ قَلِيْلًا بَعْدَ اَنْ اَعُوْدَ اِلَى الْبَيْتِ؛ (گھر آنےکےبعد میں کچھ دیر آرام کروں گا)۔(٣) صَحِيْحٌ اَنَّ هٰذِهِ الْوَظِيْفَةَ جَيِّدَةٌ، وَلٰكِنَّهَا صَعْبَةٌ؛ (یہ درست ہےکہ یہ کام اچھاہے، لیکن مشکل ہے)۔① صَحِيْحٌ اَنَّ هٰذِهِ الْحَقِيْبَةَ جَمِيْلَةٌ وَلٰكِنَّهَا كَبِيْرَةٌ۔(یہ درست ہےکہ یہ بیگ اچھاہے لیکن یہ بڑاہے)۔② صَحِيْحٌ اَنَّ هٰذِهِ السَّاعَةَ جَمِيْلَةٌ وَلٰكِنَّهَا بَاهِظَةُ الثَّمَنِ؛ (یہ صحیح ہے کہ یہ گھڑی اچھی ہےلیکن یہ قیمتی ہے)۔(٤) وَمَعَ اَنَّ الْمَطَرَ يَنْزِلُ اِلَّا اَنَّنِيْ سَاَذْهَبُ اِلَى الْجَامِعَةِ؛ (اگرچہ بارش ہورہی ہے، میں جامعہ جاؤں گا)۔① وَمَعَ اَنَّ خَالِدًا ذَكِيٌّ اِلَّا اَنَّهٗ يَجْتَهِدُ كَثِيْرًا؛ (خالد اگرچہ ذہین ہےلیکن وہ بہت محنت کرتاہے)۔② وَمَعَ اَنَّا مُعْسِرٌ اِلَّا اَنَّنِيْ سَاَتَصَدَّقُ؛ (اگرچہ میں تنگ دست ہوں، میں صدقہ کروں گا)۔۔(٥) اَخِيْ مَرِيْضٌ وَرَغْمَ ذٰلِكَ لَا يَذْهَبُ اِلَى الطَّبِيْبِ؛ (میرا بھائی بیمارہےاس کے باوجود وہ ڈاکٹر کے پاس نہیں جاتا)۔① ذَكَرَ الدَّرْسَ زَيْدًا وَرَغْمَ ذٰلِكَ غَفَلَ عَنِ الدَّرْسِ۔ ② لَقَدْ تَعِبْتُ وَرَغْمَ ذٰلِكَ تَذَكَّرْتُ الدَّرْسَ۔

اَلتَّدْرِيْبُ السَّابِعُ۔تَرْجِمْ مِنَ الْاُرْدِيَّةِ اِلَى الْعَرَبِيَّةِ۔ الجواب: ایک نوجوان مذہبی گھرانے سے تعلق رکھتا تھا، ملک بھر سے میٹرک کے امتحانات میں پہلی پوزیشن حاصل کرنے والا تھا اس نے انسٹیٹوٹ میں داخلہ لینےکافیصلہ کیا تاکہ اپنی پڑھائی مکمل کرے؛كَانَ يَنْتَمِيْ شَابٌّ اِلَى عَائِلَةٍ دِيْنِيَّةٍ. وَكَانَ صَاحِبُ الْمَرْكَزِ الْاَوَّلِ فِي اِمْتِحَانَاتِ الثَّانَوِيَّةِ الْعَامَّةِ مِنْ جَمِيْعِ اَنْحَاءِ الْبِلَادِ. فَقَرَّرَ الْاِلْتِحَاقَ بِالْمُؤَسَّسَةِ لِاِسْتِكْمَالِ دِرَاسَتِهٖ۔ جب وہ اُس انسٹیٹوٹ پہنچا جہاں وہ تعلیم حاصل کرے گا تو اس نےوہاں جو بےحیائی اور لڑکےاور لڑکیوں کا اختلاط دیکھا، اس نے اسےبہت بے چین کیا، کیونکہ وہ ان تعلیمی اداروں میں نہیں پڑھنا چاہتاتھا جہاں لڑکے اور لڑکیاں ایک ساتھ پڑھتے ہیں؛ وَعِنْدَمَا وَصَلَ اِلَى الْمَعْهَدِ الَّذِيْ كَانَ سَيَدْرُسُ فِيْهِ. كَانَ عَدَمُ الْحَيَاءِ وَالْاِخْتِلَاطُ بَيْنَ الْاَوْلَادِ وَالْبَنَاتِ الَّذِيْ رَآهُ هُنَاكَ يُثِيْرُ قَلَقَهُ الشَّدِيْدَ. لِاَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ يُرِيْدُ الدِّرَاسَةَ فِي الْمُؤَسَّسَاتِ التَّعْلِيْمِيَّةِ الَّتِيْ يَدْرُسُ فِيْهَا الْاَوْلَادُ وَالْبَنَاتُ مَعًا۔ وہ نہیں چاہتا تھاکہ اس کا دین اور اس کی عبادات کانور برباد ہوجائے، تو اس نے اپنا فیصلہ ترک کیا اور کلیۃ الشریعہ میں داخلہ لےلیا تاکہ اپنا ایمان بھی محفوظ رکھ سکےاور اپنے دینی اعمال پر بھی قائم رہ سکے اور نمازوں کی پابندی کرسکے،اور ان تمام برائیوں سے محفوظ رہےجن میں بہت سے نوجوان پڑجاتے ہیں، کیونکہ اس کلیۃ الشریعہ کا ماحول ایک دینی ماحول تھا؛ وَلَمْ يُرِدْ اَنْ يَفْسُدَ دِيْنُهٗ وَعِبَادَتُهٗ. فَرَجَعَ عَنْ قَرَارِهٖ وَالْتَحَقَ بِكُلِّيَّةِ الشَّرِيْعَةِ. حَتّٰى يُحَافِظَ عَلَى اِيْمَانِهٖ. وَيَلْتَزِمَ اَيْضًا بِعِبَادَاتِهٖ وَيُحَافِظَ عَلَى الصَّلَوٰتِ. وَاَنْ يَتَّقُوْنَ مِنْ كُلِّ الشُّرُوْرِ الَّتِيْ يَقَعُ فِيْهَا كَثِيْرٌ مِنَ الشَّبَابِ. لِاَنَّ بِيْئَةَ هٰذِهِ الْكُلِّيَّةِ الشَّرِيْعَةِ كَانَتْ بِيْئَةً دِيْنِيَّةً۔

اَلتَّدْرِيْبُ الثَّامِنُ۔ (١) هَلْ اَعْجَبَتْكَ هٰذِهِ الْقِصَّةُ. اُذْكُرْ لِمَاذَا؟ وَاِنْ لَمْ تُعْجِبْكَ فَلِمَاذَا؟ الجواب: اَعْجَبَتْنِيْ مُسَاعَدَةُ الْاٰخَرِيْنَ فِيْ هٰذِهِ الْقِصَّةِ. وَلِاَنَّ النَّبِيَّ الْكَرِيْمَ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: خَيْرُ النَّاسِ مَنْ يَّنْفَعُ النَّاسَ؛ (مجھے اس کہانی میں دوسروں کی مدد کرنا پسند آیا ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نےفرمایا: لوگوں میں بہتر وہ ہے جو لوگوں کو نفع پہنچائے)۔(٢) مَاذَا اَعْجَبَكَ فِيْ هٰذِهِ الْقِصَّةِ. وَلِمَاذَا؟ الجواب: نَعَمْ! اَعْجَبَتْنِيْ هٰذِهِ الْقِصَّةُ لِاَنَّ هٰذِهِ الْقِصَّةَ تُعَلِّمُنَا اَنْ نُّسَاعِدَ الْاٰخَرِيْنَ دُوْنَ الرِّيَاءِ؛ (جی ہاں! مجھے یہ کہانی پسند آئی کیونکہ یہ کہانی ہمیں دکھاوے کے بغیر دوسروں کی مدد کرنا سکھاتی ہے)۔(٣) لَخِّصْ فِكْرَةَ الْقِصَّةِ بِاَلْفَاظِكَ الْخَاصَّةِ بِاَمَانَةٍ دُوْنَ التَّقَيُّدِ بِفِقْرَاتِ النَّصِّ الْاَصْلِيِّ۔ الجواب: شَابٌّ كَانَ يَرْتَكِبُ الْكَثِيْرَ مِنَ الذُّنُوْبِ الْكَبِيْرَةِ. وَكَانَ يَفْعَلُ اَعْمَالًا تُغْضِبُ الرَّبَّ. وَفِيْ اَحَدِ الْاَيَّامِ اَرَادَ هٰذَا الشَّابُّ اَنْ يَّتُوْبَ اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً صَادِقَةً. سَاَلَ اَحَدَ الْعُلَمَاءِ كَيْفَ يُمْكِنُ التَّخَلُّصُ مِنَ الذُّنُوْبِ؛ (ایک نوجوان بہت بڑے گناہوں کا ارتکاب کیا کرتا تھا، اور وہ ایسے کام کیا کرتا تھا جس سے رب ناراض ہوتا ہے، اور ایک دن اس نوجوان نے اللہ سے سچی توبہ کرنے کا ارادہ کیا، اس نے ایک عالم سے سوال کیا کہ گناہوں سے کیسے چھٹکارا حاصل کرنا ممکن ہے؟)۔وَقَالَ الْعَالِمُ: يُمْكِنُكَ اَنْ تَتَجَنَّبَ الذُّنُوْبَ بِشَرْطِ اَلَّا تَكْذِبَ اَبَدًا. وَقَدْ قَدَّمَ لَهٗ هٰذَا الْعَالِمُ الْعَدِيْدَ مِنَ النَّصَائِحِ الذَّهَبِيَّةِ. لَقَدْ وَعَدَ هٰذَا الشَّابُّ بِالتَّمَسُّكِ بِالصِّدْقِ؛ (اور عالم نے کہا: تم گناہوں سے بچ سکتے ہو بشرطیکہ جھوٹ نہ بولو، اس عالم نے اسے بہت سنہری نصیحتیں کیں، اس نوجوان نے سچ پر قائم رہنے کا وعدہ کرلیا)۔وَلَمَّا اَرَادَ الشَّابُّ اَنْ يَسْرِقَ تَذَكَّرَ اَنَّ السَّرِقَةَ حَرَامٌ رَغْمَ اَنَّهٗ كَانَ قَدْ وَعَدَ الشَّيْخَ بِاَنَّهٗ لَنْ يَكْذِبَ. وَسَيَسْاَلُهُ الشَّيْخُ: هَلْ سَرَقْتَ اَمْ لَا؟ فَمَاذَا سَيَقُوْلُ لَهَا؟ وَكَذٰلِكَ كُلَّمَا فَكَّرَ فِيْ اَيِّ ذَنْبٍ تَذَكَّرَ اَنَّهٗ وَعَدَ الشَّيْخَ اَلَّا يَكْذِبَ فَهٰكَذَا خَلَصَ مِنَ الْخَطَايَا؛ (نوجوان نے جب چوری کرنا چاہی تو اسے یاد آیا کہ چوری کرنا حرام ہے، حالانکہ اس نے شیخ سے وعدہ کیا تھاکہ وہ جھوٹ نہیں بولے گا، اور شیخ اس سے پوچھے گا: تم نے چوری کی یا نہیں؟ وہ اسے کیا بتائے گا؟ اسی طرح جب بھی وہ کسی گناہ کے بارے میں سوچتا تو اسے یاد آجاتا کہ اس نے شیخ سے وعدہ کیا تھا کہ وہ جھوٹ نہیں بولے گا، اس طرح وہ گناہوں سے بچ گیا)۔

(محمد زاہد مسعود عفی عنہ دنیاپور)